TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222270
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳م Accession No. ۴۶۲۲

Author ع م

Title دیوان عسرت

This book should be returned on or before the date last marked below.

THE IBRAT PART III

عبرت

کا

تیسرا حصہ

یعنی

شراب کے نقصانات ملنے کے بعد فراق جستجو تلاش ہنوریا کی
گرفتاری - جان کی خراب حالت - اٹلی کی تباہی - ملاقات - اور
دونوں کی شادی - یہ وہ حصہ ہے جو ملک کے بیحد اصرار سے ناول
ختم ہو جانیکے بعد دوسرے سال پھر لکھا گیا -

جسکو

جناب مولانا حکیم محمد علیخان صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر بزرگی
مہتمم مرقع عالم نے تصنیف فرمایا اور جبسنہ ۱۸۹۳ء مین مرقع عالم کے ساتھ شایع ہوا تھا

چوتھی مرتبہ

مطبع [illegible] دہلی مین چھپا

(مصنف کو [illegible] صاحب چھاپنے کا قصد نفرمایئن)

[illegible] المنزی پرنٹ

عبد ... حسنہ سولہ
CHECKED 1957
۸۹۱۵۴۴۳۴۴
۲۶۲۲

تیسرا حصہ

پہلا باب

آب چونکے
بہاراک عہد مین جسکی سدا ہاری تھی تعطن بنکر
بمجبوری اُسی گلشن کی پھر ہم سیر کرتے ہین

معاذ اللہ۔ اب ایسا اشتیاق کس کام کا ایسی بھی ضد کیا کسی طرح نمانے نمانے۔ لوٹ ہی گئے۔ توبہ۔ لیجئے اب دیکھئے ہروہی مقام جسکی سیر اور تماشے کے آپ طرح ماشق تھے کیون! جی خوش ہوا خوب اچھی طرح سے دیکھ لیجئے گا پہچان لیا۔ ۹ دیکھئے میری اس انگلی کیطرف دیکھئے وہ سپید سپید دور کو بحر اٹلانٹک کی صاف اور چمکدار سطح مین نسیم سحر کے جھکولون سے اپنے پانی کی روانی دکھاتی ہوئی بہہ رہی ہین۔ وہ سامنے شرقی کنارے کے قریب کسقدر جہاز لنگر ڈالے ہوئے ہین جنکی جھنڈیون سے عقابی معرکے دور ہی سے دیکھنے والے کو بتا رہے ہین کہ یہ رومی جہاز ہین۔ آہا اور فضائے آسمانی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھئے گا وہ مرغان ہوائی جنکی سرشت مین تیرنے کے لئے میدانون کی ہوا کھانے کا شوق زیادہ پیدا کر دیا ہے دریا کی اُٹھتی ہوئی لہرون کو کسطرح دیکھتے بہاتے اُس ہوا مین چکر لگا رہے ہین اس مین دریا کے لطیف اور ٹھنڈے بخارات سے مل مل کر کچھ اور ہی لطف پیدا کر دیا ہے دیکھئے اُڑتے اُڑتے اب جو وہ تھک گئے ہین تو کس انداز اور خوبی سے جہازون کے اونچے اونچے مستولون پر بیٹھ گئے ہین سبحان اللہ کیا ہی اچھے معلوم ہوتے ہین۔ ہان مہربانی فرما کر ذرا اُس شرقی ساحل کی طرف بھی نظر دوڑائے گا دیکھئے وہ بلندی پر ریونا کی عالی شان عمارتین نظر آتی ہین۔ دیکھین ؟ کیون! ہاتھ لاتا ہین نا وہی عمارتین ؟ مگر جنکے اشتیاق مین آپ ہمکو یہان لائے ہین وہ تو یہان ہین نہین لیکن ہمارے بھائی لوگون یقیناً آپ سے بھی زیادہ اُن کی فکر ہوگی۔ خیر آئے چلکر ذرا خبر تو لین شاید کہین سے سراغ لگ جائے۔ لیجئے بسم اللہ۔

صبح کا وقت ہے مگر صبح بھی اُسی رات کی جسمین ہمارا بیمروت دوست نوجوان اپنی پیاری محبوبہ ہنٹویا کو اپنے

ساتھ لیکر کسی طرف جاتا ہوا تھا۔ نیند اور غفلت کا افسون پڑھنے والی رات کی تاریکی کافور ہو گئی ہے اور اہل ریونامیٹی نیندوں سے چونک کر اپنے کاروبار میں مشغول ہوتے جاتے ہیں صبح کی غالب آجانے والی روشنی سے گو رات کی شمع اور چراغوں کی روشنی کا کہیں نام و نشان تک بھی اسوقت باقی نہیں رہا ہے مگر ہاں گلی کوچے اور بازار میں دورویہ سڑکوں پر کے ٹھاٹھر اپنی زبان حال سے بتا رہے ہیں کہ رات یہاں روشنی کا بہت کچھ انتظام تھا۔ جابجا بے بال اور بے پر پروانوں کا ڈھیر ہے اور بجھے ہوئے چراغ اپنی اسی جلی ہوئی سیاہ زبان کو دکھا دکھا کر چپ خاموش ہیں جنہوں نے رات روشنی کے پردے میں اپنے حسن عالم سوز کی جھلکیاں دکھا دکھا کر غریب پروانوں میں ایک قیامت برپا کر دی تھی آفتاب جام شراب کی طرح افقی خم سے نکل رہا ہے اور اس کی روشنی کسی شرابی کے منہ کی بھبک یا کسی کی ان خمار آلود نگاہوں کی طرح نکل کر چاروں طرف پھیل رہی ہے جسکے سرخ سرخ ڈورے اپنی بدمستیاں دکھا دکھا کر نگاہ سی نورانی اور لطیف چیز کو بھی اپنے گلابی رنگ میں رنگ رہے ہوں۔ دھوپ چاروں طرف پھیل رہی ہے اور ملکہ بلیسیڈیا دیوان خاص میں خواب نوشین سے چونک کر ایک پر تکلف مسند پر بیٹھی ہوئی کھانس کھانس کر اس رطوبت کو نکال رہی ہے جو بڑھاپے میں اصلی حرارت کے کم ہو جانے سے ترقی کر جاتی ہے اور وہ دیکھئے ولینٹنی ان ہی سوتے سوتے آنکھیں ملتا ہوا اٹھا ہے ہاں اے ابتک سوتا کیسا؟ اہا وہ دیکھئے ولینٹنی ان کی بیوی یوڈوکسیا بھی تو وہ بیٹھی انگڑائیاں لیکر سستی اوڑا رہی ہے اچھا! اور وہ اسکی دونوں مہ پارہ بیٹیاں جو ابھی جگا کر بٹھائی گئی ہیں۔ جھوم جھوم کر گری پڑتی ہیں۔ آخر یہ سب انھی جگہہ کیوں سوئے۔ یہ بات کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے یا تو یہ رات کسی وجہ سے سوئے نہیں ہیں یا وہ بے حجاب کر دینے والی چیز چڑھا بہت گئے ہیں جو انگور کے دانوں میں بھی اپنی شوخی کی بدولت نہیں ٹھہرتی اور اگر خم کے اندر بھی وہ چھپائی جاتی ہے تاہم اسکی خودآرائی اور اسکا شوخ رنگ اسکو صاف اور شفاف آئینہ گلاس میں جگہہ دیکر بھری محفل میں ہر شخص کے سامنے پیش ہی کر دیتا ہے ضرور یہی وجہ ہوگی ورنہ یہ سب اس بے حیائی اور بے تکلفی کیساتھ ایک ہی جگہہ نہ لیٹتے ہاں ہاں سچ ہے بیشک یہی بات ہے ہم بالکل بھول ہی گئے تھے۔ کل تھیل کے مرنے کی خبر آئی تھی نا۔ ساری شہر میں رات اسی کے مرنے کی خوشی تھی اور یہ سب بھی اسی لطف اور مزے میں آکر بہت سی چڑھا گئے اور جب شراب کے نشہ نے دماغی گذرگاہوں پر اپنا پورا قبضہ کر لیا تو نائچ رنگ کی صحبت دیکھتے ہی دیکھتے یہ سب بیہوشی کے عالم میں جھوم جھوم کر یہیں ڈھلک گئے ہیں۔

بلیسیڈیا اب حوائج ضروری سے فارغ ہو کر اسی مسند پر بیٹھی ہوئی ہے ولینٹنی ان بھی بیٹھا جمہائیاں

سے ملا ہی اور ہنس ہنس کر یہ باتین ہو رہی ہین۔ 15

ملکہ "کیون! جناب یسوع نے کیسی وقت پر مدد کی۔ ایں ؟ ورنہ آج ملک اور مال کا بہت بڑا حصّہ آتھل کمبخت کے نذر کرنا پڑتا۔ بڑی خیر ہو گئی"

ویلین ٹنی اِن "جی ہان اسمین کیا شک آخر حق بھی کوئی چیز ہے لیکن ہنوریا نے تو اس سلطنت کے برباد اور تباہ کرنے مین اپنے اختیار بھر کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا تھا"

ملکہ "اُف۔ کچھ نہ پوچھو۔ غضب ہی کر دیا تھا غضب اب قدر عافیت معلوم ہو گی۔ دیکھا جائیگا"

ویلین ٹنی اِن۔ ہان ہان اماں جان اِسکی خوب اچھی طرح سے خبر لے لینا چاہیئے۔ یہ ہماری آپ کی دشمن ہے۔ جانی دشمن"

یہ جملہ ابھی ختم بھی نہین ہوا تھا کہ ایک خواص گھبرائی ہوئی آئی اور اسطرح کہنے لگی "حضور عالی! حضور عالی!! آج شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین"

ملکہ (خواص کے مُنہ کیطرف دیکھ کر) شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین۔ اِسکا مطلب! آخر کہان گئین؟ دیکھو یہین کہین ہونگی۔ جا کر اُنکی پیش خدمتون سے دریافت کرو"

وہی خواص "حضور پیشخدمتین تو کچھ بتاتی ہی نہین ہین اور دیکھا بھی کہین پتہ نہین ورنہ شاید اوسی سے کچھ معلوم ہو جاتا"

یہ سُنتے ہی پلیسیڈیا چپ رہ گئی اِسکے چہرہ کا رنگ ویلین ٹنی ان کے ہوش حواس کیطرح اُڑ گیا جلدی سے گھبرا کر اُٹھی اور ہنوریا کے کمرہ مین خود جا کر ہر طرف جستجو اور تلاش مین مشغول ہوئی لیکن ہنوریا یہان کہان جو اُسکا پتہ چلتا۔ آئی گئی سب ہنوریا کی پیشخدمتون کے سر آگئی مار مار کر اُن سے پوچھا جاتا ہے اور وہ سب بجز اِسکے اور کچھ نہین کہتین کہ "حضور عالی دس گیارہ بجے تک تو ہم سب حاضر تھے مگر جب شاہزادی صاحب نے آرام فرمایا تو پھر ہم سب بھی اِدھر اُدھر جا کر سو رہے پھر ہمکو حال نہین معلوم"

پہرے والون سے جو دریافت کیا جاتا ہے وہ بھی قسمین کھا کھا کر محض اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین بالتک بھی غیر حاضر ہے اور اب طرح طرح کے شکوک پلیسیڈیا کے دل مین آتے جاتے ہین جنکو ترقی دینے اور شک سے یقین کے درجے پر پہونچانے کے لئے اِسوقت پلیسیڈیا کی ناکامیاب کوششین قوی ذریعہ بنتی جاتی ہین۔ ہمارے دوست جان اور پیاری ہنوریا کی محبت گو عام طور سے ابتک بہت چھپی ہوئی ہے لیکن پھر بھی اِنکی محبت بھری نظرون اور بعض بعض اوقات کے

اُنکی غیر اختیاری حرکتوں نے بہت سے ایسے موقع دیئے تھے کہ ولینٹنی ان اور پلیسیڈیا دونون اپنے دل مین کھٹکتے، اور یہی ایک ایسی وجہ تھی کہ فوراً اسوقت بھی اِن دونو کے خیالات کو ہماری دوست ہی کیطرف لیگئی۔ اسیوقت ایک معتبر آدمی اس غرض سے یہان کیطرف بھیجا گیا کہ وہ پوشیدہ طور پر دیکھ آئے کہ ہنوریا وہان ہے یا نہین۔ اور پھر احتیاطاً محل و باغ مین تلاش ہونے لگی۔ پلیسیڈیا اب طیش مین بھری ہوئی اپنے ایوان خاص مین آگ بھبوکا بنی بیٹھی ہے۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہے ابرو پر بل پڑے ہوئے ہین آنکھین لال لال ہین اور دل ہی دل مین ہنوریا کو برا بھلا کہہ رہی ہے۔ ایٹیس بھی آگیا ہے اور پلیسیڈیا اسطرح اس سے کہہ رہی ہے "دیکھا آپنے اور کچھ بھی سُنا؟ شاہزادی صاحبہ آج صبح سے غائب ہین معلوم ہوتا ہے کہین چلدین"

ایٹیس (تعجب کے لہجے مین) ہان! یہ کب؟ مین نے نہین سُنا تھا۔ کچھ پتہ چلا؟"

ملکہ۔ توبہ۔ پتہ کیسا۔ شاہی کیونڈ مین تو ہین نہین اور بلا اجازت وہ کہین جا سکتی نہین۔ اٹیل کے سفیر وغیرہ تو اٹیل کے مرنے کی خبر سُنتے کل ہی ہنگری چلے گئے تھے ورنہ یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ شاید خوف کے مارے اُنکے پاس چلی گئی ہو"

ایٹیس۔ نہین۔ اگر سفیر ہوتے بھی تاہم ایسا خیال نہین ہو سکتا تھا۔ اٹیل کے آدمیون کی یہان ایسی جماعت ہی کیا تھی جسپر شاہزادی صاحبہ کو کچھ اطمینان ہوتا"

ایٹیس کی تقریر ابھی ختم بھی نہین ہوئی تھی کہ اوس شخص نے جو ابھی یہان کیطرف بھیجا گیا تھا سامنے حاضر ہو کر بہت گھبراہٹ کے لہجے مین کہا "حضور وہان تو آج کوئی معلوم ہی نہین ہوتا مکان بالکل خالی پڑا ہے"

یہ سُنتے ہی پلیسیڈیا "وہائین" کرکے چُپ سناٹے مین آگئی طیش اور غضب نے مزاج مین گرمی اور خون مین جوش پیدا کرکے چہرہ کو سُرخ کرنا چاہا۔ افسوس کے دل ہلنے والے صدمے نے اسکے چہرے پر زرد زرد رنگ کے دیکھنے کی اور بڑہی ہوئی حیرت نے اِس خجالت مٹانے کے لئے یہی چاہا کہ جسم کا سارا خون خانہائے قلب مین آ آ کر جمع ہو جائے اور مُنہ دکھانے کے لئے بشرے پر کسی خون کی ایک چھینٹ تک بھی باقی نہ رہے۔ دانتون کے نیچے انگلی داب لی پریشان حواسونکی طرح پھرتے ہوئے سر کو دونون ہاتھون سے تھام لیا اور بے اختیاری کے ساتھ یہ جملہ اُس کی زبان سے نکلا۔ "لیجئے غضب ہو گیا" جو ایک ٹھنڈی سانس پر ختم ہو گیا۔ اور یہ خاموش ہو کر رہ گئی"

ایٹیس (کہنے والے آدمی سے) "کہان کا تذکرہ ہے؟" جسکے جواب مین پلیسیڈیا نے خود ہی کہا "اور کسکا تذکرہ ہے! اُسی نالائق "ہنوریا" کا جسکی رگ رگ مین ہمارا نمک اپنا حق ثابت کر رہا ہو، خون

اُسی طرح پھر رہا تہا - اور جو اس سلطنت کا بڑا جان نثار بھی بنتا تھا نمک حرام کہین کا - خدا غارت کرے کمبخت کو"

ایشیس (بہت تعجب کے لہجے مین) اہا کیا سچ مچ وہ چلدے یہان اُنکے ساتھ ایسی کونسی بُرائی کی گئی تھی اور پھر بے اجازت اور اسطرح چھپکر (اسی شخص سے مخاطب ہوکر) تم اچھی طرح وہان دیکھ آئے ہو ؟"

وہی شخص "جی ہان حضور مین ایک ایک کمرہ ڈھونڈ آیا ہون - بجز شاگرد پیشے کے چند آدمیون کے وہان باہر سے اندر تک کوئی نہین ہے"

پلیسیڈیا "تو بس معلوم ہوگیا یہ ننگ خاندان کمبخت ہنوریا بھی اُسی کے ساتھ بھاگ گئی"

ایشیس (دبی زبان سے) جی ہان حضور اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"

پلیسیڈیا "کچھ کیا یقینی بات ہے - بیشک ایسا ہی ہوا - ضرور وہ اُسی کے ساتھ بھاگ گئی"

ایشیس "پیر مُرشد بہت بجا فرماتی ہین - ضرور ایسا ہی ہوا ہوگا مین تو ان دونو کے معاملے مین پہلے ہی سے مشکوک تھا لیکن یہ ایک ایسی بات تھی جسکو مین دل سے زبان پر بھی لانا ہمیشہ بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھتا رہا - بیشک حضرت جان سے جو کچھ کیا وہ اونہین کو زیبا تھا حق تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی فرد البشر ایسا نہین کرسکتا تھا - کبھی نہین کرسکتا"

پلیسیڈیا "جناب نمکحرام اور کیسے ہوتے ہین اِن کی یہی حرکتین ہوتی ہین - ما بدولت کے سایہ عاطفت مین چھوٹے سے بڑا ہوا - اُسنے اور اسکے باپ نے ہمارے ہی گھر سے ہر طرح کا اعزاز پایا اور پھر اسطرح حق نمک ادا کیا - واہ خیر دیکھا جائیگا ہمکو خود اسکی جانب سے شک تھا لیکن افسوس ہے کہ ہماری خلقی کم توجہی نے کبھی ہمارے اس خیال پر ہماری راے کو قائم نہین رہنے دیا اور ہم اسکے باپ کی طرح اسکو بھی ہمیشہ اچھا ہی سمجھا کئے خیر وہ تو وہ آپ اس ننگ خاندان ہنوریا کو تو دیکھیے کہ بے حیا کسطرح نکل بھاگی بڑی پاکدامن بنتی تھی - بڑی نیکبخت بڑی پارسا ساری پارسائی کہل گئی کمبخت کو شرم بھی نہ آئی جو اسطرح نکل بھاگی - ہا بیحیا کہین کی لعنت ہے خدا کی لعنت (تھوڑے سکوت کے بعد) مین جانتی ہون اوسنے خیال کیا ہوگا کہ اب ایٹیل تو مر گیا جسکا زور تھا اور جسکے اندیشے سے سب میرا لحاظ اور پاس کرتے تھے اب کہین ایسا نہو جو مجھسے میری اُن سب حرکتون کا عوض لیا جاسے جو مینے اسکے برباد اور تباہ کرنے کے لئے کی تہین"

ویلین ٹینی اِن (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اماں جان کچھ ہو مگر ہنوریا بے لاگ صاف نکل گئی اُسکو

اُنکی خطاؤن کی سزا ضرور دینی تھی - افسوس !"

پلیسیڈیا " ہان بیشک اُنکی خطائین ضرور اسی قابل نہین اور خداوند یسوع نے چاہا تو اُنکی حرکتون کی اُسکو ضرور سزا بھی ملے گی لیکن افسوس ہے - اب تو وہ ضرور نکل گئی افسوس ! کل ہماری بیقاعدہ مینوشی نے ہمارے خیال کو مُطلق اسطرف نہین جانے دیا کہ آج کا کام کل پر چھوڑنا احتیاط تو عقلمندی سے کوسون نہین منزلون دُور ہے اسکے باب مین جو ہمکو کرنا تھا وہ کل ہی کر لینا چاہیئے تھا اور کسیطرح اس امر کا موقع دینا زیبا ہی نہ تھا کہ وہ اسطرح نکلجائے - بیشک گیا وقت پھر ہاتھ نہین آتا - افسوس !! افسوس !! ہائے ہماری عقل کو کیا ہو گیا تھا شراب کے نشہ نے اپنے بیخود کر دینے والے اثر سے ہماری آنکھون کے سامنے غفلت کے ایسے پردے ڈالدئے تھے کہ ہمکو کچھ نہین سوجھا - اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ بھی ایسے اندھے ہو گئے تھے کہ اُسکی حفاظت بھی اچھی طرح نہ کی - بیشک وہ سُرخ سُرخ شہابی رنگ کی مست اور متوالی کر دینے والی چیز بہت ہی بُری چیز ہے اسکو پی پلا کے سارے کام اسی طرح خراب ہو جاتے ہین جسطرح اسکے پینے والے کا دل - دماغ اور جگر اسکے پینے سے خراب ہو جاتا ہے اسکو پھر کچھ نہین سوجھتا اور اُسکی وہی حالت ہو جاتی ہے جو ایک مجنون یا دودھ پینے والے بچہ کی ہونی چاہیئے "

الیشیس - جی ہان حضور بہت صحیح فرماتی ہین شراب کمبخت ایسی ہی بُری چیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ قریب قریب دنیا کے ہر ملت و مشرب مین ناپاک اور حرام سمجھی گئی ہے اور ہر مذہب کے پیشوا اور مقتدا لوگ اس سے اجتناب ہی کرتے آئے ہین دیکھیے - ہمارے پاک مذہب کے واجب التعظیم لشب اور پادری بھی مُدت از کے قربت کیسی حرام سمجھتے ہین - لیکن اسکا سُرخ رنگ اسکی مراد پیجانے والی مستی اور مستی مین بیخودی ہی کچھ ایسی غضب کی باتین ہین کہ انسان اس کی صورت دیکھتے ہی دیکھتے بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور خاص اس معاملے مین اسوقت جو خرابی واقع ہو گئی اس کی بڑی وجہ یہی چیز تھی مگر خیر اب تو جو کچھ ہو گیا ہو گیا اسپر افسوس کرنے سے کوئی فائدہ نہین - اب اگر ہمارے اختیار مین کوئی امر باقی ہے تو وہ یہی کہ اُن کی تلاش اور جستجو مین کوشش کیجائے "

ویلین ٹنی اِن " اُف - اب کوشش بیکار - کچھ نہین ہو سکتا محض فضول - خدا جانے اب وہ کہان سے کہان ہو رہے ہونگے - اور کسطرف نکل گئے ہون "

الیشیس " کچھ اندیشے کی بات نہین - کہان جائینگے - آپ منتشر نہون سب بندوبست ہو جائے گا - وہ گیا وقت نہین ہین جو نہ ملین "

بلیسیڈیا چُپ سر جھکاے بیٹھی ہے - ذہن مین طرح طرح کے آنے والے خیالات اِسکے رنگ
بن تبدیلی پیدا کر رہے ہین اور یہ اسطرح اپنے دل سے کہہ رہی ہے "بیشک ہنوریا کا اسطرح
چلا جانا میری بڑی سبکی کا باعث ہوا - بڑی بدزُعبی ہوئی جو سُنیگا کیا کہیگا لیکن انصاف شرط ہے
آخر ہنوریا کہان تک اپنے نفس پر جبر کرتی جوانی کا جوش اور جوش کی بے اختیاری حالت کسی کے
ضبط کئے ضبط ہوسکتی ہے ؟ یا وہی کرتی - سچ پوچھئے تو جس قدر اُسنے ضبط کیا اتنا بھی کسی سے
نہین ہوسکتا - بیشک بیچاری پر بڑی زیادتی ہوئی ہمنے اُسکو دنیا کے لطف سے قطعی طور سے محروم ہی رکہنا
چاہا تہا - اِس صریحی ظلم کی بہی کوئی حد ہے - اَیْن اگر میری اس مین کیا خطا - ان صاحبزادے
کو خدا سلامت رکہے ملک اور مال کی لالچ مین جو کچھ کیا انہین نے کیا - یہ بدنامی کا دہبہ کسی طرح
جا سکتا ہے ؟ نہین ہرگز نہین - بیشک جوان لڑکی کی شادی نکرنی بالکل بیجا اور فطرت کی مخالفت
اور عقل سے دشمنی کرنی ہے - اگر اُسکا عقد ہو جاتا اور ننگ اور ناموس کی غارت کرنے والی
جوانی کی بدمستیان حیا کے آنچل سے مُنہ چہپاے ہوئے جائز طور پر نکلجاتین تو وہ ایسا کیون
کرتی اور کس لئے ایسی رسوائی ہوتی (ایتھیس سے مخاطب ہوکر) "ہان پھر اب کیا کیا جاے
یہ تو بہت بُری اور بڑی ذلت کی بات ہوئی"

ویلنٹنی اِن (گھبرا کر) ہان اَمّا جان - بڑی ذلت کی بات ہے - مجھکو تو ہنوریا نے کہین مُنہ دکہانے
کے قابل باقی نہین رکہا" اور اس قدر کہنے کے بعد پھر اوسکے پاس اس قابل کوئی اور بات نہتی
کہ وہ اپنی زبان سے نکالتا ایتھیس کے دل مین گو وہ پُرانے کینے جو جان کے باپ بانی فیس کے
وقت سے ظاہرداری کے سایہ مین سینہ کے اندر ہی اندر نشو و نما پا رہے تہے رہ رہ کر اس امر پر اسکو اُبہار
رہے تہے کہ وہ اسوقت اچھی طرح اپنے دل کے آبلے توڑتا لیکن فقط ایک اس امر کا اندیشہ اسکی
زبان پکڑے ہوئے تہا کہ مبادا میرا خبث باطن لوگون پر ظاہر نہو جاے لیکن پھر بھی اسکا دل
کب مانتا تہا پُرانی عداوت نے کچھہ نہ کچھہ اپنا رنگ دکہا ہی دیا اور اُسنے کچھہ اسطرح کی باتین سمجھائین کہ
بلیسیڈیا کے مزاج کی برہمی دمبدم ترقی کرتی ہی گئی ساعت بساعت اسکا وہ خیال قوت پکڑتا
گیا جو انتقام لینے کے باب مین جان اور ہنوریا سے متعلق تہا اور وہ فوراً اس امر پر تیار ہوگئی کہ اچھی
طرح اِن کی تلاش اور جستجو کیجاے - اِسنے اپنا جہکا ہوا وہ سر ایکبار اُٹھایا جسمین اسوقت
بہت سے منتشر خیالات کا مجمع تہا اور ایتھیس سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگی "اچھا آپ
پہلے اُن سب لوگون کو تو بلائیے جو اُسکے شاگرد پیشے مین باقی رہ گئے ہین اُس کے مکان پر پہرا

بٹھا دیا جاسے اور کل فوج کو حکم دیدیجیئے کہ فوراً تیار ہو"

شاہی حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور وہ سب لوگ اُسیوقت پکڑ آسے جو جان کے شاگرد پیشے مین باقی تھے۔ بیچارون پر سختی ہونے لگی اور مار مار کر اُن سے جان کے جانے کا حال پوچھا گیا لیکن وہ بیچارے کیا جانتے تھے سب نے رو رو کر قسمین کہا کہا کر یہی بالاتفاق بیان کیا کہ "ہم تو حضور رات کو سو رہے تھے ہمکو اس کی مطلق خبر نہین کہ وہ کیون اور کہان اور کسوقت چلے گئے مگر ہان ہم لوگ جب صبح اُٹھے تو ہمنے کسیکو نہین پایا اور یہی سُنتا تا جو اسوقت وہان برس ہا برس ہماری حیرت زدہ آنکھون کو دیکھنا نصیب ہوا۔ جو اصل بات تہی وہ ہمنے عرض کردی اور یون حضور ہماری مالک ہین چاہین مار ڈالین"

اِن لوگون کے صاف بیان سے چونکہ راستی کی بو آئی تہی اس سبب سے پلیسیڈیا نے سبکو چھوڑ دیا اور پھر خود اِن انتظامون کی طرف متوجہ ہوئی جو بھاگے ہوؤن کے تلاش کی متعلق تھا اب یہ خبر سارے شہر مین اِسطرح پھیل رہی ہے جس طرح اسوقت شرقی اُفق سے کسی قدر بلند ہوجانے والے آفتاب کی کرنین ساری دُنیا مین پھیل رہی ہین جس طرف کان لگا کر سُنیے یہی تذکرہ ہین یہی چرچے اور یہ عجیب لطف کی بات ہے کہ جو یہ واقعہ سُنتا ہے وہ بجاے اِسکے کہ ہنوریا کی حرکت کو حقارت کے خیال اور بُری نظر سے دیکھے۔ اپنے دل مین اِسکے مان بھائی پر لعن اور نفرین کرتا ہی اور جو کچھ ہنوریا سے ہوگیا اسکو حفاظت جان اور نیچر کے مجبور کردینے والے تقاضے پر محمول کرکے سب آپس مین یہی کہتے ہین کہ بیچاری نے بہت دلون اپنی جوانی کی نہ رکنے والی خواہشون کو حیا کے زبردست ہاتھون سے روکا مگر پھر آخر کب تک کوئی اپنے دل پر جبر کرسکتا ہی مان بھائی نے تو اس کی شادی نکرنے کا اپنے دل مین عہد ہی کرلیا تھا۔ کیا کرتی مجبور ہوگئی اور عزت آبرو کو سات سلام کرکے اپنی جان لیکر نکل بھاگی"

اور اس مین کوئی شک ہی نہین کہ ہنوریا نے اپنے جوش جوانی کی وہ سخت گھڑیان جنکے ایک ایک سکنڈ مین دلی تمناؤن کا ایک نگڑائی پیتا ہوا ہلکا سا دولہ انتہائی درجہ کے حیا اور شرم کو محض ایک لغو وجود چیز ثابت کردیتا ہے جس پاکدامنی اور عفت کے ساتھ کاٹین وہ ضرور ہر شخص کو اچھی طرح سے یہ یقین دلا سکتا ہے کہ اگر یونانیون کے قدیم عقاید کے موافق ہر چیز کی دیوی یا دیوتا ہوتا ہے تو ہنوریا بیشک حیا اور پاکدامنی کی ایک ایسی دیوی تہی کہ جسکی پرستش اب نسہی لیکن اِسکے اس زمانہ مین تو ضرور ضرور رہی تہی جب کفر کی گھٹا گھنگھور تاریکی ساری دنیا مین چھائی

ہوئی تھی اور اسلام کا نورانی ستارہ یثرب کی خاک پاک سے نکل کر اونچا نہین ہوا تھا۔

اب آفتاب بہت اونچا ہوگیا ہے۔ اور دھوپ کی حدت کی طرح پلیسیڈیا کے غصہ مین بھی تیزی آتی جاتی ہے۔ جان کا سارا مال اور اسباب ضبط کرلیا گیا ہے اور وہ اُس کی عالی شان عمارتین کھُد رہی ہین جنکو بانی فیس نے اپنے بے انتہا مصارف سے بنوایا تھا اور جنکی آرایش اور زینت ہماری دوست کی نفاست مزاج اور اُس کی اُس رنگینی طبیعت نے ایک اعلیٰ درجہ پر پہونچا دیا تھا جس [illegible] حسن اور عشق کے جذبات نے اب [illegible] پیدا کردیا تھا۔ تمام قلمرو مین اس مضمون کے فرامین جاری ہو رہے ہین کہ جان [illegible] یہان سے بھاگ گئی ہے خبردار جانے پائین فوجی [illegible] جاتے ہین طرح طرح کی [illegible] کیجاتی ہے اور جان اور [illegible] کی تلاش اور جستجو کے لئے چارون طرف فوجین روانہ ہو رہی ہین۔

دوسرا باب

[illegible]

جنکو [illegible] پایا انھین [illegible] شکر
[illegible] امید [illegible] ملاقات ہوئی

دن آخر ہو چلا ہے [illegible] جس طرح ناساعد زمانہ کی مخالف ہوائین [illegible] ہین۔ آفتاب کسی کی تلاش مین حیران اور سرگردان پھرتا ہوا اب [illegible] جنکو زمین کی گولائی نے امریکہ کا خطاب دلا کر ہمارے حساب [illegible] کے بالکل نیچے پیدا کیا ہے۔ آفتاب کی وہ کرنین جو ابھی بڑے آن بان کے ساتھ [illegible] گو اب بھی اُسیطرح اپنے کام مین مشغول ہین لیکن اب [illegible] اُسی طرح [illegible] گئے ہین جس طرح ندامت سے کسی کی زلفون کے سارے خم اور پیچ [illegible] اپنے [illegible] دوست کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اب ہمارے حوصلے پست ہوگئے ہین [illegible] اُنھون نے کسی کے جھکے ہوئے سر کی طرح اپنی آنکھین نیچے کرلی ہین۔ ہان اتنی بات ضرور ہے کہ اگر کرنون کے حوصلے کچھ کم ہو گئے ہین تو دھوپ اور دھوپ کے

ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے ساری دنیا کی خاک چہان کر جینوا کی اوس سرزمین پر پہونچے ہین جسکی خاک سے ایک شخص کلمبس نامی نے پیدا ہوکر آخرنئی دنیا کو ڈہونڈہ ہی نکالا - اسوقت ایک بہت پُرفضا میدان ہماری آنکھون کے سامنے ہے جو گو ہمارے خیال کیطرح وسیع تو نہین ہے لیکن نیچر نے اُسکے دلفریب بنانے مین جس سادگی سے کام لیا ہے وہ ضرور اس قابل ہے کہ ہم اپنے بڑہی جانی والی نظر کو تہوڑی دیر کے لئے روک کر اسقدر اپنا وقت اسکے نذر کردین جو ہمکو ایک بہت بڑے میدان کے دیکہنے مین صرف کرنا پڑتا - زمین کا ایک ہموار اور مسطح تختہ ہے بسپر چلنے والی ہوا نے نیچر کے زبردست حکم سے بہت صفائی کیساتھ دن بھر جاروب کشی کی ہے اور جسکے لطفِ سیر اوٹہانے مین نظر کو مطلق اس امر کی تکلیف نہین ہوتی کہ وہ دہوپ کی طرح بلندی سے گرے یا گرے ہوئے سایہ دیوار کی طرح اوپر چڑہے - ہرطرف ہراہرا سبزہ لہلہارہا ہے جابجا خودرو پہول کہلے ہوئے ہین جنکی خوشرنگیان ہری ہری پتون مین کچہ تو چہپی ہوئی اور کچہ ان سے نکلی ہوئی دیکہنے والی آنکہون کے ساتہ وہی قیامت کے معاملے کر رہی ہین جو کسی شوخ شعلہ رو کے وہ پہول سے رخسار سے غضب کر جاتے ہون جو بظاہر دیکہنے مین نقاب سے چہپے ہوئے تو ہون مگر مزاج کے چلبلے پن حسن کی شوخی اور شوخی کی شرارت یا قدرتی بہولے پن کے تقاضے سے نقاب کے ایک گوشے مین کچہ کچہ اُٹہی ہوئی شکن بہی پڑی ہو - موسم بہار کی وہ ٹہنڈی ٹہنڈی ہوائین خوش فعلیان کرتی چل رہی ہین جو بہت دُور دُور کی مسافتین طے کرتی کثافتون سے پاک اور صاف ہوکر کہلے میدان مین آتی ہین اور درختون کے جذب کر لینے کی وجہ سے مستعمل ہوا کا اتنا لگاؤ بہی نہین ہوتا جس قدر کہ ادن پاکیزہ مزاج عشاق کے غمون مین پرانے رنج اور غمون کی آمیزش ہوتی ہے جو اپنے مقدر کی فیاضی سے ہردم تازہ ہی غم کہایا کرتے ہین گو یہ ضرور ہے کہ اس دلکش میدان کی آبادی سے بہت دُور اور علیحدہ ایک کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے وہ نگاہین یہان بہت کم پہونچتی ہونگی جو نیچر کے کارخانے اور قدرتی سینریون کو بہت قدر کی نظر سے دیکہتے ہین اور نہ یہان کہین پہولون کے پُرانے جان نثار بہونرے اور بلبلون کا گذر معلوم ہوتا ہے مگر وحشی آنکہین تو ضرور یہان کی دلفریبیان اکثر دیکہتی ہی ہونگی جن سے حسینون کی اچہی سی اچہی آنکہ کی ہمیشہ تشبیہ دیجاتی ہے اگر ابہی آپ نہ سمجہے ہون تو دیکہئے انہین کی

آنکھین وہ جو ہمین فقط اشارہ ہی کرتے دیکھ کر کسی کی بھری ہوئی نگاہ کی طرح چوکڑی بھرتے ہوئے چلے جاتے ہین۔ وہ گئے۔ اور اگر یہ بھی نسہی تو وہ حق ہین اور منصف مزاج فرشتے تو ہر وقت ضرور ہی دیکھتے رہتے ہونگے جنہون نے باغ ارم کے ایک ایک پھول کو اچھی طرح سونگھ کر دیکھا ہے۔

اس میدان کی شرقی اور شمالی حدبندی جس چیز نے کی ہے وہ وہی کوہ اپی نائن کا سلسلہ ہے جو مغرب کی طرف سے آکر شرقاً اور جنوباً وسط اطالیہ مین پھیلتا چلا گیا ہے جنوب کیجانب خلیج جنیوا کی تیز لہرین اپنی خوشنما موجون کے دلچسپ سین دکھا رہی ہین۔ مغرب کیطرف دُور سے کوہ آلپس کی وہ سپید سپید چوٹیان نظر آرہی ہین جن پر برف جمی ہوئی ہے اور جو موسم بہار کی لطیف حرارت اور آفتاب کی اعتدالی گرمیان دیکھ دیکھ کر اُسی طرح گھل رہی ہے جس طرح شمع اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دیکھ کر خود ہی پگھل جاتی ہے۔ یہ گھلی ہوئی برف کا پانی بڑے زور شور کے ساتھ پہاڑون سے نیچے گر رہا ہے اور اسکے گرنے کی آواز پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر چارون طرف دُور دُور پھیل رہی ہے گو یہ پہاڑ اور پہاڑ دن سے گرنے والے پانی کی چادرین ہماری نظر سے بہت دُور ہین مگر یہان کا سناٹا اسکے گونجنے کی خوش آئند آواز ہمارے کانون تک کچھ اسطرح پہونچا رہا ہے کہ ہمارے جسم کی ساری قوتین اپنا اپنا کام چھوڑ کر اُس قوت کو مدد دے رہی ہین جو سماعت سے متعلق ہے۔ ہمارے کان مزے لوٹ ہی رہے تھے کہ کچھ اور غیر معمولی آوازین اسی سناٹے مین ملی ہوئین ہمارے کانو نمین آئین جو ہمارے پہلے لطف مین کسی قدر خلل بھی پیدا کرنے لگین اور پھر کسی قدر غصہ کے ساتھ ہمکو اپنے وہ کان اسطرف متوجہ کرنے پڑے جن پر اسوقت تعجب نے پورا قبضہ کر لیا تھا یہ آواز کچھ اس طرح کی نہین ہے جس سے کسی کے باتین کرنے کا شبہ پیدا ہو بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ دوڑنے والے گھوڑون کی ٹاپین سخت زمین پر پڑ کر یہ آواز پیدا کر رہی ہین بہت تعجب سے ہمارے کان اسطرف لگے ہوے تھے۔ آنکھون کی پتلیان حیرت سے اسطرف دیکھ رہی تھین کہ کوہ اپی نائن کے ایک شرقی درہ سے چند سوار نمودار ہوے جو بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف اپنے گھوڑے بڑہاے چلے آتے ہین۔ یہ سر سے پاتک سب فوجی لباس مین ہین تلوارین سبکی کمرون سے لگی ہوئی ہین زرہین سب پہنے ہوے ہین اور ڈھالین کندہے سے لٹکی ہوئی سب کی پشت پر پڑی ہین۔ اِن کی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے زیادہ

نہیں ہے اور ان سے آگے آگے دو خوش رو جوان چلے آتے ہین جو گو وہ بھی فوجی ہی لباس مین ہین مگر انکا امتیازی لباس - ان کی شاندار وضع - انکی اعلےٰ درجہ کی ٹوپیان اور ان سب کے علاوہ انکا آگے آگے چلنا ہی ایک ایسی بات ہی جو دیکھنے والے کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ یا تو یہ سب انکے خادم ہین یا انکے زیر کمان ہین اسوقت انکے گھوڑے جس تیزی کے ساتھ آرہے تھے اونکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ بہت ہی جلد اس میدان کو طے کر جائینگے - مگر نہین یہان کے دلفریب منظر نے اپنی [illegible] دکھا کر تھوڑی دیر کے لئے ان کی نظرون کو کچھ ایسا متوجہ کر لیا کہ بجاے اسکے کہ تیز ہوا کیطرح یہ اپنے گھوڑے اڑا لے جس طرف جانا چاہتے ہین چلے جائین - انھون نے اپنے گھوڑون کی باگین کھینچ لین اور [illegible] ذوق شوق کے ساتھ اپنی نظر کو گھوڑے دوڑانے لگے اب ان کے گھوڑے اسوقت کی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا کی طرح مشتاقانہ چال چل رہے ہین [illegible] کو پامال کرتے ہوے اسطرف بڑہے چلے آتے ہین جیسے [illegible] کہاتے دن بھر کے [illegible] جھکا ہوا سر اب ذرا اوٹھایا تھا ہماری متحیر آنکھین ان کی طرف لگی ہوئی ہین قوت باصرہ کے برقی تار دیکھنے کے لئے آنکھ کے پردون سے نکلتے ہین اور انکے چہرون تک پہونچنے پہونچتے ایسی حیرت مین آگئے ہین کہ دیکھتے ہی دیکھتے بیخودی کے عالم مین کچھ تو وہین رہ گئے ہین اور کچھ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آکر ہمسے پوچھتے ہین کہ " یہ کون ہین - کہان سے آتے ہین اور کہان جائینگے " لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر یہ ہمسے قریب ہوتے جاتے ہین اسی قدر ان کی صورت ہماری نظر سے آشنا معلوم ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ ایک بہت دل خوش کن خیال بھی ہمارے دلمین آتا ہی ہمکو تو ان دو آنے والے سوارون مین سے اس سوار کی صورت وہ جو داہنی طرف ہی ہمارے دوست "وجان" سے مشابہ معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ عام قاعدہ ہے کہ انسان کو جس چیز کا بہت خیال ہوتا ہے جسکی زیادہ فکر ہوتی ہے - قوت واہمہ اپنے خیال کے وسیع خزانہ سے اسی کی صورت یا اسی کا فوٹو نکال کر اس شخص کے ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہی اور پھر وہ اچھی طرح ظاہر مین دیکھتا ہے کہ وہی صورت اسکی آنکھون کے سامنے موجود ہی [illegible] اسکو خیال آیا تھا اور یہ اسوقت کا ہمارا اشتباہ بھی [illegible] قسم کا ہوگا مگر

صورت شکل کے علاوہ اس سوار کا لباس وغیرہ بھی تو ”جان“ ہی سے مشابہ معلوم ہوتا ہے! شاید یہ بھی اسی غلط وہم کا نتیجہ ہوگا جسنے ابھی اس کی صورت کے ساتھ ہمکو دھوکا دیا تھا! مگر کچھ ہو یہ خوش رو جوان ہمارے دوست سے مشابہ ضرور ہے۔ اچھا! اور اس دوسرے سوار کو تو ذرا غور سے دیکھئے گا! کیا یہ بھی فقط وہی وہم ہی وہم ہے؟ ہائین! اگر یہ حسن اور یہ جمال ہمنے تو اور کسی شخص مین کبھی دیکھا نہین۔ یہ آنکھہ۔ یہ ناک۔ یہ چہرے کا جوبن یہ رنگ اور اس رنگ مین یہ ملاحت تو ازل سے اسی حسن کی دیوی کے لئے مخصوص تھی۔ آہ۔ اسی کے لئے جسکی پیاری پیاری صورت دل کو بیتاب کرتی ہوئی اپنی آنکھون کے نیچے اُسیطرح دفعتاً پھر گئی جس طرح یک بیک بجلی کوند جاتی ہے اور آنکھین جھپک جاتی ہین ابھی آپ نے نہین دیکھا؟ وہ جو اس پہلے سوار کے بائین ہاتھ پر ہی رُخت کس بلا کا حسن پایا ہے کہ باوجود اسقدر دُور ہونے کے آنکھین اچھی طرح دیکھنے کی ابتک تاب نہین لا سکتی ہین اور نظر خیرہ ہوئی جاتی ہے۔ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ اور پھر مردون مین ایسا حسن! مگر ذرا اور نزدیک آجانے دیجئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ریونا سے ہنوریا بھی مردانہ ہی وضع مین چلی تھی۔ خوب اچھی طرح سے دیکھہ لیجئے کہین وہی تو نہین ہے؟ ہان ہان۔ بیشک سچ کہتے ہو یہ وہی ہے۔ وہی۔ اور یقیناً اب وہ ہمارا دوست ”جان“ ہی ہے۔ دیکھئے نہ وہ اُنکے پیچھے تھوڑے فاصلے سے میکسمس کا گھوڑا ہے اور اسی کے برابر برابر اسکے داہنے ہاتھ پر اٹالک سوار چلا آتا ہے۔ دیکھا؟ اور اہا ہا وہ دیکھئے میکسمس کے بائین طرف ویلی ہے۔ کیون کیسا پہچانا۔ ا۔ ابتو کچھ شک شبہہ نہین ہے مگر اسقدر جلد یہان یہ کسطرح پہونچ گئے! انکو ریونا چھوڑے ابھی پندرہ سولہ روز سے تو زیادہ نہوئی ہونگے معلوم ہوتا ہے ملکہ پلیسیڈیا اور ویلن ٹنی اِن کے خوف اور اندیشے نے راہ مین کہین اچھی طرح انکو ٹھہرنے نہین دیا ورنہ اسقدر مدت مین بیس بائیس منزل راہ قطع کر جانا کچھ سہل نہ تھا۔

گو ہمارے اس دل کے لئے جو جان سے ملنے کے لئے بیقرار تھا اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ ہمنے اپنے ایسے چھوٹے ہوئے دوست

کو بخیر و عافیت پھر دیکھا جنکے ملنے سے ہم بالکل ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور جنکو ہمنے
عالم یاس مین خدا کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے رخصت بھی کر دیا تھا لیکن اس لئے اندازہ
مسرت سے بھی زیادہ ہمکو اس امر پر خوش ہونا چاہیئے کہ خدا کے فضل سے ابتک
وہ ملکہ ملیسیڈیا کی اوس قہار فوج سے محفوظ ہین جو اس کی تلاش مین چارون طرف
بھیجی گئی ہے اور اب چونکہ یہ لوگ اٹلی کے حدود سے نکل کر ملک کے دائرہ سلطنت سے
باہر پہونچ گئے ہین اس وجہ سے اس امر کی بھی اُمید ہوتی ہے کہ شاید وہ آئندہ بھی
ایطالیہ کی فوج کے ہاتھ نہ لگین۔ گو اسقدر دور دراز مسافت قطع کرنے اور سفر کی
بے انتہا مصیبتین اُٹھانے کی وجہ سے اِن کی نازک طبیعتین بالکل مضمحل ہو گئی ہونگی
اور اِن کے گورے گورے پنڈے کا رنگ آفتاب کی تیز شعاعون کی دست درازیان
دیکھ دیکھ کر اسیطرح بدل گیا ہوگا جس طرح غصہ سے کسی اُس نازک مزاج حسین
کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے جس سے پیار اور محبت کی باتین کرتے ہی کرتے
جوش وحشت مین آکر کسی اسکے شامت زدہ عاشق کے گستاخ ہاتھ گلے مین باہین ڈالنے
کے لئے اُس کی بے اجازت بڑہین لیکن پھر بھی ان دونون کے چہرے پر جسقدر خوشی
کی نشانیان ہم اسوقت دیکھ رہے ہین اس سے پہلے اس قدر ہمنے کبھی نہین دیکھین
ان دونو کے اس اوداس چہرے پر جسکی سُرخی رنگین مزاج حضرت عشق کے نذر ہو گئی تھی
جنکے رہے سہے قطرے بھی عمر بھر کی ناکامی نے مُنہ لگا کر چوس لئے تھے اب وہین
وہ خون لہرین لے رہا ہے جسکو آجکل کی اتفاقی اور بے انتہا خوشی نے انکے نازک
جسمون مین بڑی دریادلی کے ساتھ اسی طرح پیدا کر دیا تھا جس طرح آج کل کے موسم بہار
کی روح افزا ہوا کھاتے ہی خزان رسیدہ درختون کی بے برگ وبار شاخون سے
نمو کا مادہ کونپل بن کر نکل رہا ہے اور کونپل مین سے کسی بت نوخیز کے سینے سے کچھ
اُبھرتی ہوئی چیز کی طرح ایک سخت سخت گول چیز نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے آپ نے
دیکھی ؟ وہ چیز جسپر نیچر نے بہت ہوشیاری اور دور اندیشی کے ساتھ جوانان چمن کی بُری
نظر سے بچانے کے لئے ہری ہری کٹوریان چڑہادی ہین۔ مگر اُف رے قوت نامیہ کا
زور اب بھی روکے نہین رُکتا وہ تڑاق سے بند توڑتے اور وہ اندر سے پھول کا گلابی گلابی
رنگ اپنا تماشا دکھانے لگا۔ راستے کے گرد اور غبار نے ہوای شوق مین اُڑ کر

گو ہنوریا کے چہرے کی خوب بلائین لی ہین اور کسی کی للچائی اور ٹکٹکی باندہ کر دیکھنے والی نظر کی طرح اس کی بھی ایک ہلکی سی تہ جم گئی ہے مگر یاس اور پوری ناامیدی کے بعد اس طرح کامیاب ہونے - مدتون کی مردہ تمناؤن کے پھر نئے سرے سے جی اوٹھنے اور صدہا نئے نئے ارمان اور تمناؤن کے پیدا ہو جانے سے خون رگون مین جس طرح خوشی خوشی دوڑ رہا ہے اسکے رنگ کی جھلکیان کسی کے چھپائے کسی طرح نہین چھپ سکتین اور وہ منہ پر آنے والی ہنسی یا بے اختیار ہونٹھون پر آئے ہوئے تبسم کی طرح چہرے کے صاف اور نازک جلد کے نیچے ابرین لیتا ہوا اچھی طرح نظر آ رہا ہے - ہنوریا نے وہ خوشنما جھالردار ٹوپی جسکو ابھی وہ پہنے تھی سر سے اُتار کر ہاتھ مین لے لی ہے - اور اس پر فضا میدان کا دلچسپ سین اور یہان کی صحرائیت کچھ ایسی پسند خاطر آ گئی ہے کہ اسنے اپنے گھوڑے کی رفتار کو بالکل سُست کر دیا ہے اور اسی کے ساتھ اسکے جانداده عاشق نے بھی - سہانا سہانا وقت ہے اور دن بھر کی تیز دھوپ دیکھنے والی آنکھون کے سامنے دور دور تک ہرا ہرا سبزہ - اور سبزے پر پھیلا ہوا سایہ اور اُس سایہ مین طرح طرح کے کھلے ہوئے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہین -

آفتاب کی حدت کم ہو جانے کی وجہ سے گو عام طور پر اسوقت ہوا کی رفتار بہت سست ہو گئی ہے اور ہوا کے وہ اجزا جو پہلے آفتابی کرنون کے حسن کی گرمیان دیکھ دیکھ کر گھبرائے ہوئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اسی بڑھے ہوئے شوق نے ان کی رگ رگ مین ایک وحشت کی روح پھونک دی تھی جس سے وہ بہت تیزی کے ساتھ ساری دنیا مین ماری ماری پھر رہی تھی لیکن یہان کا کھلا میدان دیکھ کر اسکا جوش جنون کچھ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کوئی کوئی اسکے تیز آ جانے والے جھونکے پیاری ہنوریا کی پُرشکن زلفون اور کھلے ہوئے سر کے بالون کے ساتھ وہی چھیڑ کر جاتے ہین جو سنبل کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا کر جاتی ہے - ہنوریا کا رُخ بھی اتفاق سے اسوقت اُسی طرف ہے جس طرف سے یہ جھونکے آ رہے ہین اور جس طرف غروب ہونے کے سامان کر لینے والا آفتاب بڑی حسرت کی نظر سے اسکے پیارے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے وہ جسکی سپید

سپید کرنین جناب عشق کی عنایت سے زرد زرد ہوکر بڑے شوق کے ساتھ اسکے چاند سے چہرے کی طرف تلملاتی آتی ہین اور ہمارا دوست "جان" جسکی آنکھین عموماً ہر وقت بیخودی کے عالم مین ہنوریا ہی کے چہرے کی بلائین لیا کرتی ہین اِن کیفیتون کو دیکھ دیکھ کر بڑے پیچتاب کھانے کے ساتھ اسطرح کہتا ہے۔ پیاری شاہزادی! یہ کیا ہے؟ دیکھو۔ بات اچھی نہین۔ خدا کے لئے تم اپنے چہرے کو چھپالو۔ ٹوپی پہن لو۔ اور اس میدان سے جلدی بھاگ چلو جلدی "

ہنوریا۔ (پیار و نفاخر ایک گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھ کر) کیون خیر تو ہے کیا ہوا کیا؟"

جان (تعجب کے لہجے مین) ہین! آپ ملاحظہ نہین فرماتی ہین یہ آنے والے ہوا کے بے ادب جھونکے تمہارے گھونگروالے بالون سے اُلجھ اُلجھ کر لپٹ لپٹ کر زلف شکین کے کیسے بوسے لے رہے ہین۔ اور یہ آفتاب کی گستاخ کرنین تمہارے گورے گورے رخسارون کی طرف مشتاق نگاہون کیطرح مگر بری نظرسے ڈورے ڈال رہے ہین۔ اب مجھ سے نہین دیکھا جاتا۔ پیاری شاہزادی جلدی چلو"

ہنوریا" معاذاللہ۔ آپ نے تو گھبراہی دیا تھا۔ توبہ (شرم سے سر جھکا کر) بس قربان جاے آپ کی اس بدگمانی کے کسی کو رشک ہو تو اسقدر تو ہو! آپ اس سہانے وقت مین اس میدان کی بہار دیکھتے ہین! کیسا خوبصورت سین ہے اور اِدھر اُدھر کے پہاڑون کی قدرتی چار دیواری کیسا لطف دے رہی ہے۔ کیا! یہان کا لہلہاتا ہوا سبزہ۔ طرح طرح کے کھلے ہوئے پھول پھولون کا شوخ رنگ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین اور ہواؤن کی بھینی بھینی خوشبوئین کیا اس قابل نہین ہین کہ وہ قدر کی نگاہون سے دیکھی جائین؟ عاشق مزاج لوگون کی رنگینی طبیعت تو مشہور ہے ان کو تو ایسے موقعون سے ایک خاص دلچسپی ہونی چاہیئے"

[illegible] بی جی نہین معاف ہی کیجئے۔ مجکو ایسی باتون سے مطلق دلچسپی نہین آپ اب

یہان سے تشریف لیجیئے مجھسے اس ہوا کی یہ گستاخیان اوران کرنون کی یہ حرکتین نہین
دیکھی جاتین - ہاے کسی طرح سے نہین - اس میدان کی کیا حقیقت ہے - لاحول ولا قوۃ
مین نے اس ہرے بھرے گلزار کی - تون سیر کی ہے جو دور از حال تمہاری جدائی کے
صدمے اوٹھاتے اوٹھاتے اور آوردن کے صدمون کی چوٹین سہتے سہتے اس سینہ
مین سے کھلا ہوا تھا - جس مین رنج اور غم کی آندھیان چل رہی تھین اور جس مین عشق اور محبت
کی ملی ہوئی بھینی بھینی خوشبوئین آتی تھین اوران سب باتون کے علاوہ اسوقت آپ
اپنی صورت تو دیکھیئے - ہاے یہ پیارا پیارا کھلا ہوا سر یہ لانبے لانبے گھونگروالے بال
یہ جوبن اور یہ بے نقاب چہرہ - اور ہاے اس کندنی رنگ پر آفتاب کا یہ سنہرا عکس
اپنی آنکھون سے دیکھ کر کسطرح اور کب تک کوئی اپنے دل کو سنبھال سکتا ہے (ذرا اسطرف
سے منہ پھیر کر) معاذ اللہ - کیا دل کی بری کیفیت ہوئی جاتی ہے (پھر اوسی طرف رخ کر کے)
اُف خدا کی پناہ کس غضب کی صورت پائی ہے - بس بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ لپٹ کر
پیار کرون چپٹ کے بلائین لے لون - اور ہاے اس پیاری پیاری صورت کو اسی کلیجے
مین رکھ لون جسپر آجتک بہت جبر ہوا مگر اب کسی طرح نہین مانتا - مگر دستنے تو بہت سخت
قیدین لگادی ہین - خدا جانے کب اطمینان سے ایک جگہ بیٹھین - اور دیکھئے کب ایسا
ہوتا ہے کہ ہماری اون مشتاق نگاہون کو جائز طور پر ارمان نکالنے کی
اجازت ہے جو ان پردون کے اندر زبردستی روکی گئی ہین - لیکن پیاری تمہارے
حسن کی شوخیان میرے اس پر ارمان دل کے ساتھ اسوقت بری لگاوٹین کر رہی ہین - آہ وہ
دل تو بالکل بے اختیار ہوا جاتا ہے جسنے بہت دنون صبر کیا - اگر تمکو یہی منظور ہے تو اس مین
ہرج ہی کیا ہے تم میری آنکھون پر پٹی باندھ دو اور اگر یہ نہین تو تم خدا کے لئے ذرا اپنے اس حسن
کو سمجھا دو کہ مجھپر عنایت ہی رکھے - ہاے عشاق کو اس امر کی تمنا ہوتی ہے کہ کسی طرح انکو اپنے
دل چھین کر بھول جانے والون کی بھولی بھولی صورت کی زیارت نصیب ہو مگر خدا میری
اس بیخودی اور بے اختیاری کا برا کرے کہ مین اسکے مقابلے مین یہی غنیمت سمجھتا ہون کہ
دیکھ دن تو مگر اسطرح نہ دیکھون اور اگر مین دیکھ لون تو خیر دیکھ ہی لون لیکن اور کوئی نہ دیکھے تمہارا
یہ گورا ہنڈا یہ پیاری پیاری صورت اور یہ کرنین یہ ہوائین - خدا غارت کرے ان کو - انکا
منہ اور تم - بس خدا کی قسم یہ اور بھی نہین دیکھا جاتا -

ہنوریا۔ (مسکرا کر) تو کیا آپ کی مرضی ہے مین مُنہ چھپا لون ؟“ اور یہ کہکر اسنے ایک معشوقانہ ادا سے آنکھون کے ساتھ مُنہ بھی پھیر لیا۔ سر پر ٹوپی رکھ لی اور جلدی سے گورے گورے چہرے پر سیاہ سیاہ نقاب چھوڑ لی جسکی طرف آفتاب کی شعاعون کو کثرت سے آتے دیکھکر ایک فلاسفر تو یہ رائے قایم کریگا کہ سیاہ رنگ قدرتی طور پر آفتابی کرنون کو اپنی طرف زیادہ کھینچتا ہے مگر ہم تو یہی کہین گے کہ نقاب کے حائل ہونے کی وجہ سے چونکہ اُن کرنون کو ہنوریا کے رخسارون تک اچھی طرح پہونچنے کا اب موقع نہین ملتا ہے اسوجہ سے وہ نقاب پر اسطرح ہجوم کئے ہوے یہ فکر کر رہی ہین کہ کسی طرح درمیان سے یہ پردہ اُٹھ جاے تو اچھا اور پھر ہم خوب آنکھ بھر کر دیکھ لین۔

گو ہنوریا کا اسطرح مُنہ چھپا لینا ہمارے دوست کی اس اُلجھن کم کرنے کے لئے کافی تھا جسکو خمار و اسکے کا رشک چٹکیان لے لیکر اسکے محبت بھرے دل مین پیدا کر رہا تھا اور وہ اپنی پیاری محبوبہ کی یہ محبت بھری اطاعت دیکھ کر بہت خوش بھی ہوا مگر پھر دوبارہ نظر آنکھ کے پردون کے اندر بیطرح تلملانے لگی اور پھر اوسی طرح بے نقاب دیکھنے کے لئے شوق نظارہ کے تقاضے ہونے لگے۔ دل مین پھر شوق دید کا ایک جوش اُٹھا اور یہ ہنوریا کا رُخ پھرا دیکھ کر اسطرح سے کہنے لگا ”پیاری شاہزادی اب مین نے یہ تو آپ سے نہین کہا تھا کہ آنکھ کی طرح مُنہ بھی میری طرف سے پھیر لینا“

ہنوریا۔ (نقاب چہرے سے ہٹا کر) کیا آنکھ کی طرح اسنے آپکی طرف سے آنکھ پھیر لی ہے؟ اس مین کوئی شک نہین کہ دل مین کوئی بات رکھنی اچھی بات نہین مگر جو کچھ فرمایا کیجئے خدا کے لئے اُسکے ہر ایک پہلو پر بھی خیال کر لیا کیجئے۔ مین نے تو آپکے حکم کی تعمیل کی تھی آپنے مُنہ چھپانے کے لئے فرمایا تھا۔ مین نے خیال کیا شاید میرا مُنہ آپ کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔ مینے ادھر مُنہ کر لیا“

جان ”بیجا۔ سبحان اللہ۔ کیا اچھا خیال ہے۔ قربان جائیے آپ کے اس بھولے پن کے آپ کا چہرہ اور ہاے مجکو بُرا معلوم ہو۔ ارے یہ مکھڑا اور ان آنکھون کو بُرا معلوم ہو جو سب سے پہلے عاشق ہوئی ہین۔ مین ناشکر نہین ہون۔ پیاری شاہزادی ساری عمر کی حرمان نصیبیان اور آے دن کی طرح طرح کی ناکامی مین اگر خوشی تھی تو اسی بات کی کہ جسکے عشق مین یہ سخت سخت مصیبتین ہین چشم بد دور اس کی صورت بھی کیسی ہی پیاری سے ہے“

یہ تذکرہ جبان کی زبان پر آتے ہی کچھ عجیب کیفیت پیدا ہو گیا جسکا اثر تھوڑی دیر مین ہوتا ہوا دل اور دماغ مین پہونچکر کچھ ایسا لطف دے گیا کہ فوراً ایک قسم کی بیخودی اسپر طاری ہو گئی جسکا خط اوٹھانے کے لئے بڑے مزے کے ساتھ اسنے کچھ کچھ اپنی آنکھین بھی بند کر لین اور اپنے ہونٹھ دانتون سے داب داب کر مستی اور جوش کو جھوم جھوم کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون کے ساتھ نکالنا شروع کیا۔ ہنوریا نے اب حیا سے گردن جھکالی تھی۔ اسکے خداداد حسن نے دل ہی دل مین کچھ غرور کی لی اور فوراً اوسکے انداز شکستگی کی سرخی مین ملے ہوئے چہرے کی صاف جلد کے نیچے اینڈتے پھرتے نظر آئے۔ ہنوریا نے شرم سے نقاب کا اٹھا ہوا گوشہ ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ آنکھین نیچی کر لین اور بات بہلا کر اسطرح ایک دوسرا تذکرہ شروع کیا "ہان تو پھر اب آپ کسطرف سدھارئیے گا۔ ابتک آپ نے اپنا کوئی ارادہ صاف صاف ظاہر نہین کیا"

جبان۔ (چونک کر) ہان خوب یاد دلائی مین تو اسکو بالکل بھولا ہی ہوا تھا۔ (چارون طرف دیکھ کر) اگر ہمکو پروشیا چلنا ہے تو اسطرف جانا ہے ہاتھ پر۔ اور اگر فرانس کا قصد ہے تو اسی طرف سیدھے۔ یہی دو ایسے مقام ہین جہان سے کئی مرتبہ میری خواہش کی گئی ہے (تھوڑی دیر غور کر کے) کوئی بات ذہن مین نہین آتی۔ پروشیا سے گو میری بہت خواہش کیجاتی ہے مگر وہان کی طوائف الملوکی کی وجہ سے اس امر کی کسی طرح امید نہین ہوتی کہ اگر خدانخواستہ اٹلی نے کچھ ہاتھ پاؤن مارے تو پروشیا کی فوجی قوت اسکا مقابلہ کر سکے گی۔ ہان فرانس کی سلطنت ایسی ضرور ہے مگر وہان کے بادشاہ میرودنس سے سابق کے کچھ ایسے ارتباط نہین ہین کہ جن پر مجکو پورا پورا بھروسا ہو۔ بس ایک دو مرتبہ سابق مین فقط خط کتابت کی نوبت آئی تھی۔ اچھا میکسمس سے رائے لینا چاہیئے دیکھین وہ کیا کہتے ہین لیکن اس کمبخت کی تو بک غضب کی ہوتی ہے۔ دماغ کہا جاتا ہے (پیچھے مڑ کر بلند آواز سے) "اے جی حضرت ادھر یہان تشریف لائیے گا" یہ کہتے ہی اسکے گھوڑے کی رفتار اور بھی سُست ہو گئی اور میکسمس نے اِسکے قریب آکر کہا "حاضر۔ کیا ارشاد ہوتا ہے؟"

جبان "جناب ارشاد کیا۔ یہ بتائیے اب چلنا کسطرف چاہیئے۔ پروشیا۔ فرانس"

میکسمس۔ اُنھ۔ ابھی اسکا تذکرہ کیا۔ کسیوقت فرصت سے اسکو بھی دیکھ لیجیئے گا ابھی پہلے جو اور ضروری باتین ہین اُنسے فرصت کر لینی چاہیئے"۔

ہنوریا۔(بات کاٹ کر حیرت کے لہجے مین) اور ایسی ضروری باتین کون سی ہین؟"

میکسمس "جی ہان حضور ہین۔ آپ کو نہین معلوم۔ آپ (جان کی طرف اشارہ کرکے) جانتے ہین"

جان "جناب یسوع کی قسم مجکو نہین معلوم۔ کیا؟"

میکسمس۔(مسکراکر) یعنی وہی آپس کے گلے اور شکوے۔ اور کیا! ان سے بھی زیادہ اور کوئی ضروری بات ہو سکتی ہے"

ہنوریا "ماشاءاللہ کیا کہنا۔ سبحان اللہ"

جان۔(ہنوریا سے آنکھ کے اشارے سے) آپ دیکھتی ہین؟ (میکسمس سے) لاحول ولا قوۃ پس آپ بھی عجیب چیز ہین"

میکسمس "اجی یعنی مین اتنی بات کہدینے سے عجیب چیز ہو گیا اور خود بدولت جو ایسے مخدوش اور انتشار کے سفر کو اس اطمینان کے ساتھ [illegible] ہین۔ یہ کوئی بات ہے نہین۔ گھوڑے اپنا زور روک سکتے [illegible] آپکی باتون کا سلسلہ ہے کہ معاذ اللہ کسی طرح ختم ہی نہین ہونے آتا"

جان۔(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اُف [illegible] معاذ اللہ کسقدر [illegible] جو کچھ تو انصاف کرو ہمارے گلے شکوے اور باتون کی کہین انتہا ہو سکتی ہے۔ خیال تو کرو کس کس مشکلون سے کیسے کیسے ارمان اور تمناؤن سے اور پھر کسقدر زمانے کے [illegible] آکے اب یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔ ہائے کسکو یہ اُمید باقی تھی کہ پیاری شاہزادی اس طرح مجکو ملین گی"

میکسمس "ہان یہ آپکا ارشاد بجا ہے۔ یہ مانا کہ آپ دونون صاحبون کے محبت بھرے دلون مین بہت سی باتین بھری ہونگی مگر حضور اسی کے ساتھ اس پُرخطر سفر مین کبھی کبھی تو خیال بھی تو آجانا چاہیئے کہ ہم ابھی کس بے اطمینانی کی حالت مین ہین۔ کس ہوشیاری کے ساتھ ہمکو اس سفر مین ہر وقت رہنا چاہیئے۔ کہان کا ہمارا قصد ہے۔ کہان ہمکو جانا چاہیئے اور کس طرف ہم جارہے ہین"

جان "ہان ہان تو پھر اوسیکے لئے تو آپ کو بلایا تھا۔ بتایئے"

ہنوریا۔(بات کاٹ کر) یہ لگے اب باتین بنانے میکسمس خدا کی قسم یہ تو اپنی عادت کے موافق اسی طرح کی واہی تباہی باتین کرتے چلے جاتے تھے وہ تمکو آفتاب گھور رہا ہے

کرنیں ڈورے ڈال رہی ہیں - ہوا کے جھونکے آ آکر تمکو پیار کر رہے ہیں یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے ۔ مگر میں نے کہا آخر اب چلئے گا کہاں ؟"

جان - (ہنوریا کے منہ کی طرف دیکھ کر) درست! یہاں کے ہرے ہرے سبزہ کو دیکھکر پہلے کس نے گھوڑے کی باگ کھینچ لی تھی - پیاری شاہزادی خدا کے لئے ذرا سچ کہا کرو ۔ میں بار بار نہیں کہتا تھا کہ یہاں سے جلدی بھاگ چلو "

ہنوریا " تو آپ نے اس بدگمانی کی وجہ سے بھاگ چلنے کے لئے کہا تھا کہ ہوا کی جھونکے اور آنے والی کرنیں مجکو نہ چھو جائیں - یا اس لئے فرمایا تھا کہ مسافت جلد طے ہو جائے ؟"

جان " اچھا مانا - مسافت طے کرنے کے خیال سے سہی - اسی وجہ سے جسکو آپ بدگمانی پر محمول کرتی ہیں مگر چلنے کے لئے کہا تو تھا - اور اس میں بدگمانی ہی کیا تھی - کچھ جھوٹ کہا تھا ؟"

میکسمس (بات کاٹ کر) مگر حضور یہ فرماسے بھاگتے اور تیز چلنے میں تو اور بھی ہوا کو اس امر کا موقع ملتا جس سے آپ بھاگتے تھے "

جان " یہ کیوں اور وجہ ؟"

میکسمس " اسکی وجہ کچھ چھپی ہوئی ہے - ظاہر ہے کہ تیز چلنے سے ہوا کو حرکت زیادہ ہوگی اور اسکا اثر ترقی کر جائے گا - آہستہ آہستہ چلنے میں اگر اس کی چھیڑ سے زلفیں بگڑتی تھیں تو آپ تیز چلنے میں اور بھی بگڑ بگڑ کر پریشان ہونگی "

جان " یعنی اس شوق اور گھبراہٹ کی وجہ سے کہ اب یہ موقع ہاتھ سے جاتا ہے پھر یہ پیاری زلفیں اس طرح کہاں ملیں گی - اچھی طرح سے خوب لپٹ لپٹ کر بلائیں لے لیں کیوں ؟"

میکسمس (اپنے دل میں) یہ! ان کو جب سوجھتی ہے تو اسی طرح کی (جان سے) نہیں جناب - ہوا کی کیا مجال - اور وہ آپ کی طرح زلفوں کی عاشق تو ہے نہیں جو اُس کو ایسی وحشت ہو - وہ تو ایک نہایت لطیف اور شفاف سیال یا عنصر کا نام ہے جو زمین کے چاروں طرف ۴۵ میل کے پھیلاؤ میں پھیل کر اس خلا میں بھری ہوئی ہے جسکا خالی ہونا حکمائے سلف نے محال ثابت کیا ہے - جب آپ اپنے گھوڑے کو تیز کیجیئے گا تو وہی ہوا جو آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اپنے حائل ہونے اور اپنے ثقل کی وجہ سے یقیناً آپ سے اُلجھ اُلجھ کر آپ کی مزاحمت کرے گی - اور پھر اسوقت ہوا کی ٹھنڈک اور سنسناہٹ

آپ کے جسم کو زیادہ محسوس ہوئی یہ وہ عجیب بات ہے کہ جسکا آپ پہ خبری حس کر سکتا ہو؟
جان - آپ ہزاروں سال سے ہر روز [illegible] نصیب عشق [illegible] آپ کھینچے [illegible]
آسمانی باتیں انھیں مین او جو [illegible] قوت [illegible] مگر تم تو جنگ
ہوا کو [illegible] بہت لطیف [illegible] اس مین اسقدر [illegible] سے
آزادی [illegible] طرح از رہیگے ؟

میکسمس - ہان بیشک [illegible] بہت لطیف ہے اگر [illegible] بلندی پر جاکر ہوا کا تجربہ کیا جاسکے تو البتہ پاک اور صاف ہوا سے کوئی طرح محسوس آدمی نہین ہو سکتی لیکن جو ہوا ہمارے جسمون کو گھیرے ہوئے ہے اس مین بہت سی خارجی چیزین ملی ہوئی ہین اور اسکے علاوہ اوپر والی ہوا کے ثقل نوعی نے دباؤ ڈالکر اسکو بہت غلیظ کر دیا ہے جسکی وجہ سے اس مین ایسا ثقل پیدا ہو گیا ہے - اور یہی ثقل بجاۓ خود ایک ایسی بکار آمد چیز ہے کہ جسکے سبب سے ہر نفس بہت آسانی کے ساتھ اسکو سانس کے ذریعہ سے اپنی زندگی کے لئے جذب کر سکتا ہو اور خون حیوانی کا مادہ بخشتا ہوا رگوں کے اندر خوب تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے ورنہ اگر اسقدر ثقل ہوا مین نہ ہوتا تو خون کے زور دار دورہ کی وجہ سے جسم کی وہ باریک رگین جو رگ گل سے بہت مشابہ ہین اسی طرح بات کہتے مین ٹوٹ جائین جس طرح حسینون کا عہد اور پیمان ٹوٹ جاتا ہے یا جسطرح دیکھتے ہی دیکھتے اُنکے جان باز اور نیم جان عاشق عاجز آکر اپنا دم توڑ دیتے ہین اور پھر ہوا کی لطافت کی وجہ سے کسی طرح سانس لینے کیلئے اندر نہ جاتی - یہی وجہ ہے کہ بہت بلند مقام اور اونچے اونچے پہاڑون پر جہان کی ہوا عموماً بہت ہلکی ہوتی ہے اُن لوگون کو قیام کرنا بہت ہی مضر ہوتا ہے جن کے رگ - پٹھے - اور پھیپھڑے بہت ضعیف ہوتے ہین اور وہ تھوڑے ہی دنون مین ہوا کے ہلکے ہونے کی وجہ سے خون تھوکنے لگتے ہین ؟

جان - بجا - تو معلوم ہوا کہ ہوا کا ثقل بھی جسم انسان پر ہوتا ہے ؟

میکسمس - اس مین کچھ شک ہی ہے - جناب ایک متوسط جسم کے آدمی پر قریب قریب چار سو من کے ہوا کا بوجھ ہوتا ہے ؟

جان - (قہقہا لگاکر) اوہو - اور لطف یہ ہے کہ زمین مین گڑ ایک بھی نہین جاتا ؟

میکسمس "بیشک اسقدر بوجہ اگر ایک ہی جانب انسان پر پڑتا تو ضرور ایسا ہی ہوتا مگر ہوا کا ثقل چونکہ چاروں طرف سے جسم پر برابر پڑتا ہے [illegible] ہوا کا ہر ایک جزو دوسرے کا بوجہ اٹھا [illegible] ہوا اور انسان کو پتہ [illegible] نہیں ہوتا اس کی مثال بعینہ ایسے سمجھنا چاہیئے کہ جب کوئی شخص [illegible] لگاتا ہے تو ہزاروں من پانی اس کے اوپر ہوتا ہے [illegible] اس کو ذرا بوجہ [illegible] حالانکہ پانی کا ثقل ہوا سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے"

جان "یقینی تم [illegible] عقلمند [illegible] لیکن اگر میرا خیال فقط بدگمانی ہی [illegible] تیز چلنے پر [illegible] گیا تھا تو پھر [illegible] پیاری شہزادی کا [illegible] کیوں چلنے لگی [illegible] اس وقت تو آفتاب [illegible] خیال ہو سکتا ہے کہ شاید اسی کی گرمی سے ہوا [illegible] زمین [illegible] کی تیز حرکت [illegible] ہوئی ہے [illegible] بلند مقام [illegible] اور [illegible] یہی بات ہے کہ پیاری [illegible] جہاں سے آفتاب کو [illegible] ہوا [illegible] اسقدر تیز ہوئی ہو۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر میرا یہ کہنا بیجا [illegible] ضرور پیاری شہزادی کے شوق دیدار کے لئے یہ تدبیر کی"

میکسمس (ہنسکر) نہیں حضور [illegible] ہوا کا یہ عام قاعدہ ہے کہ وہ دل کھولکر ایسے میدانوں [illegible] اکثر چلتی ہے [illegible] اس کے جوش اور زور کا کوئی روکنے والا نہیں ہوتا"

جان "ہاں۔ معاذاللہ اب یہ تقریر [illegible] ہوگی [illegible] آخر اس بیفائدہ بک بک کی ضرورت ہی کیا ہے (جان آنکھ ملاکر) اچھا آپ کہہ سکئے نا۔ کہ یہ چلنے کا تذکرہ آپ ہی نے چھیڑا تھا اور [illegible] سے یاد نہیں [illegible] کہاں [illegible] (تھوڑے سکوت کے بعد) کیوں رہنے [illegible]"

میکسمس (بات کاٹ کر) حضور سچ فرماتے ہیں۔ ان حضرت سے حال [illegible]

واقف ہون ان کی بیخودی جب کبھی اپنا رنگ دکھاجاتی ہے تو پھر اپنے نفع اور ضرر کا ان وجہ تون خیال ہی نہین آتا - یہ تو اعون مرتبہ کی دیکھی ہوئی بات ہے "

جان - (گھبراکر) ہائے - پھر ظالم میری بیخودی کا گلہ کئے جاتا ہے - میری بیخودی کبھی بیوجہ بے سبب تھی یا آج ہے - مجھپر کیسی کیسی مصیبتین پڑ گئین - کیا کیا گذر گیا - آہ جان بھی سا سخت جان تھا جو ابتک زندہ رہا میری تمناؤن کا کیسا کیسا خون ہوا - کام کس کس طرح بن بن کر بگڑ گئے اور کیسی کیسی ناامیدی ہوگئی - یا جو موقع خوش قسمتی سے اسوقت مجکو حاصل ہے جس خوشی مین مجکو دیکھ رہے ہو وہ بھی خدا کے فضل سے اس وجہ کی ہر کر خدا جانے وہ کون کون سی تمنائین ہین جنکے نکلنے کے لئے رہی سہی جان کو لگا رکھا ہے - ورنہ اگر شادی مرگ ہوجاتی تو کچھ تعجب نہ تھا - آہ کس کے وہم وگمان مین یہ تھا کہ اس بھولی بھولی پیاری پیاری صورت کی دیکھ بھال ان مشتاق آنکھون کو اس آزادی کے ساتھ نصیب ہوگی - اچھا تو پھر اب کیا رائے ہے کس طرف چلنا چاہیئے پروشیا یا فرانس ؟"

میکسمس - (ہنسکر) بڑی بات جو یہ خیال آگیا ورنہ تو سمجھا تھا کہ عشق اور محبت کی پیچدار راہون مین شاید پھر آپ بھٹکے - مگر سنبھل گئے (تھوڑے سکوت کے بعد) پروشیا سے تو فرانس کا چلنا مناسب ہے - اول تو وہ یہان سے قریب ہے اور دوسرے وہان کے پہنچنے مین یہ بات اچھی ہے کہ وہ دوسری سلطنت ہے وہان پر پہنچکر پھر سلطنت اٹلی کی زہریلی ہوا ہمپر اپنا کوئی خراب اثر نہین پہونچا سکتی - آئندہ جو آپ کی رائے "

جان - ہان ہم بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین بیشک اس سلطنت مین اگر ہمارا رسوخ اچھی طرح ہوگیا تو پھر ایلیس اور ملک لیپیڈا کسی طرح ہمارا بال بیکا نہین کرسکتے اور ان سب کے علاوہ یہ بات کیسی اچھی ہے کہ فرانس کی آب وہوا کو حسن کے ساتھ ایک قدرتی مناسبت ہے اور اس اعتبار سے اس امر کی قوی امید کیجاتی ہے کہ وہان کا قیام پیاری شاہزادی کے جمال کو بھی کسی قسم کا ضرر نہین پہونچا سکے گا "

میکسمس - (مسکرا کر) ہان یہ بات میرے ذہن مین بھی نہین آئی تھی اور واقعی اسکا لحاظ بھی اسوقت بہت ہی ضروری تھا مگر ماشاءاللہ محبت ہو تو ایسی ہو - واللہ مان گیا " ہنوریا نے

شرماکر اسوقت اپنی گردن جھکائی تھی - ہمارا عاشق مزاج دوست بھی کچھ بیپ کر چپ ہوگیا تھا اور میکسمس اسطرح فقرے چست کر رہا تھا او حضور انکا لازوال حُسن تو خداداد ہے اسکو کسی جگہ کی اچھی یا بری ہوا کیا فائدہ اور نقصان پہونچا سکتی ہے وہ ایسے ویسے ہوتون ہی کا عارضی حُسن ہوگا جو ادھر خزان کا ایک طمانچہ کھایا اور اپنا سا منہ لیکر رہگئے ادھر نسیم سحر کی سنسناہٹ ہوئی اور باچھین کھل گئین - نظر بد سے خدا انکو بچائے اگرکہین کی اچھی سی اچھی آب وہوا بھی ہوگی تو حُسن اور جمال کا وہ کون سا درجہ اُبھر رہا ہے جوان کو ملے گا اور اب وہ نہین ہے اور اگر خدانخواستہ کہین کے ناموافق ہوا بھی ہوگی تاہم انکے حُسن کی شوخی (خدا نہ کرے) کم ہوتے ہوتے اس غضب کی ہلکی ہلکی تو ضرور رہجائیگی جو گلاب کی رنگت سے بہرحال اچھی ہی معلوم ہوگی "

ہنوریا " اے ہے میکسمس یہ کیا ہے - توبہ تمکو کیا ہوگیا ہے - یہ کیسی باتین کرتے ہو اُن سے مذاق کرتے کرتے اب مجھ بھی مُنہ آنے لگے - دیکھو - مین صاف کہے دیتی ہون مجھکو ایسی ہنسی اچھی نہین معلوم ہوتی "

جان - (موقع پاکر) اُفوہ پیاری شاہزادی ان کو آپ کچھ کم نہ سمجھئے گا - یہ بُرے حضرت ہین ہمیشہ یہ مجھپر اور آپ پر یونہین آوازے کسا کرتے ہین - خدا کی قسم انکے آئے دن کے طعنے سُنتے سُنتے میرا دل پک گیا ہے اور بات فقط اتنی سی ہے کہ ان حضرت کو آجتک کبھی کسی سے محبت تو ہوئی نہین ہے یہ اس مزے سے کیا واقف - بھلا یہ ان باتون کو کیا جانین - بس فقرے خوب چست کر آتے ہین "

ہنوریا - (مسکراکر) تو اب مجھکو ان کے لئے اسکی بھی دعا مانگنی پڑی "

میکسمس (ہاتھ جوڑکر) نہین حضور غلام کو تو اس عنایت سے معاف ہی رکھئے بس خدا آپ ہی دونون صاحبون کو مبارک کرے - مین کچھ یونہین اچھا ہون "

ہنوریا - یہ اب بھی آپ نہ چوکے - پھر بھی ایک چٹکی لے ہی لی "

جان " یہ بھلا کب ماننے والے ہین - ہان شاہزادی صاحب جب مین افریقہ مین تھا اور آپ ریونا مین - تو آپ نے میرے نام کوئی خط بھیجا تھا ؟ "

ہنوریا - (تیور بدل کر) جی نہین - کون کہتا ہے - مجھکو اسکی کیا ضرورت تھی - مین کیون بھیجتی ہان - اے لو - توبہ - مین تو بھول ہی گئی تھی - خوب یاد آیا - معاف کیجئے گا - یہ تو فرمایئے

ہماری بہن صاحبہ کا مزاج تو اچھا ہے اور وہ ہین کہان ؟"

جان (متعجب ہوکر) کون بہن صاحب !"

ہنوریا" اسے ہے کیسے بھولے بنے جاتے ہین کون بہن صاحب ! - گویا کچھ جانتے ہی نہین "

جان" تمہاری جانکی قسم - مین کچھ نہین سمجھا "

ہنوریا" یا اللہ تو اسقدر آپ چھپاتے کیون ہین - کیا مین اب آپ سے شکایت کرنے بیٹھون گی - اجی حضور کی بیگمصاحب ! اب بھی نہین سمجھے ؟"

جان (بہت حیرت سے) ہائین ! یہ آپ اسوقت کیسی باتین کرتی ہین - خدا کے لئے صاف صاف کہئے - آپ تو کچھ پہیلیان سی بجھواتی ہین - بیگم صاحب کیسی ؟"

ہنوریا - اُف رے تجاہل - اللہ رے آپ کی گریز - اسے ہے جناب ہی آپکی بیگم صاحب وہی جنکے جلسۂ عقد مین حضور نے اس دور اُفتادہ کنیز کو بھی افریقہ مین یاد فرمایا تھا " "جان" یہ سُنتے ہی بے اختیار ہنس پڑا - اسوقت اسکے دل مین اسکے اس سچے استقلال کی خوشی اور گذشتہ کدوکاوش نے عجیبی پیدا کردی تھی جس سے اسنے کسیوقت اس معاملے مین کام لیا تھا - اور وہ پوری وفاداری جو اسنے ہنوریا سے نااُمید ہولنے پر بھی اپنے عقد نکرنے کیوجہ سے ہنوریا کی محبت کے ساتھ کی تھی اسوقت بہت ہنیم سے کئے ہوئے رہ رہکر کھکھلا رہی ہے میکمس کا رنگ زرد ہوگیا ہے - چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی ہین - ہنوریا تیور بدل بدل کر جان کی یہ بے اختیاری ہنسی دیکھ رہی ہے - اور جان اسطرح کہہ رہا ہے " اُفوہ پیاری شاہزادی غضب کردیا - معاذاللہ - اور تمکو یقین بھی آگیا - ہاے مجھے ایسا ہو سکتا تھا اور یہ کرنے کے بعد مین اپنا منہ بھی تمکو دکھا سکتا تھا "

ہنوریا" بجا - آنکھون آنکھون مین جھٹلا لینے والے ایسے ہی ہوتے ہین - یعنی مین کیسی ہون جو آپ اسقدر پیچ کیون بولتے ہین - خود ہی تو مجھکو لکھا اور آپ ہی اب ایسے ننھے سنے بنے جاتے ہین میرے پاس آپکی وہ تحریر اب تک رکھی ہوئی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مجھکو اس طرح یکبارگی جل دینے کا حال بالکل معلوم نہ تھا اور نہ یہ خیال ہو سکتا تھا کہ آپ اسطرح مُکر بھی جائینگے ورنہ مین اوسکو ساتھ لے آتی - مگر ہان بالنگ موجود ہے اس سے پوچھ لیجئے (بلند آواز سے) بالنگ بالنگ ذرا یہان تو آنا "

بالٹک (قریب آکر) غلام حاضر ہے - ارشاد ؟"
ہنوریا" کیوں بالٹک تمکو یاد ہے - میرے قسطنطنیہ جانے سے قبل انکا (جان کیطرف اشارہ کرکے) اس مضمون کا خط افریقہ سے آیا تھا یا نہیں وہ کہ ہماری شادی ہے"
بالٹک وہ جی ہاں حضور مجکو خوب یاد ہے مین نے خود ہی لاکر تو آپ کو خط دیا تھا یہ بھی تو اُسمین لکھا تھا کہ آپ ہی آکر شریک ہون - حضور کو تو اسپر بہت ملال ہوا تھا اور اُسی رنج اور غم مین کئی روز آپنے خاصہ تک تو نوش نہین فرمایا"
ہنوریا" (جان کیطرف مخاطب ہوکر بندگی عرض (اپنے دل مین) ہٹ ترے جھوٹے کی (کسی قدر بلند آواز سے) میکسمس تم اِن کو سمجھاتے نہین ہو آخر یہ اسقدر جھوٹ کیوں بولتے ہین"
جان (ایک قہقہا لگاکر) اُف - معاذاللہ - اور آپ فرماتی ہی کس سے ہین - اُنہین سے جن کے یہ سب فتنے اُٹھائے ہوئے ہین - پیاری شاہزادی تم کس خیال مین ہو مجکو تو ان باتوں کی مطلق خبر ہی نہ تہی - ہاے مین تو اُن دنوں بالکل نظر بند تھا - کوٹھی سے قدم تک باہر نکالنے کی سخت ممانعت تہی - دُور از حال مُجپر بڑے بڑے ظلم ہوگئے - تمہاری خبر میرے پاس مطلق نہین پہونچنے پاتی تہی نہ تمہارے خط مجکو دکھائے جاتے تھے جو خط خُفیہ طور سے لکھ کر مین تمکو بہیجتا تہا وہ مُجسے چہپا چہپا کر چاک کر ڈالے جاتے تھے اور خدا جانے کیا کیا اسکے عوض مین لکھ لکھ کر تمہارے پاس بہیجا جاتا تہا"
ہنوریا" تو یہ سب باتین بالکل غلط ہین ؟ مگر پُھر تو آپ ہی کی ہوتی تہی"
جان (تعجب کے لہجے مین) سچ ! ہان پیاری شاہزادی ! غلط - جہوٹ - بالکل جہوٹ مگر ہان اتنی بات ضرور تہی کہ مین شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا تہا لیکن پیاری شاہزادی یہ دل تو ازل سے تمہارا ہوچکا تہا - اس کو کون لے سکتا تہا - گو خدا بخشے ابّا جان نے بہت چاہا اور یہ حضرت بھی جواب سر جہکائے ہوئے ہین بہت پیچھے پڑے رہے مگر بھلا مین کب ماننے والا تھا - یہ سب تدبیرین اسی لئے کیجاتی تہین کہ تمہارا دل خدانخواستہ مُجسے بُرا ہوجائے - رہی - پُھر وہ انہین حضرت کے ہاتھ مین تھی مجکو تو کسی طرح کا ہوش ہی نہ تہا"
ہنوریا - (میکسمس سے مخاطب ہوکر) کیوں جناب ادہر ادہر دیکھئے - یہ جب مین ساف

بغلی گھونسے - اَیْن !! - ارے یہ غضب - آخر کس جُرم مین - میری خطا - میرا قصور"

میکسمس :- (گردن نیچی کئے ہوئے) بیشک اس معاملے مین مَین آپکا خطاوار ہون - جو چاہیئے سزا دیجئے - لیجئے (تو یہ مجھسے قصور ہو گیا لیکن مین مجبور تھا - خدا جنت نصیب کرے بڑی سرکار کا یہی حُکم تھا - مین کیا کرتا"

ہنوریا :- اچھا یہ بھی سہی مانا کہ انکا یہی حُکم تھا اور تم اس مین مجبور بھی تھے مگر یہ تو تمہارے اختیار مین تھا کہ اِن کارروائیون سے اشارتاً کنایتہً تم مجکو یا انکو خبر تو کر دیتے"

میکسمس :- بجا ارشاد ہوا اگر آپ کو اس سے آگاہ کر دیا جاتا تو پھر آپ سے چھپایا ہی کیا جاتا اور حضور انصاف تو کرین جب جناب ملکہ صاحب نے بڑے سرکار کو صاف جواب ہی دیدیا تھا اور آپ کے ملنے کی بظاہر اِن کو اُمید ہی نہین باقی تھی تو پھر ایسی حالت مین جون کی خیر منانے کے لئے بجز اسکے کہ اِن کا دل آپ کی طرف سے اور آپ کا اُنکی طرف سے بُرا کیا جائے اور کیا مناسب تھا ؟"

جان :- میکسمس جب بھی رہو معلوم ہو گیا - شاباش - یون ہی حق دوستی ادا کیا جاتا ہے یہی چاہیئے تھا - خدا سمجھے ظالم کو جسطرح دھوکا دے کر ہمارا دل دکھایا ہے"

گو یہ غصّے کے بھرے ہوئے جملے اسوقت جان نے اپنے دل ہی دل مین کہے تھے - مگر اِس تذکرے نے اس کی نازک طبیعت کو بے مزہ کر کے غصّہ مین ایسا بیقابو کر دیا تھا کہ آخری جملہ کا کچھ حصّہ کسی قدر بلند آواز سے نکل ہی گیا اور اسی کے ساتھ وہ خاموش بھی ہو رہا - گویا اسکا دل اسوقت کسی سے بات کرنے کو نہین چاہتا تھا - اسکا چہرہ سُرخ سُرخ تھا اسکے ابرو پر بیطرح بل پڑے ہوئے تھے - اور سر کچھ ایسا جھکا لیا تھا کہ اسوقت آنکھ اوٹھا کر اُس چہرے کی طرف بھی نہین دیکھتا تھا جسکا پیارا پیارا گلابی رنگ بھولا بھولا نقشہ ایسی وقت اس کی نظر کو اپنے پاس سے ہٹنے ہی نہین دیتا تھا"

میکسمس کی یہ کارروائیان سُنکر ہنوریا کی نازک مزاج مین بھی اسی طرح کی برہمی پیدا ہو گئی تھی کس طرح ہوا کے جھونکون سے اس کی زلفین بگڑ بگڑ کر پریشان ہو رہی تھین اور زلفون کے بگڑنے سے ہمارے دوست کا دل لیکن پھر بھی وہ بہت خوش تھی - اسکے چہرے پر انتہائی درجہ کی مسرت کی جھلکیان اتراتی ہوئی نظر آتی تھین - اسکے نازک نازک ہونٹون پر تبسّم کی کیفیت نمایان تھی اور وہ دل ہی دل مین خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہی تھی کہ جان کی محبت

اور وفاداری کے بڑی قدر کے ساتھ مزے سے رہی تھی۔ وہ اسوقت اپنے جان دادہ عاشق کی خشمگین صورت اور میکسمس کا اندوہگین چہرہ نہ دیکھ سکی اور میکسمس کی آنکھون سے نکلتے ہوئے اشک ندامت نے بہی بہت سفارش کی۔ جسکی وجہ سے اسنے مجبور ہوکر اسوقت کے پہیلے ہوئے سکوت کو اس طرح رفع کیا " پیارے جان۔ اوہ (دانت سے زبان داب کر) تو یہ مجکو کیا ہو گیا ہے۔ مین ایسی کیون بیحیا ہوئی جاتی ہون ہاے یہ محبت مجکو کیون جامہ انسانیت سے خارج کئے دیتی ہے۔ ایسے الفاظ میری زبان سے کیون نکلجاتے ہین "

جان " (چونک کر بہت محبت کے لہجے مین) پیاری شاہزادی کیا؟ کیا تم اپنے دل کی طرح اپنی زبان کو بھی سخت بنانا چاہتی ہو۔ تمہارے پاس کوئی تو میرا طرفدار رہنا چاہیئے " ہنوز یا۔ نہین۔ یہ دل تو ابتداہی سے تمہارا طرفدار تھا۔ خواہ سخت تہا یا نرم مگر ابتو مین دیکھتی ہون میری حیا اور میری زبان بہی دونون تمہاری ہی طرفداری پر تلے ہوئے ہین خیر یہ کسی کی کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ ہان مین یہ کہتی تہی کہ آپ کو گزشتہ اور اتفاقی باتون پر ملال نہین کرنا چاہیئے۔ آپ کو اسوقت میری خوشی مین شرکت کرنی چاہیئے آپکے سر کی قسم۔ بڑی خیر ہوگئی ورنہ اسوقت اگر بجاے میکسمس کے آپ میرے خطاوار نکلتے تو ضرور مجکو اپنا خون شدہ دل ہاتھ مین لئے اسوقت رنج اور غم کے اس انتہائی درجہ پر بہت خوشی کے ساتھ جانا پڑتا جہان سے یا تو اپنی جان دینے کے لئے مین خود ہی گر پڑتی یا جہنجھلا کر بلا سے اس دل ہی کو پہینکدیتی۔ ہاے مجکو تو کسیطرح یہ یقین ہی نہین آتا تہا اور مین کہتی تہی کہ میری اس محبت نے جو تمہارے دل مین ہے کس طرح اس شرکت کو جایز رکہا۔ بیشک میکسمس نے برا کیا کہ دوست بنکر مجکو اور تمکو اسطرح دہوکا دیا۔ مگر واقعی یہ بات ہے کہ یہ اس مین مجبور تھے اور انکا عذر ضرور اس قابل ہے کہ مان لیا جاے یہ آپ کے سچے خیرخواہ ہین اور اونہون نے آپ کے ساتھ بہت رفاقت کی ہے۔ مجکو ان کی وہ جانفشانیان خوب یاد ہین (ٹھنڈی سانس لیکر) جب مین قسطنطنیہ مین تہی اور یہ حیران پریشان آپکو ڈہونڈتے ہوئے پہونچے تھے "

میکسمس " (آنکھ سے آنسو پونچھ کر) ہان حضور خدا آپ کو سلامت رکھے۔ لے آپ ہی منصفی کیجیئے گا۔ مینے تو ان کے لئے اپنی جان تک وقف کردی۔ اہ ان کی یہ

کیفیت ہے کہ ذرا سی بات مین ایسے خفا ہو جاتے ہین کہ بس خدا کی پناہ (پیچھے مڑ کر) دیلی اِتنے تو میری حالت قسطنطنیہ مین اچھی طرح دیکھی تھی - اب سامنے آکر کیون نہین بیان کرتی ہو "

دیلی "مجکو بیچ بات کے کہنے مین کیا عُذر ہے - بیشک اس معاملے مین جو کچہ آپ نے کیا وہ آپ ہی کا حصّہ تہا اور اگر آپ اسقدر جانفشانی نہ کرتے تو کبھی شاہزادی صاحب کی آپ کو خبر بھی نہ ملتی - مگر ساری عمر مین اگر دہو کا کھایا ہے تو یہ آپ سے کیسا بھیس بدلا - کیسی چالاکی کی - اُفوہ "

میکسمس "مگر کیا اِن کے نزدیک کچھ بھی نہین "

جان (مسکراکر) آخر اِن شہادتون سے مطلب - آپ چاہتے کیا ہین ؟ آپ کی تعریف کرون - شکریہ ادا کیا جاے "

ہنوریا "نہین اور کچھ نہین - بس اب آپ اِن کی خطا معاف کر دیجئے "

جان - یا اللہ تو یہ آپ مجھسے کیا فرماتی ہین - اصل مین تو یہ خطاوار آپ کے ہین بڑا صدمہ تو انہون نے آپ کے نازک دل کو پہونچایا ہے - آپ معاف کیجئے مین تو سب پہلے ہی سُن چکا ہون "

ہنوریا "اچھا مین نے معاف کیا آپ بھی معاف کر دین "

جان "مگر شاہزادی صاحب اسقدر خیال رہے - ابھی انہون نے آپ پر ایک فقرہ چُست کیا تہا جبسے اِن کی ساری قلعی اسوقت کُھل گئی - اور آپ کے کیسقدر خلاف مزاج بھی ہوا تھا اور پہر آپ ہی اِن کی سفارش کرتی ہین "

ہنوریا - ہان مین بھول ہی گئی مگر خیر اب ان کی خاطر سے معاف کئے دیتی ہون آپ بھی معاف کیجئے "

جان "اِن کی خطا تو ایسی نہ تھی مگر خیر آپ کی خاطر سے مین بھی معاف کرتا ہون (میکسمس سے) اب خوش ہوئے ؟ "

میکسمس "جی ہان حضور - آپ دونون صاحبون کو روح القدس ہمیشہ خوش وخرم رکھے - خوش کیون نہ ہوتا - بندہ کی غرض سے "

ہنوریا "ہان میکسمس یہ تو بتلاؤ وہ جو مین نے تمکو دیلی کے ہاتھ قسطنطنیہ مین انعام

بہیجا تہا وہ تمنے کیا کیا؟"

میکسمس "حضور سے پوچھ لیجئے (جان کی طرف اشارہ کرکے) آپ ہی کو دیدیا تھا"

جان (تعجب کے لہجے مین) کیا! کیا دیا تھا؟"

میکسمس "وہی حضور - یاقوت کا نگینہ - نا - جو ایک کپڑے کی گرہ مین بندہا ہوا تھا"

جان "ہان بیشک وہ انھون نے مجکو دیا تہا - مگر پیاری شاہزادی وہ جُملہ آپ نے کس چیز سے لکھا تہا؟"

ہنوریا "ٹھنڈی سانس لیکر) وہان کیا چیز تھی جس سے مین لکھتی - قمیص پہاڑ کر اپنے خون سے لکھا تہا - اور میری حالت کے اعتبار سے بہی یہی مناسب تھا"

جان "بیشک بیشک میرا خیال صحیح تہا - دل کو دل سے راہ ہوتی ہے - کیون میکسمس مین کہتا تہا کہ نہین - آہ پیاری شاہزادی مین یہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا - تعویذ کی طرح ابتک وہ میرے بازو پر بندہا ہوا ہے مین اطمینان سے بیٹھ کر جب کپڑے اُتار دونگا تو تم کو دکہا دونگا - اِسکو مین نے اپنی جان کی طرح رکہا ہے - مگر تمکو ایسا نہین کرنا چاہئیے تہا آہ مین وہ تمہارے خون کی تحریر دیکھ کر بہت رویا اور او نہین آنسوؤن سے جو کسی قدر اسکے ہمرنگ بھی ستھے"

ہنوریا "ہاے مین کیا کہون - جب میکسمس کے ذریعے سے مجکو یہ معلوم ہوا کہ تمنے میرے لئے ریونا کو چھوڑا ہے اور پھر تمہارا کہین پتہ نہین اوسوقت میرا کیا حال ہوگیا! آہ ایک تو اپنی ذلت اور رُسوائی کا غم - تمہاری جدائی کا جانکاہ صدمہ اور قیدکی مجبوری مجکو یوہین پہلے سے آٹھ آٹھ آنسو رُلوا رہی تھی اوسپر یہ اور دوسرا صدمہ - بس اصل یہ ہے کہ مین ہی ایسی سخت جان اور بیحیا زندگی کی عورت تھی جو قسطنطنیہ سے زندہ پھر آئی"

ولی "معاذاللہ - خدا کی پناہ - روح القدس کسی دشمن کو بھی وہ دن ندکہاسے ہاے وہ کمبخت رات مجکو کبہی نہ بہولے گی جس مین حضور قسطنطنیہ پہونچین تہین - اور دشمنون نے گلے مین پہانسی کا پہندا لگایا تھا - اُف (کانپ کر) خیال کرنے سے اسوقت بھی کلیجا منہ کو آیا جاتا ہے"

جان "اُف - اُف - پیاری شاہزادی تُم نے تو غضب ہی کر دیا تہا - مجکو کہین بکار کھا ہی نتھا - ہاے تمکو یہ بھی اُسوقت خیال نہ آیا کہ تمہارا جان دادہ عاشق کیا کریگا"

ہنوریا:۔ "آہ تمہاری ہی تو ایک ایسا خیال تھا جسنے اسوقت میرے ارادے کو بہت دیر تک روکا لیکن جو الزام مجھپر رکھا گیا تھا جو جھوٹی تہمت مجھپر لگائی گئی تھی وہ کسی طرح ایسی نہ تھی کہ مین زندہ رہ کر تم کو اپنا مُنہ دکھاتی۔ آہ کیا کرون وہ بھی نہ ہوا۔ مگر پھر بھی پیارے جان میری تم کو بھولی نہ تھی۔ خدا گواہ ہے گلے مین پھانسی کا پھندا لگا ہوا تھا لیکن تمہاری یاد میرے دل مین تھی اور آنے والے دم کیطرح تمہارا نام میری زبان سے نکل رہا تھا"

جان:۔ "ہا ہا۔ افسوس صد افسوس۔ نہین۔ شکر۔ شکر خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اُسنے تمہاری جان بچائی۔ اور اسی کے ساتھ جان کی جان بھی۔ بڑی خیر ہو گئی۔ ہائے پیاری شاہزادی جس وقت بالٹک نے یہ پھانسی لگانے کا واقعہ قسطنطنیہ سے واپس آکر بیان کیا ہے کیا بتاؤن کہ اوسوقت میرے دل کی کیا حالت تھی اور کس طرح سے وہ رات مین نے بسر کی تھی! صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مین نے یہان سے نکل کر تنہا قسطنطنیہ کا راستہ لیا۔ مگر مقدر ایسا کہان تھا۔ راہ مین ابّا جان کو السٹیس کی فوج مین بیطرح پھنسا ہوا دیکھ کر مجبوری اُون کی جان بچانے کے لئے مجکو لڑنا پڑا اس کے بعد ابّا جان کی علالت اُن کا انتقال اور اُن کے انتقال کے بعد میری سخت علالت یہ سب وہ باتین تھین جنھون نے ہمیشہ آپ سے شرمندہ اور محجوب رکھنے کے لئے کسی طرح مجکو رَیونا سے باہر نہین نکلنے دیا"

یہ گزشتہ باتین بڑے لطف کے ساتھ ہو رہی تھین سب بڑا باندھے ہوئے جا رہے تھے آفتاب پیاری ہنوریا کے روشن چہرہ کو دیکھ دیکھ کر غیرت کے مارے ایلپس کی اونچی اونچی چوٹیون کی آڑ مین اپنا مُنہ چھپا رہا تھا جا بجا سے کرنین چھپی ہوئی نظرون کی طرح نکل رہی تھین اور شام کا وقت قریب آتا دیکھ کر یہ سب کسی قدر تیز چلنے مین اس لئے کوشش کر رہی ہے کہ رہی سہی مسافت جلد طے کر کے آج کی رات کسی قدر اطمینان کے ساتھ کوہ ایلپس کے دامن مین بسر کرین کہ پشت کی جانب سے یکبیک بہت تیز آنے والے گھوڑے کی ٹاپ کی آواز اِن کے کان مین آئی اور یہ مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے پیچھے میدان مین گرد و غبار چھایا ہوا تھا اور اس تجلد مین باڈی گارڈ کا وہ رسالہ اسوقت کہین نظر نہین آتا تھا جو ابھی تھوڑے فاصلے سے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا۔ ہان البتہ ہمین کا ایک

سوار اپنا گھوڑا خیز کئے ہوئے اسطرف چلا آتا ہے اور اب ایسا خیال ہو سکتا ہی کہ یہ ابھی آنی والی آواز شاید اسی آنیوالے سوار کے گھوڑے کی ٹاپون کی تھی۔ لیکن یہ سوار کچھ اس گھبراہٹ سے اسوقت ادہر آرہا ہے کہ جسکے دیکھنے سے طبیعت کو بہت اُلجھن ہوتی ہے اور طرح طرح کے بُرے خیالات سناٹا پیدا کرتے ہوئے دل مین آتے ہین۔ اب یہ سب بھی اسکو اسی کیفیت کے ساتھ آتے دیکھکر پریشان ہوگئے ہین اور کچھ انتہائی درجے کے اضطراب مین سب اپنے اپنے گھوڑے روک کر اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے اس آنے والے سوار کیطرف دیکھ رہے ہین۔

تیسرا باب

الٰہی توبہ

عادت نجائے گرچہ قیامت ہی کیون نہ آئے
ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اُٹھائیے

وہی دن ہے۔ وہی وقت اور وہی خلیج جنیوا کا پر فضا میدان جو ابھی آپ کے پیش نظر تھا آلپس کی چوٹیون سے بیچ بچا کر مغرب کیطرف سے آنے والی کرنین ان درختون کے ہری ہری پتیون پر گر رہی ہین جو حکیم مطلق کی قدرت سے اپنی نایَن کی سخت اور پتھریلی زمین سے نکل نکل کر اس وقت کی چلتی ہوئی ہوائین جھوم رہے ہین اور اس زرد زرد دہوپ مین انکی ہری ہری پتیون کا گہرا کاہی رنگ ہلکا ہو ہو کر بالکل دہانی رہ گیا ہے۔ کوہ اپی نایَن کا سلسلہ مغرب کی طرف سے آکر جنوباً شمالاً پہیلتا چلا گیا ہے اور اس کی اُس شرقی گھاٹی پر جسنے بیچ مین کچھ راہ چھوڑ کر اس طرف سے آنے والون کو اسطرف آنے کی اجازت دی ہی کچھ مختصر فوج نظر آتی ہے جن کا فوجی لباس اپنی بعض بعض خصوصیات کی وجہ سے بتا رہا ہے کہ یہ سوار ایطالیہ کی فوج کے ہین اور پسینہ مین نہائے ہانپتے ہوئے اِن کے گھوڑے جنکے مُنہ سے کف بھی جاری ہے اپنی زبانین مُنہ سے نکالے ہوئے بتا رہے ہین کہ یہ ابھی ابھی بہت دور کا دہاوا مارے ہوئے کہین سے چلے آتے ہین۔ اسی پہاڑ کی غربی گھاٹی پر یہان کے سوار اپنا پرا جمائے ہوئے ہین اور تقریباً نصف میل کے فاصلے سے جنوب کیطرف ہٹے ہوئے جان۔ ہنوریا۔ میکسمس۔ یا لک اور دیلی اسپنے اپنے گھوڑون کی زین پر اسطرح

چُپ بیٹھے ہوئے ہین کہ گویا وہ چیز ہی ان مین نہین ہے جس سے جاندار شئے کو حس اور حرکت ہوتی ہے آن کے چہرہ پر انتہائی درجہ کی گھبراہٹ اور وحشت برس رہی ہے اور ایک سوار اپنی جھکی ہوئی گردن اوٹھا کر اسطرح کہہ رہا ہے "حضور عالی یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ مطمئن ہو کر اسطرح کسی بات پر غور کرین - یا انتشار اور فکر ہی مین اس موقع کو ہاتھ سے دیدین جو گو اب بھی کچھ نہین ہے مگر خیر پھر کچھ ہے - جو کرنا ہے کیجئے لڑائی اب ضرور چھڑ گئی ہو گی"

ہنوریا - (گھبراہٹ کے لہجے مین) ہائے پھر اب کیا ہو گا ؟ اُف "

جان " کچھ نہین اندیشہ کس بات کا یہ تو ظاہر ہے کہ یہ آسمان ہمارا جانی دشمن ہے - اسنے ستاتے ستاتے خاک مین ہمین ملا دیا ہے مگر خدا غارت کرے کمبخت کو - ابتک ظالم کی چھیڑ نہین جاتی ہے - وہی خلش اور وہی آئے دن کے نت نئے صدمے کسی طرح دم بھر چین اور آرام سے نہین دیکھ سکتا (سوار سے مخاطب ہو کر) تمنے خوب دیکھ لیا ہے ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور ہمارے ہی تعاقب مین آئی ہے ؟ "

وہی سوار " جی ہان حضور ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور آئی بھی یقیناً وہ ہماری ہی فکر مین ہے - اُن لوگون نے ہمکو چور کے لقب سے پکارا اور یہ کہا " اب کہان بھاگ کر جاتے ہو "

جان - اور ان کی جماعت کسقدر ہو گی "

وہی سوار " حضور جماعت تو ایسی کچھ زیادہ نہین ہے - مگر پھر بھی وہ لوگ ہم سے زیادہ ہین - یہی تخمیناً سو ڈیڑھ سو سوار ہونگے "

جان - اُنھ کوئی ہرج کی بات نہین - آپ کچھ غم نہ کیجئے جان مین جب تک جان ہے اُسوقت تک کسی کی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھ اوٹھا کر بھی دیکھے - آنکھین نکال لون خدا کی قسم خون پی لون "

ہنوریا " اسے ہے مجکو اپنا خیال نہین ہے - ایک مین کمبخت نہ رہی نسہی - خدا تمکو سلامت رکھے - خیال تو تمہاری جان کا ہے - خدانخواستہ اگر دشمن کسی بلا مین پھنس گئے تو پھر ہائے مین کیا کرون گی "

جان " پیاری شاہزادی کیا کہتی ہو - خدا تمکو صحیح و سلامت رکھے مین تو تم پر صدقے ہونے

کے لیئے پیدا ہی ہوا ہون ایک دن ایسا ہو بھی جاے گا۔ مگر پیاری شاہزادی اب آپکو ایک کام کرنا چاہیئے۔ وہ سامنے آلپس کا پہاڑ نظر آتا ہے آپ اب وہان جاکر ٹھہرین یہان آپکا رہنا اچھا نہین۔ میکسمس تم انکے ساتھ جاؤ۔"

ہنوریا۔(بات کاٹ کر) کیا مین جاؤن! یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا۔ جہان اپ جائینگے سایہ کی طرح مین ساتھ جاؤن گی۔ جو آپ کا حال ہوگا وہی میرا بھی۔"

جان "نہین! پیاری شاہزادی یہ کیا غضب ہے۔ کہان آپ اور کہان میدان کارزار! آپ خیال تو فرمائین معرکۂ جنگ مین آپ کی موجودگی۔ علاوہ اسکے کہ دشمنون کے ارادے اور خواہش کو اور تیز کرے خود میرے ساتھ کیا سلوک کر جائیگی ہ میرا خیال بالکل آپ ہی کی طرف رہیگا۔ ہر وقت یہی فکر رہیگی کہ خدانخواستہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ پر حملہ کر بیٹھے میری ساری ہمت اسی مین صرف ہو جاے گی اور مجکو اس امر کا مطلق موقع نہین ملے گا کہ مین اپنی تلوار اپنے دشمنون کے خون مین تر کر دون۔"

ہنوریا۔ بھئی خدا کے لئے تم مجکو اس امر کے کرنے پر مجبور نہ کرو جو مجھسے نہین ہو سکتا۔ یہ تو مجھسے نہ ہوگا کہ تمکو تنہا چھوڑ دون۔ کبھی نہین کسیطرح نہین۔ ہرگز نہین ہوگا۔"

میکسمس۔ تو آخر یہ جھگڑا کیون ہے۔ آپ (جان سے) شاہزادی صاحب کے ساتھ ساتھ رہین مین جاکر دشمنون سے مقابلہ کرتا ہون۔"

ہنوریا "ہان۔ ہان۔ بس یہ اچھی بات ہے۔ میرے میکسمس انکے عوض تم ہی چلے جاؤ۔"

ہنوریا کے اس جملے کے ختم ہوتے ہی میکسمس نے اپنے گھوڑے کا رُخ دشمنون کی طرف پھیرا اور ایڑ دیکر وہ گھوڑے کو بڑہایا ہے چاہتا تہا کہ جان نے کہا وہ ٹھہرو ٹھہرو پیاری شاہزادی اُن کا جانا اسوقت مناسب نہین۔ گو یہ مجھ سے بھی اچھی طرح دشمنون سے لڑین گے مگر آپ سمجھ تو لین میرے سوارون کو اِن کے جانے سے ویسی ہی قوت ہو سکتی ہے جسطرح کہ میرے جانے سے ؟ ہرگز نہین۔ وہ بیچارے بہت تھکے ہوئے ہین اُن کی تعداد بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہین ہے اسپر میرا نہونا اور بھی اُن کے دل کو تھوڑا کردے گا۔ اور اگر مین یونہی جاکر فقط کھڑا ہی ہو جاؤن گا تو اُنکے حوصلے ترقی کر جائینگے اُن کا دل بڑہجاے گا اور پھر وہ بڑی بہادری کے ساتھ اپنے دشمنون کا مقابلہ کرین گے اور کہین ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال او بہارا و بہار کر جو جوش لعد رو لولہ جہان کے دل مین

پیدا کردے وہ میگسمس کے دل مین پیدا کردے پیاری شاہزادی دیکھو یہ وقت ضد کا نہین ہے جس قدر دیر وہان میرے پہونچنے مین ہوتی جاتی ہے اوسیقدر سمجھ لو کہ دشمنون کے ہاتھ سے بچنے کی اُمید بھی کم ہوتی جاتی ہے دیکھو مین ہاتھ جوڑ کر کہتا ہون خدا کے لئے میرا کہا مان لو"

اسوقت ہنوریا کا چہرہ انتہائی درجہ کا غمگین تھا اور اسی چھائی ہوئی تھی اور اُسوقت کے ہونے والے غم نے مُنہ لگا کر اُس خون کو بالکل چوس لیا تھا جس مین چار روز کی اتفاقی خوشی نے مہمان بنکر ارمان اور تمناؤن کے لئے سُرخ سُرخ ذرے پیدا کر دیئے تھے۔ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے اور گو وہ پلکون کے زور سے اُن کو روکنا چاہتی تھی مگر تنکے کے زور سے دریا کہین رُکتا ہے۔ آنسو بے اختیار نکلے پڑتے تھے۔ اور اُن رُخسارون پر جن پر گرد و غبار کی ایک ہلکی تہ جمی ہوئی تھی جدول کشی کرتے ہوئے دامن پر ٹپک رہے تھے گو جان کا خیال اسوقت موقع اور ضرورت کے اعتبار سے اپنے دشمنون ہی کی طرف بالکل لگا ہوا تھا مگر معلوم نہین ان آنکھون مین کیا بات ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہی کر لیتی ہین آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ کسی کی محبت بھری آنکھین دل کو بےچین ہی کر گئی ہون گی اور بھری ہوئی نظر سے دل ہٹ ہی گیا ہوگا۔ دُکھتی ہوئی لال لال آنکھین دیکھنے والون کی آنکھونکو بیمار ہی کرکے چھوڑتی ہین اور اگر اتفاق سے ایسا نہین ہوتا ہے تو آنکھون مین آنسو تو ضرور ہی بھر آتے ہین مسمریزم کے عمل مین آنکھ ملاتے ہی معمول بیہوش ہو جاتا ہے بیشک آنکھون مین کہربائی قوت ہے مقناطیسی طاقت ہے۔ ہنوریا کا یہ حال دیکھ کر جان سے بھی ضبط نہ ہوسکا اور وہ جسمی قوتین اور شجاعت کے ولولے جو اسوقت اسکے سارے جسم مین پھیلے ہوئے تھے۔ جسم کی پیدار اور دشوار گذر گاہین چھوڑ کر سیدھی آنکھون کی راہ ہو لئے اور آنکھون مین آتے ہی اِس کو ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھکر بے اختیار آنسو بن بن کر نکلنے لگے۔ پھر کچھ لڑائی کا خیال آگیا اور اپنی بھرائی ہوئی آواز مین اسطرح اِسنے کہا!!

آہ پیاری شاہزادی یہ کیا کرتی ہو خدا کے لئے نہ رو۔ تمھاری آنکھون سے آنسو نکلتے دیکھکر میرا کلیجہ سینہ سے نکلا آتا ہے میری ہمت پست ہوئی جاتی ہے۔ میرے حوصلے سُست ہوئے جاتے ہین۔ آہ تم مجکو بزدل کئے دیتی ہو بالکل بزدل۔ خدا طبیعت کو سنبھالو اور مجکو جانے کی اجازت دو۔ مرنے کے لئے نہین اپنی اور تمھاری تمناؤن کی جان بچانے

کے لئے"

ہنوریا اب چپ تھی اسکی گردن جھکی ہوئی تھی آنکھیں اپنا کام کر رہی تھیں اور اسوقت کا اس کا ٹھیرا ہوا سکوت اپنی زبانِ حال سے بتا رہا تھا کہ شاید اب اسنے اپنی عاشق کی درخواست کو مجبوری قبول تو کر لیا تھا مگر کہنے کے لئے اُس کی زبان اُسکا دل اب بھی راضی نہ تھا جان نے پھر کہا "پیاری شاہزادی بہتر ہوتا کہ اس سے قبل کہ مین میدان کارزار کی طرف جاؤن آپ میرے سامنے ہی آلپس کی طرف روانہ ہو جائین تاکہ مین آپ کی طرف سے مطمئن ہو کر اپنے باڈی گارڈ کے سوارون کی جا کر مدد کرون"

ہنوریا۔ (بھرائی ہوئی آواز مین) بہتر۔ اب مین کچھ نہ کہون گی جو آپ کی مرضی۔ مین آلپس کے دامن مین پہونچکر آپ کا انتظار کرتی ہون مگر میکسمس اور بالٹک کو آپ اپنے ساتھ لیتے جائیے ویلی فقط میری ہمرہی کے لئے کافی ہے"

جان وہ نہین ایسے موقع پر تمہارا تنہا رہنا مناسب نہین میکسمس اور بالٹک کو تمہاری محافظت کے لئے ساتھ ساتھ ضرور جانا چاہیئے میکسمس دیکھو خبردار۔ بہت ہوشیاری کے ساتھ انکی حفاظت کرنا (ہنوریا سے مخاطب ہو کر) پیاری شاہزادی۔ جاؤ خدا حافظ"

ہنوریا نے دل کی افسردگی سے گردن جھکالی اور پھر خود ہی سر اوٹھا کر ایک حسرت بھری نظر سے جان کو دیکھا اور روتی ہوئی آلپس کی طرف چلدی"

اب یہ سب آلپس کی طرف جا رہے ہین مگر ہنوریا مڑ مڑ کر اپنے اُسی عاشق کو دیکھتی جاتی ہے جو ابتک چپ ستاٹے مین کھڑا اسی کی طرف دیکھ رہا ہے جب ہنوریا تھوڑی دور نکلگئی تو جان نے بھی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور چشم زدن مین وہ اپنے اُسی باڈی گارڈ کے رسالہ کا پشت پناہ بنا ہوا معرکہ جنگ مین موجود تھا جو اُسوقت بڑے استقلال کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہا تھا اسکے سوار اپنی کمی تعداد کی وجہ سے کسیقدر پسپا ہو کر پہاڑ کیطرف ہٹ آئے تھے اور اس سبب سے ایطالیہ کی فوج کو اب اسقدر موقع مل گیا تھا کہ وہ اپنی کمین گی گھاٹی سے نکل کر کھلے میدان مین خوب کھل کر لڑین۔ یہ فوج اُسی فوج مین سے تھی جو جان کے تعاقب کے لئے اُسی دن اٹلی سے چلی تھی جسدن ہمارا دوست اٹلی سے چلتا ہوا تھا۔ اٹیلس کے حکم سے اُس فوج کے بہت حصے ہوگئے تھے اور ہر ایک حصہ کے متعدد گروہ جو شہر شہر اور گاؤن گاؤن جان کی تلاش کرتے

ہوئے بھرے رہتے تھے یہ لوگ براہ راست چونکہ اسی طرف کو آرہے تھے اور اتفاق سے آج صبح اِن کو راہ مین کسی ذریعہ سے جان کے اسطرف آنے کا حال بھی معلوم ہوگیا تھا اس وجہ سے انہون نے جان کے تعاقب کے لئے آج اپنی پوری کوشش صرف کردی اور بالآخر دن بھر کی جانفشانی کے بعد اسوقت وہ اپنی کوشش پر اسقدر کامیاب بھی ہوئے کہ یہانتک پہونچ گئے لیکن قطع راہ کرتے کرتے یہ اور اِنکے گھوڑے چونکہ بالکل شل ہوگئے تھے طاقتین پست ہوگئی تہین اسوجہ سے اسوقت اُن سے اُس بہادری سے لڑتے نہین بنتا تہا جس مستعدی کے ساتھ وہ یہان تک آئے تھے۔ لیکن تہ وجہ ایک انہین کے لئے نہ تہی بلکہ اسطرف کے سوار بھی انہین کی طرح تہکے ہوئے تھے ہان فرق اس قدر تہا کہ اُدہر فوج کی تعداد زیادہ تہی اور اِدہر جوش بہت بڑہا ہوا تہا۔ اسی بنا پر تہوڑی دیر تک تو خوب برابر کی لڑائی ہوتی رہی پہلے تیر چلے پھر تلوارین۔ پہلے ایک ایک کر تارہا اور پہر جنگ مغلوبہ کی ٹہہر گئی۔ تلوارین اپنی کاٹ کا جوہر دکھانے لگین اور ہاتھ اپنی صفائی۔ سر قلم ہو ہو کر گر رہے تھے۔ پانی کیطرح خون بہ رہا تھا اور بے سر نعشین جانہ زین چھوڑ چھوڑ کر نیچے زمین پر پڑی تڑپ رہی تہین۔ گھوڑے تلوارین لگا لگا کر اپنے سوار کو گراتے اور روندتے بہاگ رہے تھے آفتاب غروب ہورہا تہا اور خون مین بے سر نعشون کے تڑپنے کا جہلملاتا ہوا عکس زمین سے اُٹھ اُٹھ کر سُرخ سُرخ شفق بنا ہوا آسمان کے مغربی گوشہ مین نمایان تہا گو اسوقت آسمان کی نیلی نیلی سطح پر مشرق کی طرف سے شام کی سیاہی دوڑتی آتے دیکھ کر عام طور سے لڑنے والے بہادرون کی رگون مین شجاعت کا خون دوڑ رہا تھا اور دونون طرف اس امر کی کوشش ہورہی تہی کہ شام ہونے تک دن کے ساتھ ہماری لڑائی کا بھی خاتمہ ہوجاے مگر سب سے زیادہ قابل دید ہمارے بہادر دوست کی لڑائی تہی۔

ہنوریا کی محبت اور اُسکی دم بھر کی وہ جدائی اسپر بہت شاق تہی جو رہ رہکر اسکو اس امر پر ابہار رہی تہی کہ جس قدر جلد ہوسکے دشمنون سے فرصت کرکے پیاری محبوبہ سے جا ملون اِسنے اوسوقت دشمنون کی صفین اولٹ دی تہین اور جس طرف جھکجاتا تہا چار پانچ کی جان ہی لے کر رسید ہا ہوتا تھا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب اصل مالک کی توجہ کسی کام کیطرف زیادہ دیکھی جاتی ہی تو اُسکے

نوکر جاکر بہی اُس کام مین اپنی پوری ہمت صرف کردیتے ہین - جان کو اسطرح لڑتے دیکھ کر اسکی باڈی گارڈ کا رسالہ بڑی سرفروشی کے ساتھ اُسوقت لڑ رہا تہا اور اٹلی والونکو بجاے اسکے کہ وہ اُس کام کو پورا کرین جسکے لئے اُنھون نے اسقدر دور دراز راہ کو اس جلدی کے ساتھ طے کیا ہے اُسوقت اونکو اپنی جان بچانی بہی مشکل پڑگئی تھی تہوڑی ہی دیر مین اس طرف کے سُست لڑنے والون نے مجبوری کے ساتھ اپنی جان دیدیکر اُس زیادتی کو کم کردیا جو کثرت تعداد کی وجہ سے اونکو ابتک جان کے سوارون پر حاصل تھی اب کیا تھا برابر کا مقابلہ تھا -

لیکن جن سے کثرت کی حالت مین کچھ نہ ہوسکا تھا - وہ اب کیا کرسکتے تھے - تھوڑی ہی دیر مین اٹلی والون کے قدم اوکھڑ گئے اور جسنے جسطرف موقع پایا اپنی جان لیکر بہاگ نکلا اور خدا کے فضل سے یہ پہلی فتح ہمارے دوست کو نصیب ہوئی - گو شام کی ساعت لساعت ترقی کرتی جانے والی تاریکی اور اپالناین کے ڈر سے ان بہاگے ہوؤن کی جان بچانے کے لئے بہت کوشش کر رہے تھے مگر ہمارے شیردل دوست اور اسکے ساتھ اسکے سوارون کا بڑہا ہوا جوش ایسا نہ تھا کہ اسکو کوئی مجبوری روک سکتی - انہون نے ڈہونڈ ڈہونڈ کر چُن چُن کر جہان جسکو پایا جان سے مارا اور شاید اُن مین سے دو ہی چار ایسے ہون گے جو کسیطرح بہاگ کر اپنی جان بچا لے گئے ہون ورنہ جان کے ساتھیونکا تو یہی خیال تھا کہ اُن مین سے ایک بہی زندہ نہین بچا -

رات اب تخمیناً تین چار گھڑی آگئی ہے سنّاٹا چارون طرف پہیلا ہوا ہے اور چونکہ قمری مہینے کی آٹھوین نوین رات ہے ماہتاب کو آج ابتک بزم فلک مین بیحجاب آنے کی اجازت نہین دی ہے اسوجہ سے زمین سے آسمان تک اندہیرا چہایا ہوا ہے - تارے آسمان پر البتہ موجود ہین لیکن خلیج جنیوا سے پانی کے اُٹھنے والے ٹھنڈے ٹھنڈے بخارات نے یہان کی ہوا کو اس قدر غلیظ کردیا ہے کہ دہوین کی طرح وہ فضاے آسمانی مین بھری ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے تارون کی روشنی زمین تک پہونچنے نہین پاتی - ہمارے دوست کو چونکہ اپنی پیاری محبوبہ سے چھُوٹے ہوئے اب بہت دیر ہوگئی ہے اسوجہ سے اسکا دل اسکے سینے مین بہت بیقرار ہے اور وہ اپنے رہے سہے ہمراہیون کو ساتھ لئے کو والپس کی طرف جا رہا ہے -

چوتھا باب

یہ غضب تو نہین دیکھا جاتا

ای آہ اک فلک کو جلایا تو کیا کیا

ایسے ہزار ہر سرکین اور بھی تو ہین

صبح ہے اور گو صبح ہی اُسی بہات کی ہے جسمین دشمنون نے ہمارے دوست جان کو خلیج جینوا کے میدان مین گھیرا تھا اور خدا کے فضل سے فتح اسی کی ہوئی تھی۔ مگر آج کی صبح کچھ عجیب طرح کی بھیانک صبح ہے نسیم سحر کچھ گھبرائی ہوئی سی پھرتی ہے۔ رات کی سینریان کسی کی پھری ہوئی نظر۔ بدلی ہوئی چتون یا زمانے کے رنگ کیطرح بالکل بدلی ہوئی ہین نہ رات کی وہ نیندون کا زور ہے۔ نہ آسمان پر تارے ہین نہ زمین پر چاندنی۔ کچھ ہلکی ہلکی سی دھندلی روشنی ہے جو اوداسی کی طرح ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ رات کا رنگ اُسی طرح اُڑا ہوا ہے جس طرح شب صلت کی صبح دیکھکر اُس عاشق کے چہرہ کا رنگ فق ہو جاے جسکو تمام عمر مین وہ ایک ہی رات نصیب ہوئی ہو اور پھر دل کے ارمان دل ہی مین رہ گئے ہون رات کی باتین خواب اور خیال ہو گئی ہین اور نیند آنکھون سے نکل کر کسی فتنۂ خوابیدہ کے جگانے کے لئے نہ معلوم کہان چلی گئی ہے غم نصیب عشاق۔ کے حال زار پر رونے والی رات کی شبنم کے سپید سپید قطرے ابتک سبزے کی ہری ہری پتیون اور پھولون کی پنکھڑیون پر مجتمع ہین اور صبح کی چلنے والی ہوا کی عنایت سے ڈھلک ڈھلک کر اسیطرح گھانس کے سرون سے ٹپک ٹپک کر نیچے گر رہے ہین جسطرح روتی ہوئی آنکھون سے نکلنے والے آنسو پلکون سے ٹپ ٹپ گر رہے ہون۔

خلیج جینوا سے کسی قدر پچھان کی طرف ہم اور ہٹ آئے ہین اور صبح کی خوشگوار اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین کھاتے آلپس کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جا رہے ہین یہ وہی مقام ہے جہان سے فرانس کی سرحد شروع ہو گئی ہے اور اب بحر روم ہماری داہنی طرف موجزن ہے اور داہنے ہاتھ پر آلپس کا جنوبی کنارہ ہے بحر روم کسی ارمان بھرے دل کی طرح بیقراری کے ساتھ لہرین لے رہا ہے اور الپس کہی صدمۂ فراق اُٹھای ہوئے

اور بارِ غم سے دبے ہوئے شخص کی طرح چُپ سکوت مین اپنی جگہ پر کھڑا ہوا
ہے۔ ہر چیز پر اُوداسی چھائی ہوئی ہے اور چارون طرف سناٹا پھیلا ہوا ہے
ہان پہاڑی چڑیان البتہ اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھی ہوئی نواسنجیان کر رہی
ہین مگر وہ بھی کچھ اس ذوق شوق مین کہ اگر ان بیزبانون کی اسوقت کی یہ
صدائین اُن حضرات کے کان مین پہونچ جائین۔ جو خدا کی خدائی مین
اشرف المخلوقات سمجھے جاتے ہین تو یقیناً وہ اپنی اپنی بیفکریون اپنی بھول
اور اپنی غفلت پر بڑے افسوس کے ساتھ خوب ہی روئین۔ یہ آوازین آلپس کی
چٹانون سے ٹکرا ٹکرا کر یہان کے اسوقت کے سناٹے مین ملی ہوئی چارون
طرف پھیل رہی تھین اور اُن درختون پر کچھ عجیب وجد کا عالم تھا جو آلپس
پر اکثر جگہ کھڑے ہوئے حکیم مطلق کی اس قدرت کو ثابت کر رہے تھے
کہ دیکھو پہاڑ سی سخت چیز سے کسطرح ہمکو پیدا کیا۔ کہ ایکبارگی اسطرف
کے بولنے والے طیور اپنی اپنی زبان اپنی اپنی منقارون مین داب کر رہگئے اور
غیر معمولی طور پر دفعتہً یہان بالکل سناٹا ہو گیا اور اُسی سناٹے کے ساتھ
گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کان مین آئی جسکو سُنکر گو کچھ تعجب ہوا مگر اسکے سنتے ہی
وہ حیرت تو ضرور رفع ہو گئی جو اُن چڑیون کے یکبارگی اسطرح چُپ ہو جانے سے
دل مین پیدا ہوئی تھی۔ ابھی دو تین منٹ بھی نہین گزرے تھے کہ مشرق کی
طرف سے ایک سوار نمودار ہوا اور اپنا گھوڑا بہت تیزی کے ساتھ دوڑاتا ہوا
آلپس کے کنارے کنارے مغرب اور شمال کی طرف چلا گیا جس کو کچھ تو
اس وجہ سے ہم پہچان نہ سکے کہ ابھی اچھی طرح روز روشن نہوا تھا اور رات کی
رہی سہی تاریکی کچھ کچھ ابھی باقی تھی اور کچھ اس وجہ سے کہ ہماری نظر سے پیچھے
ہی رہگئی اور اُس کا زرد ون مین بھرا ہوا گھوڑا آگے نکل گیا۔ مگر ہان اسکے
اس قدر تیز جانے اور چارون طرف دیکھتے جانے سے اس قدر ضرور معلوم
ہوتا تھا کہ شاید یہ جانے والا اسوقت کسی بڑے انتشار مین مبتلا تھا۔
اسکے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑی چڑیون کے پھر وہی چہچہے شروع
ہو گئے جو اس سے پہلے تھے۔ طرح طرح کی سریلی آوازین کانون مین آنے

لگین جو کانون کے پردون مین گذرتی ہوئی دل کے ساتھ وہی چھیڑ کرنے لگین جو مضراب سازون کے تار کے ساتھ کرجاتا ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین صبح کی ساعت بساعت ترقی کرنے والی روشنی زیادہ ہوگئی اور وہ سب چیزین اچھی طرح نظر آنے لگین جو اب تک دھندلی دھندلی روشنی مین کچھ یونہین سی کم کم نظر آتی تھین۔ لیکن جسقدر یہ روشنی پھیلتی جاتی ہے اسیقدر اُن دلکش ترانون مین کمی آتی جاتی ہے اور شعاعی کرنون کو آتے دیکھکر وحشی چڑیان اپنے اپنے نشیمنون سے نکل کر فضاے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئین ادہر سے اُدہر چلی جاتی ہین۔ آفتاب بھی اب مشرق کی طرف سے نکل رہا ہے مگر شرقی افق پر اسکی شعاعون کا اسوقت کچھ ایسا ہجوم ہے کہ دور دور تک آسمان کی نیلی نیلی سطح سرخ سرخ ہوگئی ہے اور کرنین قرص آفتاب سے نکل نکل کر دیکھنے والی آنکھون کے سامنے کچھ اُسی طرح کی معلوم ہوتی ہین جسطرح رونے کی حالت مین پلک کے تر ہوجانے سے روشنی کے شعاعی تار علیحدہ نظر آتے ہین۔ دھوپ پھیلتی جاتی ہے اور اُسی طرف سے ایک سوار اسطرف آرہا ہے جسطرف سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سوار اپنا گھوڑا بہت تیز کئے ہوئے گیا تھا۔ اس سوار کے گھوڑے کا رنگ ہماری نظر مین کچھ کچھ ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس گھوڑے کا رنگ تھا۔ مگر اسوقت اسکی رفتار ویسی ہی سست ہے جیسی کہ اسوقت چلنے والی ہوا کی رفتار۔ اور اگر اسکو کسی چیز سے مشابہت ہوسکتی ہے تو ناتوان اور بیمارون کی چال سے۔ اسکا سوار بھی اپنے ہاتھ پاؤن کچھ ایسے بے قابو کئے ہوئے خانۂ زین مین بیٹھا ہے کہ گھوڑے کی اسقدر سست رفتار اور نسیم سحر کے جھونکے اسکے عضو عضو کو جنبش دے رہے ہین۔ اسکا سر جھکا ہوا ہے اور خود رفتگی یا خمار یا ضعف یا کسی اور امر مین متفکر ہونے کی وجہ سے اسنے اپنے گھوڑے کو ایسا مطلق العنان کردیا ہے کہ چاہے وہ کسی طرف کو چلا جائے مگر اس کو اس سے کچھ بحث نہین۔ گو ہم اسکے پہچاننے مین اسوقت بہت کوشش کر رہے ہین مگر مسافت کی دوری ہماری نظر کو ابھی وہان تک پہونچنے پہونچنے کچھ ایسا ضعیف کردیتی ہے کہ ہماری خواہش ہمارے دل ہی مین رہجاتی ہے اور وہ عاجز ہوکر دہین گرپڑتی ہے۔

وہ اسیطرح چلا آتا تہا کہ یکبارگی خدا جانے اسکے دل مین ایسا کیا خیال آیا کہ گھبرا کر اسنے ایک مرتبہ اپنا سر اُٹھایا اور چارون طرف دیکھ کر اپنے گھوڑے پر سنبھل بیٹھا۔ اور ایڑ دے کر گھوڑے کی باگ اُٹھا دی۔

اَب اسکا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا ہوا اِسی طرف کو چلا آتا ہے جسطرف اسوقت ہمارا گذر ہے اور گو ابھی اِسکے اور ہمارے درمیان مین اسقدر بُعد مسافت ضرور ہے کہ اتنی دور سے اگر کوئی کسی کو نہ پہچان سکے تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ مگر نہین۔ چونکہ اِسکی صورت اسکی وضع ہماری آنکھون کو آشنا معلوم ہوتی ہے۔ اسکا خیال ہمارے دماغ مین ہے اور اسکی یاد ہمارے دل مین۔ اسوجہ سے ہمنے اسکو پہچان لیا اور خوب اچھی طرح سے پہچان لیا۔ یہ ہمارا وہی پُرانا دوست جانؔ ہے جو بڑی بہادری کے ساتھ ابھی کل سَنٹ مَرِیا اطالیہ کی فوج سے لڑ رہا تھا۔ مگر یہ اسکی حالت کیا ہے۔ یہ اسمین ایسی وحشت اور گھبراہٹ کہان سے آگئی۔ یہ بار بار مڑ مڑ کر چارون طرف دیکھتا کیا ہے اسکے ساتھ کے رہے سہے سوار کیا ہوئے۔ ہنوریا وغیرہ کہان ہین اور یہ اکیلا اسطرح گھبرایا ہوا ادہر سے اُدہر کہان پھر رہا ہے۔ خدا وندا یہ کیا معاملہ ہے۔ آ لے قریب چل کر خبر تو لین۔ یہ اسی طرح گھبرا گھبرا کر چارون طرف دیکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ نہ کوئی آگے ہے نہ کوئی پیچھے۔ اور آپ ہی آپ یہ باتین کر رہا ہے "ساری رات یوہین ڈھونڈتے ڈھونڈتے گذر گئی۔ مگر کہین پتا نہین۔ کہین نشان نہین۔ نہین معلوم پیاری شاہزادی کیا ہوئی۔ خدا جانے کون لے گیا۔ آہ! اب مین کہان ڈھونڈون۔ کہان تلاش کرون ہوش ہواس ٹھکانے نہین۔ جان مین جان نہین۔ تھکے ماندے باڈی گارڈ کے رسالہ کے سپاہی جنکو اس سفر اور اس لڑائی کے بعد کچھ آرام کرنا چاہیئے تھا وہ سب بیچارے خدا جانے کہان کہان ان کی تلاش مین سرگردان اور پریشان پھر رہے ہونگے۔ کوئی مونس نہین۔ کوئی رفیق نہین۔ کس سے صلاح لون۔ کہان جاؤن۔ کیا کرون۔ کیا نہ کرون۔ ایک دل اپنے پاس تھا وہ ہے نہین طبیعت تھی وہ قابو مین نہین گھوڑا ابھی بالکل شل ہو گیا ہے۔ دیکھئے کب تک بیچارہ ساتھ دیتا ہے اب مین ہون گا اور بالکل تنہائی۔ یاس ہوگی اور ناامیدی۔ میرے کمر پاؤن ہونگے اور یہ میدان۔ پاؤن کے چھالے ہونگے اور میدان کے گوکھرو کانٹے"۔

یہ باتین اُسکی زبان تک آتے ہی اُسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ اُسنے پھر جگہ پاس سے چارون طرف مڑ مڑ کر دیکھا اور پھر اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو تیز کیا۔

وہ چارون طرف اسیطرح دیکھتا ہوا اُسی تیزی کے ساتھ اسطرف کو آرہا تھا کہ یکبارگی غیر معمولی طور پر وہ سینے بائین ہاتھ کی طرف جھکا اور جھک کر بہت غور سے ہاتھ اسطرف اُسنے دیکھا اور خدا جانے کیا دیکھا کہ فوراً وہ سیدھی راہ چھوڑ کر پہاڑ کی طرف اپنے گھوڑے کو لیچلا۔

یہ آلپس کا وہی مقام ہے جہان پر پہونچکر وہ اپنے مغرب کی طرف جانیوالے سلسلہ کو ختم کر کے خم کھاتا ہوا جنوب سے شمال کی طرف پھرا ہے۔ آلپس کے یہان پر خم کھانے اور نکا اسکے نکلے ہوئے کونون کی وجہ سے بعض بعض ایسے محفوظ مقام پیدا ہو گئے ہین کہ اگر ان مین کوئی چھپنا چاہے تو بخوبی چھپ سکتا ہے۔ نیچے سے اوپر تک خود رو پہاڑی درختون اور بوٹیون کے نیچے سے دامن کوہ تک لٹک لٹک کر آنے والی سبز بیلون نے پہاڑ کے اُس رُخ کو بالکل سبز پوش بنا دیا ہے جسنے پہاڑ کے بدنما نشیب اور فراز کو اسیطرح دیکھنے والی نظرون سے چھپا دیا ہے جس طرح زر علیہ السلام کی عنایتین بڑی پردہ داری کیساتھ ارباب دُول کے عیوب کی پردہ پوش بنجاتی ہین۔ جا بجا آبشار جاری ہین جنکے خزانہ کو مدد دینے کے لئے برف پہاڑ کی سپید سپید چوٹیون سے گھل گھل کر اسی طرح بہ رہی ہے جس طرح غم نصیب عشاق کی پُرآب آنکھون سے ہردم جاری ہے [illegible] لئے اُنکا وہ رہا سہا خون جسکو زمانہ کی سرد مہریون نے اُنکی رگون مین لبستہ کر دیا ہو۔ لب پر ہجوم آتی ہوئی آہون کی گرمی سے آنسو بن کر آنکھون سے نکل رہا ہو۔ اِن آبشارون کا اثر چونکہ آس پاس کی زمین پر دور تک پہونچ رہا ہے اس وجہ سے اِس تختہ کا کچھ اور ہی رنگ ہے۔ ہرے ہرے سبزے کا نرم مخملی فرش بچھا ہوا ہے جسمین باغبان قدرت نے نیچر کے زبردست ہاتھون سے بڑی نفاست کے ساتھ خود رو پھولون کے مختلف رنگون سے گلکاریان کی ہین اور مادر گیتی نے اپنی گود مین پرورش پائے ہوئے سبزے کا یہ نکھرا ہوا رنگ دیکھ کر جوش محبت مین آکے اِن ابدار موتیون کو اُنپر سے نثار کیا ہے جنکو آباے علوی کل دن مین اور رات مین آفتاب ماہتاب اور ستارون کی کرن کی سیڑہی لگا لگا کر بڑی محبت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ لیکن رات

راہ مین کرہ زمہریر کو بیٹھے ہنب ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھکر کچھ ایسے کھٹکے اور لجائے کہ شرم سے پانی پانی ہوکر گر پڑے۔

گو یہ سبزہ زار جس محفوظ مقام پر واقع ہے اسپر خیال کرنے سے یہ یقین کیاجاتا تھا کہ بجز آفتاب اور ماہتاب کی آنے والی نظر اور چلنے والی ہوا کے اور کسی کی یہان تک رسائی نہوتی ہوگی۔ لیکن اسوقت اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید زمانہ کے ظالم ہاتھون سے یہ بھی نہین بچا۔ پھولون کے درخت جابجا نچے ہوئی پڑی ہین شاخین ٹوٹی ہوئی ہین اور پھول کمہلائے ہوئے۔ اور اسکی موجودہ حالت کے دیکھنے سے بدیہی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ابھی نہین تو آج ہی رات مین یہ سبزہ ضرور پامال کیا گیا ہے۔ اِس سبزہ کے جنوبی کنارہ پر خون مین نہائی ہوئی ایک نعش پڑی ہے جو اپنی سپاہیانہ وضع اور لباس کے اعتبار سے بتا رہی ہے کہ یہ کسی فوجی شخص کی نعش ہے۔ جان نے اِس نعش کے قریب پہونچکر اپنے گھوڑے کو روک لیا اور جھک جھک کر دیکھنے لگا اور اب یہ بات ذہن مین آئی کہ جان فقط اِسی نعش کے دیکھنے کے لئے اسطرف مُڑا تھا۔ تلوارون کے زخم اور زخمون سے نکل نکل کر بہنے والے خون نے چونکہ اسکے اصلی نقشہ کو تبدیل کردیا ہے اسوجہ سے یہ امتیاز اچھی طرح نہین ہوتا کہ یہ کس شخص کی نعش ہے جو اِس بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا ہے۔ مگر ہان چونکہ ابھی اسمین تعفن نہین پیدا ہوا ہے اسوجہ سے اسقدر ضرور خیال ہو سکتا ہے کہ آج ہی رات کا واقعہ ہے لیکن یہ عجیب حیرت کی بات ہے کہ جان اسوقت بہت گھبرائی ہوئی نظر سے اسکی طرف دیکھ رہا ہے جسمین ساعت بساعت ترقی بھی ہوتی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ اِسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے۔

یہ اسیطرح دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی خدا جانے کیا ہوا کہ یہ "ارے" کرکے اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور جلدی جلدی اِس نعش کو اُلٹ پلٹ کر بہت غور کے ساتھ دیکھ کر دونون ہاتھون سے اپنا سر تھام لیا گویا وہ گردش کھانے والے آسمان کی طرح اسوقت اسکے اختیار مین نہ تھا۔ بیخودی کے ساتھ ساتھ کچھ ربودگی سی پیدا ہوگئی اور اسی حالت مین یہ الفاظ اسکی زبان سے نکلنے شروع ہوئے "ہائین! یہ تو بالٹک کی نعش معلوم ہوتی ہے!! بیشک اُسی کی۔ ہاے تو کیا وہ مارا گیا!!!" اور اس جملہ پر پہونچکر خدا جانے

اسکے قلب کی کیا حالت ہوگئی - اسکے دل نے اس سے کیا کہا - اسکے پریشان خیالات اسکو کس کس خوفناک جگھوں پر لے گئے - اور اسکی آنکھوں کے نیچے کیسی کیسی ڈراونی صورتین پھر گئین کہ یہ آنکھین بند کر - دل پکڑ کر اور مُنہ چھپا کر رہ گیا اور پھر جب حواس درست ہوئے تو اسطرح کہا " ہائے کس بیرحمی سے ساتھ بیچارا قتل کیا گیا معلوم نہین کس ظالم نے اسطرح اسکی جان لی - افسوس - افسوس - ہائے اگر یہ زندہ ہوتا تو پیاری شاہزادی کا حال اس سے اچھی طرح معلوم ہو جاتا - ہائے پیاری شاہزادی اب کسطرح تمھارا حال معلوم ہوگا - بالٹاک کی اسطرح کی موت تو اور بھی میرے ہوش اُڑا دیتی ہے محبت کا بُرا ہو کہ اس نعش دیکھکر پیاری شاہزادی کی نسبت اسوقت جو خیال آتے ہین بُرے ہی آتے ہین بالکل بُرے جنکا ذہن مین آنا ہی کالی بلا سا معلوم ہوتا ہے (کانپ کر) خدا کرے پیاری شاہزادی تو سلامت ہو - تیری جان سے دور جو آفت آنی ہے وہ جان کے سر آجائے - مگر تو ہر بلا سے محفوظ رہے - آہ کلیجہ مُنہ کو آیا جاتا ہے - دل کی الجھن بیتاب کئے دیتی ہے میرے بالٹاک (نعش کو ہاتھ سے جنبش دیکر) کچھ جواب دو - نہین بولوگے - بتا دو - دیکھو جان کی بُری حالت ہوئی جاتی ہے - آہ اسکی جان پر بنگئی ہے - وہ اب زندہ نہین رہ سکتا (چونک کر) آہ مین کس سے کہتا ہون - کون جواب دے گا - کیا بک رہا ہون - وہ تو بیچارا نہ معلوم کب کا مرا پڑا ہی پھر کس سے پوچھون خدا بخشے کیا اچھا آدمی تھا میرے ساتھ اسنے بڑے بڑے سلوک کئے ہین اس سے میرے بہت کام نکلے ہین - اس سے زیادہ اور کیا ہوگا - کہ اسنے اپنی جان تک نذر کردی - افسوس ان باتون کا مین کچھ بھی اسکے ساتھ عوض نہ کرسکا - بہت سے حق اسکے مجھپر رہ گئے - اب اس بیچارے کی مٹی کسیطرح ٹھکانے لگا دینا چاہیئے "

یہ کہکر اپنی پیش قبض کمر سے نکالی اور انھین تھکے ہوئے ہاتھون سے زمین کو کھودنا شروع کیا جنکی طاقت دل کے تاب و توان کے ساتھ اسی طرح تشریف لیگئی تھی جس طرح اسکے غمگین چہرہ کا رنگ - لیکن پہاڑ کی قربت نے چونکہ یہان کی زمین کو اپنا ہمجنس بنانا شروع کیا تھا اسوجہ سے پتھریلی زمین کھودنے سے زیادہ نہ کھدی اور بالآخر مجبوری کے ساتھ اسی قدر پر اکتفا کرنا پڑا - بالٹاک کی نعش اُسی طرح خون مین بھری ہوئی اس گڑھے مین رکھدی اور اوپر سے پتھر کی حیث اتین رکھ رکھکر

نعش کو اُسی کے اندر چھپا دیا۔
یہ کام تھوڑی دیر تک تو اِسکے دل کو کسی قدر بہلائے اور اسکے خیالات کو اپنی طرف متوجہ کئے رہا۔ لیکن اِس سے فارغ ہوتے ہی پھر وہی سراسیمگی کی حالت تھی۔ وہی بیخودی اور بیخودی مین وہی بہکی بہکی باتین جو اِس سے پہلے تھین۔ بیٹھے بیٹھے گھبرا کر ایک مرتبہ اُٹھا اور اس خیال سے کہ "بالٹک کو قتل ہوتے دیکھ کر ہنوریا خوف کے مارے شاید کہین چھپ نہ رہی ہو" جان نے آلپس پر چڑھنا شروع کیا۔ کانٹے دار پہاڑ کے درخت اسکے دامن سے اُلجھ رہے تھے۔ پتھر کی بڑی بڑی چٹانین چلنے مین اسکی سدِّراہ ہو رہی تھین اور یہ اُنکی ٹھوکرین کھاتا ہوا اُدھر ادھر دیکھتا بھالتا چلا جاتا تھا۔ دل کے تقاضے سے کبھی میکسمس کو پکارتا ہے۔ کبھی دیلی کو۔ اور کبھی بھولے سے ہنوریا کا پیار القب زبان تک آجاتا ہے اور یہ فوراً دانتون کے نیچے زبان داب کر خاموش ہو جاتا ہے۔ مگر آہ کسی کی طرف سے کوئی صدا نہین آتی۔ ہان البتہ اُسی کی آواز بڑی حسرت اور مایوسی کے ساتھ پہاڑی چٹانون سے سر ٹکراتی اس کے کانون مین پلٹ آتی ہے اور یہ نا امیدی کے دل مسلنے والی ہچکی سے بیقرار ہو کر اپنا دل پکڑ کر رہجاتا ہے۔ تھوڑی۔ چڑھائی تک تو یہ اسیطرح اپنی وحشت اور جنون کے جوش مین چڑھتا چلا گیا مگر آگے چڑھ کر جب جمی ہوئی برف کے اثر نے بجلی کی قوت کی طرح پٹھون مین سرایت کرتے کرتے فالج کی حالت پیدا کرنی شروع کر دی تب اسکو بمجبوری اپنے ستارۂ قسمت کی طرح بلندی سے پستی کی طرف آنا پڑا۔ بالٹک کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پھر جوش جنون کے ہاتھون سے تنگ آکر بہت پُر حسرت لہجے مین اپنے دل سے یہ باتین شروع کین "آہ پیاری شاہزادی مین نے تو تمکو اسلئے یہان بھیجدیا تھا کہ تمھارے دُشمن تمکو دیکھ تک نہ پائین۔ ہائے پھر تم یہان سے کہان چلدین۔ آہ پیاری! جان کو تمنے بہت بُرے وقت دھوکا دیا۔ آہ کیسی کیسی مصیبتین اُٹھانے کے بعد تم ملی تھین اور پھر کیسی ہاتھ سے گئین۔ آہ اب تمھارا پتا مجھکو کیونکر ملے گا۔ کس سے پوچھون۔ ہائے کیا سچ مچ تمنے اپنے عاشق سے دغا کی؟ (خود ہی) نہین۔ اُن کو میرے ساتھ بہت محبت تھی۔ اُن کا عشق بالکل سچا تھا۔ اُنکے نسبت ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ بڑا گناہ۔ وہ حُسن کی دیوی تھی۔

اُسکی صورت بہت پیاری تھی۔ یہ پہاڑ ہے جسپر جنات اور پریون کا عموماً مسکن ہوتا ہے
بس کسی کمبخت جن کی یہ حرکت ہوگی۔ کوئی پری اُڑا لیگئی ہوگی۔ لیکن اگر یہی بات تھی تو
پھر بالڈک کے قتل ہونے کی کیا وجہ! کچھ نہین۔ یہ بھی غلط۔ معلوم ہوتا ہے کال لیطالیہ
کی فوج مین کسی کو پیاری شاہزادی کے اسطرف آنے کی کسی طرح خبر مل گئی اور
اُسیوقت انمیان سے تھوڑی فوج نے پوشیدہ طور پر اسطرف آکر شاہزادی
پر حملہ کر دیا۔ بالڈک کام آگیا اور شاہزادی دلی اور میکسمس سب گرفتار ہو گئے۔
ورنہ اتنی دیر مین کہ مین وہان سے فارغ ہو کر یہان پہونچون اور وہ غایب ہو جائین
اور پھر ڈھونڈنے سے کہین ملین بھی نہین آخر یہ بات کیا ہے؟ ضرور ایسا ہی
ہوا۔ مگر ہان یہ تو بتائیے وہ یہان آئے کس طرف سے؟ دکن کی طرف بحر روم کی
تیز لہرین اُنکو روکے ہوئے تھین اُتر کی جانب آلپس اِنکی راہ بند کئے ہوئے تھا۔
اور عین راستہ پر ہماری فوج تھی۔ کوئی راہ اِنکے آنے کی نہ تھی (ٹھنڈی سانس
لیکر) آہ کچھ ہو۔ کوئی سبب ہوا ہو۔ مگر ہنوریا اب میرے ہاتھ سے گئی۔ ہا اگر مین
ایسا جانتا تو اُسکے ہمراہ ہی رہتا۔ آہ کیا کیا دل مین ارمان تھے کیا کیا تمنا تھے
کیسی کیسی تدبیرون اور کتنی مدتون مین یہ موقع ملا تھا اور پھر کیسے پُرخطر راستہ
کو بمشکل طے کرکے اَب کچھ کچھ اطمینان اور امن کی جگہ پہونچے تھے مصیبت اور
بلاؤن کے کیسے کیسے لق و دق جنگل دیکھے آفت کے بیہڑ میدانون کی کیسی کیسی خاک
چھانی کیسے کیسے رنج اور غم کے دریا سامنے آئے جنمین کئی بار ڈوبے اور کئی بار اُچھلے
مگر سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا غالب ؎ خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیے ؎ ابکی مرتبہ
تو بس غضب ہی ہوگیا۔ آہ خیال تھا کہ اَب قسمت سیدہی ہوئی ہے۔ دن پھرے
ہین۔ آسمان مہربان ہوا ہے۔ اَب دل کے ارمان نکلین گے۔ تمنا پوری ہونگے۔
مگر اے کمبخت نصیب تیرا بُرا ہو۔ اے حاسدِ فلک۔ خدا تجکو غارت کرے تونے بڑے
ساتھ بُرے وقت دغا کی۔ بُری۔ آہ کہین کا نہین رکھا۔ اَب کوئی امید باقی نہین
رہی۔ بس اے روح اَب تو مجھسے کنارہ کر۔ اے زندگی تو بھی چل۔ ارمانو بھاگو
تمناؤ چلو۔ رخصت۔ ہمارے پاس اب کسی کا کام نہین۔ کسی سے مطلب نہین
اب مین ہون اور یہ پیش قبض (کمر سے نکال کر) بس اب یہی دل کی جگہ سینہ مین رہگی

ہان بیشک ابھی رہیگی ہی۔ مگر اسے جلتی ہوئی ہوا تجھکو میری اس آخری سانس کی قسم یہ خبر پیاری شاہزادی کے کانون تک ضرور پہونچا دینا - اسے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیو آس پاس کے گذرنیوالے مسافرون کو اشارے سے بلا بلا کر اس کمبخت حیران کی نعش دکھا دینا - اس نعش تجھکو اسی مجبوری کی قسم جسکی وجہ سے تو اپنی جان دیتی ہو اگر اسطرف سے میری ساتھ کے لوگ آجائین تو انسے موت کا حال کہدینا ؟؟ اب تم صبر کرو کیون پریشان پھرتے ہو - جاکر آرام کرو - جان دینا سے گذر گیا - مگر اسے میری لاش تجھکو تو یہان کی صحرائی درندے اور گدھ چیر پھاڑ کر آج ہی کل مین کھا جائینگے اور اگر ان سے بچ گئی تو زمین کھا جائیگی کل پرسون تک کہین تیرا نشان بھی نہ ہوگا - پھر کون بتائیگا تجھ سی بیکس نہ ہوگا (اپنے گھوڑے کے پاس آکر) اے میرے جانباز گھوڑے اس سفر مین تجکو بہت تکلیف ہوئی (پیار سے اوسکی گردن پر تھپکیان دیکر) اب مین تجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا ہون (اوسکی پیشانی پر محبت سے ہاتھ پھیر کر) تو نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہو بس اسقدر حق رفاقت اور ادا کر دینا کہ جب تک میری ساتھ کا کوئی آدمی نہ پہونچے - اسوقت تک تو اس جگہ کھڑا رہنا تجھکو پہچان کر اور خانۂ زین کو خالی دیکھکر شاید سمجھنے والے کچھ سمجھ جائینگے (گھوڑے کا منہ چوم کر) میرے پیارے گھوڑے - یہ میری آخری وصیت ہے بھول نہ جانا - ہان اے دست جنون چل - اب یہ صدمے نہین دیکھے جاتے ؟؟

اور یہ کہکر اپنے اُس ہاتھ کو اُٹھایا جسمین جوش جنون کا مادہ خون کی طرح بہت تیزی کے ساتھ لہریں لے رہا تھا اور جس سے بیش قیمت کپڑے بھی ہوئے تھا - اسی کے ساتھ خدا جانے کیا خیال اسکے دلمین آیا کہ یہ یکبارگی اپنا ہاتھ روک کر اسطرح کہنے لگا ؟ ابھی نہین - پیاری شاہزادی سے رخصت ہولون کچھ باتین تو کرلون مگر آہ وہ یہان کہان - خدا جانے کس جگہ ہوگی اور کس مصیبت مین - ہائے اگر وہ اٹلی کے سوارونکے ہاتھ آگئین تو بس اُنکی جان کا خدا ہی حافظ ہو - خیر نہین - اُن کی کمبخت ماں بہائی اونکو سخت تکلیفین دینگے - آہ بُرے طرح سے مارینگے (کانپ کر) اُف خداوندا کیا کرون کوئی بات ذہن مین نہین آتی - ہائے کون اوسکی مدد کریگا - کون ظالمون کے پنجے سے چھڑائیگا آہ حسرت دید رہی جاتی ہو اور کسوقت - مرتے وقت - نہین ملوگی - (گھبراہٹ کے ساتھ ایک سانس لیکر) ہائے میرا کیا حال ہوا جاتا ہو - دل بیٹھا جاتا ہو طبیعت سنسنائی جاتی ہے ارے سنبھلنے دے ذرا اے ناامیدی کیا قیامت ہو ٭ کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھسے ؟؟ اور یہ کہتے ہی کہتے بیقاعدہ طور پر اسکے ہاتھ ہلے - پاؤن ڈگمگائے اور یہ بیہوش ہو کر گھوڑے کے آگے زمین پر گر پڑا -

اسمین کوئی شک نہین کہ جب انسان کے دل پر بلاے ناگہانی کیطرح کوئی بڑا صدمہ پہونچا ہے اوسوقت اُسکی طبیعت گو وہ کیسا ہی مستقل مزاج کیون نہو نڈہال ہی ہو جاتی ہے اور اُسکی وہ مجنونانہ حرکتین جو بالکل مجبوری سے ہوتی ہین ہرگز اس قابل نہین ہوتین کہ اُنپر کوئی اہل دل ہنسے جس شخص کے دل مین کچھ بھی درد ہوگا جس نے اچھی طرح نہین کنکھیون ہی سے حُسن وعشق کے دل بچین کردینے والے جذبات دیکھے ہونگے جس نے بہولے سے بھی محبت کا مزہ کبھی چکھ لیا ہوگا اور جسکو اپنے کسی محبوب سے اسطرح چھوٹ جانے کا اتفاق ہوا ہوگا وہی کچھ اسوقت جان کے رنج اور صدمہ کا اندازہ کرسکتا ہے۔ جان جب فتح اور نصرت کے ساتھ جنیوا کے میدان سے اپنی پیاری محبوبہ سے ملنے کیلئے چلا ہوگا تو اسکے اشتیاق کی کیا کیفیت ہوگی! جب آلپس کے دامن مین کسی جگہ ہنوریا کا پتہ نہ پایا ہوگا تو اسکے اسی اشتیاق کی کیا حالت ہوگئی ہوگی!! ۔ اور جب اس نے ہنوریا کے ایک ساتھی بالٹک کو قتل کیا ہوا پڑا پایا ہوگا تو ہاے ہنوریا کی نسبت اسوقت اسنے کیا خیال کیا ہوگا۔ اسکے دل پر کیا گذرا ہوگا اور اس کی ناشاد اور نامراد تمنائین اُس سے کیا کہتی ہونگی ۔ آہ دیکھئے کس خراب حالت سے وہ آنکھین بند کئے ہوئے گھوڑے کے سامنے پڑا ہے۔ حس اور حرکت نے کیسے نازک وقت مین جواب دیا ہے۔ بے اختیاری کی حالت مین بیش قبض ہاتھ سے چھوٹ کر وہ علٰحدہ گری پڑی ہے اور اسکا رفیق گھوڑا کس رنج اور افسوس کی حالت مین سر جھکاے اس کی طرف کھڑا دیکھ رہا ہے۔

آلپس کا سایہ ابتک تو اسکو اپنے دامن مین چھپائے ہوئے تھا اور اسکی بلند بلند چوٹیان مشرق کیطرف سے آفتابی کرنون کو اسطرف آنے جانے کی اجازت نہین دیتی تہین لیکن زمین کا کرہ چونکہ جنوب کیطرف جھکا ہوا ہے اور اس جھکاؤ نے ایک قسم کی کجی اُس راستے مین پیدا کردی ہے جسپر آفتاب حرکت کرتا ہے اسوجہ سے اب جنوبی اور شرقی گوشہ کیطرف سے دھوپ آآ کر جان کے اس خون کو گرم کرنے لگی ہے جو اسکی رگون کے اندر اسوقت بالکل منجمد ہو گیا تھا۔ طبعیات کا علم گو اس امر کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ دنیا مین آفتاب سے زیادہ گرمی پیدا کرنے والی اور کوئی چیز نہین ہے اور اسی بناپر عناصر مین سے آگ کو ایک بیکار چیز سمجھکر خارج ہی کردیا ہے لیکن پہر بھی اسوقت کی تیز دھوپ اس کیفیت کو مطلق نہین برطرف کرسکتی تھی جسکو اسکی دل افسردگی نے اسکے تن بدن مین پیدا کردیا تھا۔ پہاڑ کے خودرو پہولون کیطرح طرح کی روح افزا خوشبوئین اسکے ہوش مین لانے کے لئے لخلخہ کا کام دے رہی تہین۔ کہلے میدان کی چلنے والی ہوائین بھی

ہوئی برف سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوکر اسکے مُنہ پر پنکھا جھل رہی تھین مگر نہ یہ آنکھہ کھولتا تھا نہ اسکی غفلت دور ہوتی تھی اور اسیطرح بیہوش پڑا ہوا تھا کہ آلپس کے شرقی سمت سے کچھہ مختصر گروہ فوجی آدمیون کا نمودار ہوا جنکی تعداد پچیس یا تیس آدمیوں سے شاید زیادہ نہوگی - یہ اپنے اپنے گھوڑون کی باگ ڈور ہاتھہ مین لئے ہوئے وہ اسطرف چلے آتے ہین اور پیچھے پیچھے پسینے مین نہائے ہوئے انکے گھوڑے بھی ہانپتے چلے آتے ہین یہ آنے والے لوگ اپنی گھبرائی ہوئی نظر کو بار بار چارونطرف دیکھہ لیتے ہین اور پھر جسطرح یہ اپنا سر تھام کر آنکھین نیچے جھکا لیتے ہین اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا سر اسوقت کسطرح پھر رہا ہے اور یہ بالکل تھکے ہوئے ہین - یہ اسیطرح پہاڑ کے کنارے کنارے مغرب کیطرف جا رہے تھے کہ انمین سے ایک کی نظر ہمارے دوست جان کے گھوڑے پر پڑی اور چونکہ اسکی زین سوار سے خالی تھی اسوجہ سے خدا جانے یہ کیا سمجھے اور کس قسم کا انتشار انکے دلمین آیا کہ یہ سب اپنے اپنے گھوڑے چھوڑ کر گھبراہٹ کے عالم مین اسطرف دوڑے اور انکی یہ ہمدردی دیکھکر اب ہم نے بھی پہچانا کہ یہ سب فوجی لوگ ہمارے دوست ہی کے باڈی گارڈ کے سالے کے رہے سہے جوان ہین جو بیچارے کل شام سے شاہزادی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ناکامی اور مایوسی کو ہمراہ لئے ہوئے اب پھر رہے ہین - جان ابتک اسیطرح بیہوش تھا - ٹوپی سر سے اُتری ہوئی علحدہ پڑی تھی اور تلوار میان مین کی ہوئی کمر سے بندھی ہوئی تھی -

اسکے ساتھیون کو پہلے تو دور سے خالی گھوڑا دیکھکر فقط اسی امر کا انتشار ہوا تھا کہ جان کیا ہوا اور اب قریب آکر جب اُنھون نے جان کو اس حالت مین دیکھا تو فوراً ایک مرتبہ پکارنے کے بعد کچھہ ایسے ایسے بُرے خیالات انکے دلمین آئے کہ بہت درد کیساتھ چیخ چیخ کر اسطرح رونے لگے کہ سارا میدان انکے نالہ وشیون سے گونج گیا اور وحشی چڑیان اسکے سننے کی تاب نلاکر شور کرتی ہوئی پہاڑی درختون سے اُڑ بھاگین - لیکن ہنوریا کے فراق مین جان کی روح اپنے دلبر کیمہ بلا کے صدمے ہوتے دیکھکر خدا جانے جسم کے کس کونے مین چھپ رہی تھی کہ اس نالہ وشیون کی بھی اسکو مطلق خبر نہ تھی - اسکے سوارون کو ابتک تو اسکے مردہ ہونے کا گمان تھا اور اسی خیال کے اعتبار سے انھون نے اسکے ٹیڑھے اور بے طریقے پھیلے ہوئے اعضا کو سیدھا کرنا چاہا - لیکن ہاتھہ پاؤن سنبھالتے ہی اسکے اعضا کی نرمی نے انکو بتایا کہ ابتک اس مین جسم کی نرمی رکھنے والی حرارت غریزی باقی ہے اسی کے ساتھہ اسکی آہستہ

آہستہ چلنے والی سانس نے اس امر کی قوی شہادت دی کہ ابھی جان باقی ہے فوراً سب نے اُسے دہوپ سے اُٹھایا اور یاتھون ہاتھ لاکر وہان لٹایا جہان ابتک آلیس کی اونچی اونچی چوٹیون کیوجہ سے آفتابی شعاعون کو اسقدر دخل نہین ملا تہا کہ وہ اس جگہ کو گرم کرین۔ جلدی جلدی دامر ورروما لون کے ذریعہ سے ہوا دی گئی جس نے پھیپھڑونکے اندر پہونچکر کاربن کے اس زہریلے مادہ کم کرنا شروع کیا جو زیادہ عرصہ تک سانس رکنے کیوجہ سے اُسکی رگ رگ مین پیدا ہوگیا تہا اور اب رگون مین وہ خون بہی کچہ چلنے پہرنے لگا جو اپنے دورہ کے سُست ہوجانے کی وجہ سے اس قابل نہین رہا تہا کہ اچھی طرح شرائین (جسم انسان کی وہ رگین جنمین نہالص اور صاف خون رہتا ہے) مین دوڑے۔ اور آلیس کے بہتے ہوئے آبشارون سے پانی لالاکر منہ پر چھینٹے دیئے گئے۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے چھینٹون نے چہرہ پر پڑتے ہی ایک تفریح بخش اثر جلد پر پہونچایا۔ اُس نے پٹھون کے اُن باریک باریک ریشون کے ذریعہ سے جن کا دخل جلد کی ساخت مین بہت کثرت کے ساتھ ہی قلب مین پہونچکر اُس حرارت عزیزی کو تیز کیا جو خاہاسے قلب مین جا کی فاتحہ خوانی کے لئے بڑی سوگواری کے ساتھ منہ دہا پکر بیٹھ رہی تہی۔ تہوڑے ہی دیر مین اُسکے ہاتھ پاؤن کو کچہ حرکت ہوئی اور خدا خدا کرکے بڑی مشکل سے جان نے آنکھین کہولین۔ اسکے سب ساتہی اپنے مالک کو ایک سخت مایوسی کے بعد اب زندہ اور صحیح سلامت پاکر باغ باغ ہوگئے اور اس بے انتہا خوشی نے انکے تہکے ہوئے اعضا مین ایک نئی قوت دیکر ایسا تازہ دم کردیا کہ گویا اُنکو اس بڑے سفر نے کسی قسم کی تکلیف ہی نہین پہونچائی تہی۔

آنکھین کہولتے ہی سب سے پہلے جو بات جان کی زبان سے نکلی وہ یہی تہی "پیاری شاہزادی پیاری شاہزادی!! کہان ہے۔ میری پیاری!!!" جسکے جواب مین ان سب لوگون نے جان کی صحت اور سلامتی پر جناب مسیح کا شکریہ ادا کیا۔ روح القدس کو سجدہ کیا اور پہر کہا "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) حضور عالی شام سے اسوقت تک بہت بڑی کوشش کیساتھ ڈہونڈہتے ہی رہے۔ کہین دم نہین لیا اور دور دور تک تلاش کر آئے افسوس ہے کہ شاہزادی صاحب کا کہین پتا نہین ملا"

جان "پیاری شاہزادی نہین ملی؟ پتہ نہین۔ کیون نہین ملتی۔ پہر اب کیا ہوگا۔ نہین ملیگی؟ آہ شاہزادی۔ آہ پیاری شاہزادی" اور پہر حسرت کے لہجے مین کئی بار ہنوریا کا

پیارا نام سے لیکر قریب ہی تہا کہ بیہوش ہو کر پہر گر سے کہ اُس کے ساتہیون نے دم دلاسا دیکر اسکو بہت سنبہالا غشی سے جو امن ملا تو پہر جنون نے زور کیا۔ وحشت نے ہاتھ پاؤن پہیلائے اور دلی صدمہ سے تنگ آکر پہر پیش قبض کی تلاش ہوئی لیکن پیش قبض چونکہ کرمین نہ تہی اسوجہ سے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ گیا۔ چہرے کے تغیرات ہمیشہ دلی حالات کے ترجمان ہوتے ہین۔ اسکے ساتہی اُسکے تیور بدلے ہوئے دیکہکر فوراً اسکے ارادے سے آگاہ ہو گئے اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر بڑی منت اور سماجت کے ساتھ جان کو اسطرح سمجہانے لگے "حضور اس سے کیا حاصل۔ یہ مانا کہ آپ کو انتہا سے درجہ کا صدمہ ہے اور بجا بہی ہے لیکن اسکا علاج شاید یہ تو نہین ہو کہ خدا نخواستہ آپ اس طرح اپنی جان پر کہیل جائین جستجو اور تلاش کرنی چاہیئے آخر کہین تو ہونگی۔ ہم سب لوگ بہی اس معاملہ مین اپنی جان نذر کرنے کے لئے حاضر ہین اور جب خدا نخواستہ ناکامی کے ساتھ ہم سب لوگ آپکے سر صدقہ ہو جائین ایک بہی نہ رہے تو پہر آپ کو اختیار ہے جو جی مین آئے کیجئے۔ لیکن اوس وقت تک تو ضرور صبر کرنا چاہیئے جب تک ہمارے ارادون مین قوت توت مین حوصلہ اور جسمون مین جان باقی ہے"

جان "اُنہ۔ خدا جانے تم کیا کہتے ہو۔ اُنکے ساتھ کا ایک آدمی بالٹک تو یہان قتل کیا ہوا پڑا تہا جسکے نعش کو مین نے وہ (اُنگلی کے اشارے سے بتاکر) زمین کہود کر پتہرون سے چہپا دیا ہے۔ پہر شاہزادی صاحب کی نسبت کیا خیال کرنا چاہیئے"

وہی لوگ "(تعجب کے لہجے مین) بالٹک کی نعش! آپ کو شبہہ ہوا ہوگا اور کسیکی نعش ہوگی"

جان "ہان بالٹک کی نعش تہی۔ مین نے خوب اچہی طرح پہچان لیا۔ وہی تہا ذرا بہی شک نہین"

یہ سُنتے ہی سب کو اچنبا سا ہو گیا۔ ہوش اُڑ گئے اور سناٹے مین آکر چپ ہو رہے۔ جان کی اُسوقت بُری حالت تہی۔ آنکہون مین آنسو تہے۔ لب پر نالہ تہا۔ آہ دن کے ہجوم سے گلے مین پہندے پڑ رہے تہے۔ طبیعت بگڑ رہی تہی۔ دل سینہ سے نکلنے کا قصد کر رہا تہا اور یہ جانے والے دلکو دونون ہاتہون سے پکڑے ہوئے اسطرح کہہ رہا تہا "کچہ نہین۔ اب جینا محض فضول ہے۔ شاہزادی صاحب اب کہان۔ توبہ۔ خدا جانے وہ

کس حالت مین ہون گی - اُن کا ملنا معلوم - تلاش سے کیا ہو سکتا ہے - کچھ نہین - اب جان کو تم مرہی جانے دو - ہان وہ مر جائے تو اچھا" اور اسکے ساتھ زن سے تلوار میان سے کھینچ لی اور اسکے ساتھیون نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا "ہے ہے یہ کیا غضب ہی خدا کے لئے ذرا طبیعت سبنھالئے اپنی جان دیدینا تو ہر وقت آدمی کے اختیار مین ہے جب چاہے کر گذرئے مگر یہ تو حضور خیال فرمائین کہ اگر اسوقت رنج و غم کے عالم مین خدانخواستہ آپ اپنی جان پر کھیل گئے اور شاہزادی صاحب کو دشمنون کے پنجہ ظلم سے نجات پانی کی بعد یہ دردناک واقعہ معلوم ہوا تو پھر کیا ہوگا - وہ کہان تک اس صدمہ کی متحمل ہون گی اور انکا خون ناحق کسکے سر ہوگا یا یہ بھی جانے دیجئے اگر تلاش اور جستجو سے کہین انکا سراغ ملا تو پھر (خدا نہ کرے) آپکی عدم موجودگی مین وہ کون ایسا شخص ہی جو انکو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑائیگا"

اس تقریر کے سنتے ہی جان کے چہرہ پر ایک قسم کا بدیہی تغیر پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جوش جنون جو ابتک اسمین تھا رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے اور پھر اُس نے کچھ سوچ سمجھ کر تلوار کے قبضے پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا یہانتک کہ تھوڑی ہی دیر مین اسکا سرخ سرخ چہرہ زرد ہو کر سپید ہو گیا اور اب اُس جوش و خروش کی نشانیون کی جگہ حسرت اور افسوس کے آثار نظر آنے لگے لیکن اب وہ بالکل چپ ہے - ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے رہا ہے اور اُسکے حال زار پر رونے والی آنکھین آنسو بہا بہا کر اُسکے اُس دلی صدمہ کا اچھی طرح اظہار کر رہی ہین جس نے آج اوسکی کل امیدون کا فیصلہ کرنا چاہا ہے - تھوڑی دیر اس حال پر بھی گذر گئی تو جان نے اپنا جھکا ہوا سر اُوٹھایا اور اپنے ساتھیون سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "ہان تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے؟ کیا کوئی تدبیر ہو سکتی ہے"

وہی لوگ "ہان کوئی بات ایسی نہین ہے جسکی تدبیر نہو - تلاش کرینگے - ڈھونڈین گے اور اگر شاہزادی صاحب سلامت ہین تو روح القدس کی مدد سے ڈھونڈ ہی نکالینگے آپ گھبراتے کیون ہین"

جان "تو پھر آخر کب اور کسطرف چلنا چاہیئے؟ دیر کرنی تو اچھی نہین"

وہی لوگ "نہین دیر اب کچھ نہین ہے - فقط اسقدر مہلت ملنی چاہیئے کہ ہم اپنے تھکے ماندے گھوڑون کو پانی پلا لین"

جان "بہتر - مگر جہان تک ممکن ہو بہت جلدی سے کام لینا چاہیئے - گو اُن کا ملنا

تو معلوم ہے مگر جسقدر اُنکی جستجو مین دیر ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اُنکے ملنے کی موہوم امید اور بہی منقطع ہوتی جاتی ہے"

اسقدر اجازت پاتے ہی سب اپنی اپنی ضرورتون سے جلد جلد فارغ ہونے لگے کسی نے اپنے گھوڑے کو ہری ہری وہ گھانس چرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے جسپر کاؤ تری کے دانت تو ازل سے لگے ہوئے تھے - مگر نصیب آج تک نہین ہوئی تھی - کوئی آبشار اور بہتے ہوئے چشمونکا پانی پلا رہا ہے - کوئی اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو ٹہلا ٹہلا کر کھلے میدان کی ہوا کھلا رہا ہے اور کوئی حوائج ضروری سے فارغ ہونے کے لئے دُور دُور نکل گیا ہے اس حال پر تقریباً ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گذرا ہو گا کہ انہین ادہر ادہر منتشر ہو جانے والے آدمیون مین سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور جان سے گھبرا کر کہا "حضور عالی حضور عالی - ابھی مین اسطرف (ہاتھ کے اشارے سے) اپنا گھوڑا ڈہونڈہتا ہوا گیا تھا کہ ایک جگہ مین سے نے ایک ٹوپی پڑی ہوئی دیکھی جو شاہزادی صاحب کی ٹوپی سے بالکل مشابہ ہے"

جان "(کسیقدر خوشی اور تعجب کے لہجے مین) شاہزادی صاحب کی ٹوپی ہے؟ چلو دیکھین" اور یہ کہکر فوراً گھوڑے پر سوار ہوا اور اُسطرف کو چلا جسطرف یہ خبر لانے والا شخص اوسکو لے چلا - اسکے سب ساتھی ساتھ ساتھ تھے اور ٹوپی کی خبر لانیوالا شخص انکو اُس جگہ سے پچھان اور دکھن کیطرف لئے جاتا تھا آلیس سے تقریباً دو سو قدم کے بعد اُس جگہ پر پہونچے جہان پر وہ ٹوپی خاک پر پڑی ہوئی تہی جو ابھی کل تک سر کے اون لانبے لانبے نرم بالون کی زیب و زینت بنی ہوئی تہی جو پیاری ہنوریا کے نازک سینہ پر ہتھ پھیر بان کر رہے تھے - جان اوس ٹوپی کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اوترنا چاہتا ہی تہا کہ ایک سوار نے جلدی سے وہ ٹوپی اُٹھا کر اُس کے سامنے پیش کی - یہ خود نما بہت سبک ٹوپی تہی اور اس کے پیچھے لڑیون کا جال لگا ہوا تھا - جان نے اس کو بڑے شوق کے ساتھ ہاتھ مین لیکر دیکھا اور کہا "ہان یہ پیاری شاہزادی کی ٹوپی ہے - کچھ شک نہین ہے - اُنہین کے بالون کی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے - ضرور اُنھین کی ٹوپی ہے - ہاے خدا جانے کون ظالم اس سختی کے ساتھ اُسکو پکڑ لے گئے ہین کہ یہ ٹوپی تک اُسکے سر سے گر پڑی اور وہ ننگے سر ہی رہ گئی - نہ معلوم کون سنگدل ظالم تہا جو ان بالونکی

نعش اور یہان اُسی ٹوپی کے ملنے سے اس قدر تو ضرور پتہ چلتا ہے کہ وہ پیاری شاہزادی کو اسطرف لے گئے ہین"

سب ہمراہی "بیشک حضور کا قیاس بہت صحیح ہے۔ ضرور اسیطرف لیگئے ہین ورنہ یہ ٹوپی ایسی ہلکی چیز نہ تھی کہ ہوا کے معمولی جھونکے آلپس سے اُڑ اکر یہان لے آتے ضرور اسیطرف سے انکا گذر ہوا"

جان "(بھر افسوس کے لہجے مین) ہاے نہین معلوم خدا جانے کون لے گیا اور کتنے بڑے افسوس کی یہ بات ہے کہ اگر اسطرف اُنکے جانے کا حال کل رات ہی کو اوسیوقت معلوم ہو جاتا جبوقت ہم یہان پہونچے تھے تو اب تک ضرور سراغ ملجاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ خیر اب اسیطرف چلنا چاہئیے۔ یا قسمت یا نصیب" اور یہ کہتے ہی بہت بڑے جوش کے ساتھ اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ دی اور اُسی کے ساتھ سب نے اپنے اپنے گھوڑون کی باگ اُٹھا دی۔ نعل دار سمون کے پڑنے سے تھرتھرا تھرتھرا کر بلند ہوتا ہوا غبار ان کے اور ہمارے درمیان مین حائل ہو کر پردہ بنگیا اور نہ معلوم یہ خاک اُڑاتے ہوے کسطرف چلے گئے۔

تیسرا باب

اب کہان جائین!

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائین تو ناچار کیا کرین

جان کے روانہ ہو جانے کے بعد ہمارا وہ گھبرایا ہوا خیال جو چشم زدن مین خدا جانے کہان کہان ہنوریا کو ڈھونڈ آیا ہے کہ وہ آلپس کے دامن سے نکلکر منہ چھپائے ہوئے ریونا کیطرف چلا اسلئے کہ اب وہی ایک ایسی جگہ ہے جسطرف بظاہر ہمارا زیادہ شبہ ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئیے مگر یہان کا بھی رنگ ہمکو کچھ دگرگون معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ پلیسیڈیا تخت پر رونق افروز ہے مگر چپ غمگین۔ ویلن ٹنی ان اور ایشیس بھی اپنے موقع سے بیٹھے ہین مگر سر جھکائے ہوئے ملول اور اندوہگین یہان کا تو یہ نقشہ دیکھکر ہم کو ایک اسی امر کا شک اور شبہ نہین ہوتا ہے کہ ہنوریا

یہان نہین ہے بلکہ اسی کے ساتھ اِس امر کا بھی دل بےچین کردینے والا اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ خدانخواستہ اِن سنگدلون نے اِسکے ساتھ کوئی اور بُرا سلوک تو نہین کیا۔ دلمین اُلجھن ہے بیکلی ہے۔ اور ان کمبختون کی مُہر سکوت کسی طرح نہین ٹوٹتی جو کچھہ حال کہلے لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ چپ بیٹھے بیٹھے بھی آدمی پریشان ہو جاتا ہے۔ جب اِن کے بڑہے ہوئے سکوت اور دیر تک کے حبس نفس نے انکے پر بہت گرمی پیدا کردی تو بلیسیڈیا نے سر اُوٹھایا اور ایک ٹھنڈی سانس کے سلسلہ مین کہا ”کیون ایشیس اب تو مجکو جان اور ہندریا کے ملنے کی کیسطرح امید نہین معلوم ہوتی اور امید تو مجکو پہلے ہی سے نہ تھی مگر فقط تمہارے کہنے سے مین نے فوجین روانہ کردی تھین مفت مفت مین بہت سی جانین ضائع ہوئین اور فوجی لوگونکو جو صعوبت اور تکلیف اٹھانی پڑی اُسکا تو کچھہ حساب ہی نہین“

ایشیس۔ ”ہان حضور کا ارشاد بجا ہے۔ یہ بھی ایک اتفاق کی بات تھی جو پیش آئی ورنہ جو تدبیر مین نے کی تھی وہ بیجا تو نہ تھی۔ اب بھی مین غافل نہین ہون۔ مین یہان ہون مگر میری چلتی ہوئی تدبیرین اور تیزی کے ساتھہ جانے والا خیال دور دور تک کی خبرین لے رہا ہے“

ولین ٹنی ان“ توبہ۔ اب وہ کہان ملسکتے ہین۔ چارون طرف سے گئی ہوئی فوجین بھی ناکام واپس آئین اور جینوا کے میدان مین جو کچھہ گذرا وہ اُن کے دو چار رہے سہے سوارون کے افسوسناک بیان سے معلوم ہوگیا جو خدا جانے کس مشکل سے اپنی جان بچا کر یہانتک پہونچے“

بلیسیڈیا“ لیکن ہماری فوج کی یہ بہت بڑی حماقت تھی کہ یکبارگی اسطرح اُنہون نے دن مین حملہ کردیا۔ اونکو چاہیئے تہا کہ جب اُنکے دشمن رات مین غافل ہو کر سو جاتے اُسوقت اطمینان کے ساتھہ شبخون مارتے“

ولین ٹنی ان“ بیشک غلطی ہوئی اور بہت بڑی غلطی لیکن اب اسکا علاج کیا جان اور ہنوریا اب کسیطرح نہین ملتے ہرگز نہین ملتے“

اِس جملے کے ختم ہوتے ہی گو چارونطرف سکوت پیدا ہو گیا تہا اور ہر ایک کی خاموشی اپنی زبان حال سے اِس امر کو ظاہر کر رہی تھی کہ اب انتہا درجہ کی نا امیدی نے اسقدر انکے دلون پر قبضہ کرلیا ہی کہ اِس معاملہ مین یہ اب کچھہ کہنا نہین چاہتے مگر اسیقدر باتون کے سُننے سے ہمارا وہ خیال ضرور بدل گیا جسکی بنا پر یہانتک ہمارا ذہن پہونچا تہا۔ اور اچھی طرح سے یہ بات ہمکو یقین کر لینی پڑی کہ ہنوریا

یہان نہین پہونچی بلکہ چرخ کجرفتار کی ستم ڈہانے والی چالین اُسکو کسی اور ہی طرف لے گئین ایسی حالت مین گو ہمارا یہانتک آنا بالکل بے سود ٹھہرا اور اپنی اس ناکامیابی پر ہمکو تاسف بھی ہونا چاہیے تہا لیکن خدا گواہ ہے ہنوریا کے یہان نہ ملنے کی ہمکو وہ خوشی ہوئی ہے کہ اُسکو ہم اسیطرح بیان ہی نہین کرسکتے۔ ہنوریا چاہے اب ہمکو نہ ملے لیکن یہ ملنا پھر اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ وہ ہمکو یہان ملتی۔ اُسکے مان بہائی شقی القلب تھے۔ اُنکا پتھر کا دل تہا اُنکے دلمین محبت کی جگہ دشمنی کی آگ بھڑک رہی تھی اور اس سے بلند ہوتے ہوئے شعلون نے غم نصیب ہنوریا کو جلاتے جلاتے اب خود انہین کو خاک سیاہ کرنا شروع کیا تہا ہنوریا اگر انکو ملجاتی تو خدا جانے کس سختی سے وہ اسکے ساتھ پیش آتے اور شاید وہی انتقام لینے کے ارادے ہنوریا کے اسطرح اُنکے ہاتھ سے نکل جانے پر ان سب کو اسقدر غمگین بنائے ہوئے ہین نہ اُنکو اس سے کیا مطلب تہا خیر اور تو اور لیکن ایشیس کا جہکا ہوا سر اُسکا اُترا ہوا چہرہ اور اُسکی اُس تیز زبان کا جو گردش فلکی کی طرح کبہی رکتی ہی نہ تھی اسطرح خاموشی کا طریقہ اختیار کرلینا نہایت تعجب خیز معلوم ہوتا ہے۔ آخر اُسکو اسقدر غمگین ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ کیون وہ اُداس تھا اور کیون اُسکے چہرے پر اسوقت ہوائیان اُڑ رہی تہین۔ شاید اس معاملہ مین جو اُسکو ناکامی ہوئی تھی اسی نے اسکو سب کی نظرون مین بے وقعت ثابت کیا ہوگا اور جان کے اسطرح صحیح و سلامت بچ جانے پر اُسکی اُس حسد کی آگ نے اُسکے تن بدن کو بالکل پہونک دیا ہوگا جو مدتون سے اُسکے سینے مین سلگ رہی تہی۔ وہ اسیطرح خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ بلیسڈیا نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا "کیون ایشیس آج تم اسقدر چپ چپ کیون بیٹھے ہو۔ خیر تو ہے۔ تمہارا مزاج کیسا ہے"

ایشیس۔ (ہاتھ جوڑ کر) "جی ہان پیر و مرشد۔ خدا حضور کو سلامت رکھے مین اچھا ہون یہی اس معاملہ کی ناکامیابی میرے دلکو بہت صدمہ دے رہی ہے۔ افسوس میری وجہ سے فوج کو صدہا تکلیفین بھی اُٹھانی پڑین۔ بہت سی جانین بہی ضایع ہوئین اور پھر کچھ مطلب نہ نکلا سب کا برا بھی بنا اور حضور بھی ناخوش ہوئے"

بلیسڈیا۔ ہان مجکو اس امر کا افسوس تو ضرور ہے کہ بلا وجہ میرے بہت سے آدمیون کی جانین ضایع ہوئین لیکن اب اسکا ملال ہی کیا۔ جو ہونا تہا ہوا۔ کیا کیا جاے فتح شکست کسی کی اختیاری بات نہین"

ایشیس۔ (اپنے دلمین) "یہ دلمین تو خدا جانے کیا کیا بھرا ہوگا اور زبان سے

اسطرح کہا جاتا ہے (ولیمیڈیا سے مخاطب ہوکر) مگر کچھ ہو جب تک مین اُنکا پتہ نہ لگا لونگا اسوقت تک مجکو کسی طرح چین تو آ سکتا نہین مجھکو اپنی ناکامیابی پر سخت افسوس ہی- مین نے پوشیدہ طور پر اُن کا سراغ لگانے کے لئے بہت سے آدمیون کو انعام و اکرام کا امیدوار بنا کر چارون طرف بھیجا ہے- کوئی نہ کوئی تو پتہ لگائے گا- بھاگ کر جائینگے کہان "

ولین ٹنی ان " اب یہ سب فضول ہے- وہ نہین مل سکتے ، اور اس سے نتیجہ ہی کیا ہی نہ اگر ملجاتے تو اُن کو اُنکی اس حرکت کی سزا دیجاتی اخیر نہ ہی- ہماری جو اصلی غرض تھی وہ تو حاصل ہو گئی- اب ملک اور مال پر تو ہنوریا کی وجہ سے کوئی نقصان نہین ہو پہنچ سکتا "

ایشیس " (اپنے دلمین) یہ- اس کمبخت کو اپنے ملک اور مال ہی کا خیال ہے بس اور کچھ نہین- (کسیقدر بلند آواز سے) ہان حضور کا ارشاد بجا ہے مگر جناب عالی یہ تو خیال فرمایئے کہ اتنی بات سے کس قدر بدرعبی ہو گئی اور کس قدر اندیشہ لگا ہوا ہے "

ایشیس نے اپنے اس جملہ کو ابھی ختم بھی نہین کیا تھا کہ صدر دروازہ کی چلمن اٹھی اور ولین ٹنی ان کی بی بی یوڈوکسیا اور اُس کی دونون مہ پارہ بیٹیان آکر داخل ہوئین- جو بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھ لی گئین- لیکن یہ عجیب بات تھی کہ ان کے آتے ہی ایشیس کو کچھ چپ لگ گئی- اُس نے دالی لڑکیون کی طرف ایک سرسری نظر سے دیکھا اور پھر کچھ اسطرح غور مین آگیا کہ گویا کسی بڑے امر اہم مین غور کر رہا ہے- اسوقت اسپر بیخودی کی ایک قسم کی کیفیت طاری تھی- آنکھین کھلی ہوئی تھین اور جسطرف دیکھ رہا تھا دیکھ رہا تھا گویا شیشے کی آنکھین تھین جو کبھی طرف کو پھرتی ہی نہ تھین- پلکین اپنی حرکت بھول گئین تھین اور انکی چتلیون سے نکلنے والا نور اسی انتشار کے ساتھ اسوقت نکل رہا تھا کہ سامنے کی کسی ایک خاص چیز کے آس پاس اُس کا دائرہ نہین بنتا تھا گویا وہ دیکھتا سب کو تھا مگر کوئی چیز اُسکو نظر نہین آتی تھی- یون دیکھنے مین تو یہ چپ تھا مگر یہ باتین دلمین ہو رہی تھین " لاحول ولاقوۃ- اس سلطنت نے میری کچھ قدر نہ کی-

ذراسی بات کا کسقدر بڑا طعنہ دیا اب اگر وہ نہ ملین تو مین کیا کرون - تدبیر کرنا
میرا کام تھا اسمین مین نے کچھہ کمی نہین کی - ان سے کسیطرح کی امید نہین رکھنی چاہیئے
بانیفیس کے وقت کی خصومت اب تک ان کے دلون مین بھری ہوئی ہے - مصلحت
اور کچھہ مجبوری سے انہون نے اپنی سلطنت مین مجکو اسقدر دخیل ہونے دیا ورنہ یہ سب
میرے جانی دشمن ہین - جانی دشمن"

اسکے بعد اُسکے ذہن مین کچھہ ایسے خیالات آئے جنکے راز دار رہنے کے لئے اس نے
اپنے دل سے بھی کچھہ کہنا مناسب نہ سمجھا اور تھوڑی دیر خاموش ہو کر کسیقدر غور مین آگیا
اس حالت پر ابھی چند منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ خدا جانے کیا خیال اسکے ذہن مین
آگیا کہ کچھہ خوشی کے آثار اُسکے چہرے پر نمایان ہوئے اور اس نے بہت دبی زبان سے
یہ کلمے اپنے دل سے کہے " ہان ہان یہی ترکیب اچھی ہے سلطنت ہاتھ آنے کا
اگر کوئی طریقہ ہے تو یہی ہے - مجکو ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے" اور یہ کہتے ہی کہتے پھر
اُسکے وہ خیالات جو اُسکے دل سے باتین کر رہے تھے اسی جگہ ٹھٹک کر خاموش ہوگئے
الیشیس کی یہ باتین بہت ہی بے ربط تھین اور اس کا مفہوم صاف طور پر کچھہ ذہن مین
نہین آتا تھا لیکن ہان اسکی باتون سے اسقدر نتیجہ ضرور نکلتا تھا کہ وہ اٹلی کے تخت
اور تاج کی فکر مین ہے -

پلیسیڈیا نے گو ابتک الیشیس سے اسکی پہلی دغابازیون کا کوئی عوض نہین لیا
تھا اور نہ اُسکے دلمین اب اس قسم کا کوئی خیال باقی تھا لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ بد باطن
آدمی جسکے دلمین خود چور ہوتا ہے کبھی کسی سے صاف ہو کر نہین ملتے اور ضرور موقع محل
کے منتظر رہتے ہین - گو ہم ابھی یہ نہین کہتے کہ الیشیس کا یہ ارادہ کہان تک اٹلی کی سلطنت
کو نقصان پہونچا سکتا ہے اور کہان تک نہین مگر ہان یہ تو ضرور کہینگے کہ جب ایک مرتبہ
پلیسیڈیا کو الیشیس کے خبث باطن کا اندازہ ہوگیا تھا تو اُسکی احتیاط اور دور اندیشی
کے لحاظ سے یہ نہایت ہی بے موقع تھا کہ وہ اُسپر پھر بھی کچھہ اعتبار کرے یا اُسکو
اپنی سلطنت مین دخیل ہونے دے -

اُس صحبت مین بجز بے لطفی کے چونکہ کسی قسم کی اور کوئی دلچسپی نہ تھی اور جو تھا
صورتِ تصویر چپ بیٹھا ہوا تھا اسوجہ سے یہ صحبت بہت ہی جلد برخاست ہوگئی اور یہان

سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی - ایشیس ایوان خاص سے نکلکر ابھی اپنے مکان تک پہونچا بھی نہ تھا۔ سواری چلی جاتی تھی اور سلام کے لئے ہر شخص اپنا سر جھکا رہا تھا کہ ایک شخص نے سامنے بڑہکر بالکل غیر معمولی طریقہ سے سلام کیا جسمین گو ادب کا پہلو تو زیادہ ملحوظ نہ تھا مگر ہان اُسکے ذریعہ سے ایک خاص قسم کی خصوصیت پیدا ہوتی تہی - دیکھنے مین یہ شخص کسی قدر مسن معلوم ہوتا تہا لیکن نہ اسقدر کہ اعضا کی طاقت جوانی کا زمانہ بنکر نکل گئی ہو - اُسکے سر کے سپید اور سیاہ کھچڑی بال بتا رہے تھے کہ یہ دنیا کا گرم اور سرد اچھی طرح دیکھے ہوئے ہے اور زمانے کے انقلابات نے اِس کو بڑا تجربہ کار بنا دیا ہے - اسکے میلے لباس اور گرد آلود چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کی نرم اور سخت زمینون کو طے کرتا ہوا ابھی کہین سے چلا آتا ہے اور اسی کے ساتھ اسکا قیافہ بھی یہ بتا رہا ہے کہ یقیناً یہ بہت چست اور چالاک آدمی ہوگا -

ایشیس نے اسکی صورت دیکھتے ہی جسطرح اپنے گھوڑے کی باگ روک لی وہ بظاہر ایشیس سے، مد مغ شخص سے کچھہ تعجب ہی نہ تھا بلکہ کسیقدر بدنما ہی معلوم ہوتا تھا مگر خدا جانے کیا بات تھی کہ اِس نے بہت توجہ کے ساتھ اس سے پوچھا۔ "کب آئے ؟"

وہی شخص "حضور ابھی چلا آتا ہون"

ایشیس "(بہت شوق کے ساتھ) کچھہ سراغ لگا ؟"

وہی شخص "جی ہان - عرض کرونگا"

اسکے بعد پھر سواری چلی اور سواری کے ساتھ یہ بھی - سب دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے جس سے ایشیس نے اسطرح باتین کین - لیکن یہ ایک ایسا راز تھا کہ نوشتۂ تقدیر کی طرح اسوقت نہ کھلنا تھا نہ کھلا۔

مکان پر پہونچنے کے بعد ایشیس اِس شخص کو اپنے ساتھ لئے اپنی نشست کے اُس کمرہ مین پہونچا جو اسوقت اسیطرح خالی تھا جسطرح کسی حرمان نصیب عاشق کا دل خوشی سے خالی ہونا چاہیئے - ہوا کہان نہین پہونچتی ہے لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز پہونچانے کی ہوا چونکہ خود ہی قوی تہی

ذریعہ ہے اسوجہ سے اسکو بھی غماز سمجھکر وہان سے نکال دیا۔ دروازے بند
کردیے گئے۔ اور باتون کا سلسلہ شروع ہوا جس لب و لہجے اور جس احتیاط کے
ساتھ یہ باتین کی جاتی تہین وہ بہت ہی اندیشہ ناک تہا اور بدگمانی کے ساتھ ساتھ
آہنے والے خیالات بجز حیرانی اور ازدیاد شوق کے اور کوئی خبر کان تک
نہین پہونچنے دیتے تھے۔ ایسی حالت مین اس کمرہ کی وہ رہی سہی ہوا ان کے
آہستہ آہستہ ہونے والی باتون مین سے کچھ متفرق الفاظ کہین کہین سے چرا کر ہمارے
کان تک پہونچا دیتی تہی جس نے اسوقت خلا کو بے طرح ثابت ہوتے جاتے دیکھکر
اپنے اجزا مین تخلخل پیدا کر دیا تھا۔ اُن الفاظ مین سے جو الفاظ سب سے زیادہ
ہماری سمجھ مین آسکے ہین وہ جان اور ہنوریا کے نام ہین اور اسی اعتبار سے
یہ خیال ہوسکتا ہے کہ اس احتیاط کے ساتھ یہ ہونے والی باتین شاید انہین
دونون کے متعلق ہی ہون لیکن ہمارے حواس اسوقت درست نہین ہین
ہمارا خیال اس قابل نہین ہے کہ اس پر کچھ بھی اطمینان کیا جاسکے۔ ہمارے دل
مین جان اور ہنوریا کی محبت ہے جو بے طرح ہمارے دل کو مسل رہی ہے۔ ہمارے
دماغ مین انکا خیال ہے اور خیال کے ساتھ اُنکی یاد۔ انہین کی آواز ہمارے کانون
مین بھری ہے۔ انہین کی صورت ہماری آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے اور اسی بنا پر
جائز ہے کہ اسوقت اُن کے نام سُننے مین ہمارے کانون کو دھوکا ہوا ہو اور یہ
باتین کرنے والے کچھ اور ہی کہہ رہے ہون۔ لیکن ان باتون مین یہ کیسا اثر ہے
کیا بات ہے کہ اُنکو سُن سُنکر الیکسیس کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار
نمودار ہوتے جاتے ہین اور اسکا چہرہ ہی اسوقت غیر معمولی مگر ہلکی سرخی کے ساتھ
بشاش بشاش معلوم ہوتا ہے۔ گو وہ احتیاط کے خیال سے اپنی آواز کو بلند نہین
ہونے دیتا مگر جوش مسرت اسوقت اسکے دلمین بھرا ہوا ہے اُس سے تنگ آکر
یہ جملے کبھی کبھی اُسکی زبان سے نکل ہی جاتے ہین "اب کیا ہے۔ اسی ذریعے سے سب کام
بنجائینگے وہ عوض لیا ہو کہ یاد ہی کرین۔ اُنکا بھی پتہ چلجائے تو پھر لطف دیکھئے۔ مگر اُنکو اب
جاتے کہان ہین"

یہ وہ بے ربط جملے ہین جو اسکی اول سے آخر تک کی گفتگو مین کہین کہین درمیان سے

سنُنے لگے لیکن اب ایشیس کی یہ کیفیت تھی اگر کسیو قت تو اُسکے چہرے پر بے انتہا مسرت پیدا ہو جاتی تھی اور کبھی اُسکے چہرے کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی پیدا ہونے والے سوچ اور غور نے بلا سے ناگہانی کی طرح اسکے اِس خون کو مُنہ لگا کر چوس لیا تھا جسکو جوش مسرت نے اسکے چہرے کی اُس جلد کے نیچے ایسی لہرین لینے کیلئے بھیجا تھا جسکو رومی آب و ہوا کے فیض بخش اثر نے نازک اور نازکی کے ساتھ بہت سپید پیدا کیا ہے مگر یہ امر تعجب کی بات تھی کہ یہ نیا شخص جلد جانے کیا کہدیتا تھا اور اسکی تقریر مین کیسا اثر تھا کہ اسکے ایک لفظ کے کہدینے سے ہی فوراً ایشیس کے اُس سوچ مین کمی آجاتی تھی اور مسرت کی نہ چھپنے والی نشانیاں بتا دیتی تھین کہ جو مشکل ابھی اِس کے ذہن مین آئی تھی وہ آسان ہو گئی۔

تھوڑی دیر تک تو اِن دونون مین خوب جھنتی رہی اور پھر وہ شخص کچھ اسطرح رخصت ہو کر یہان سے چلا گیا کہ گویا کہین دور کا عزم رکھتا ہے۔ ہان جاتے وقت کا اسکا یہ آخری جملہ بہت توجہ کے قابل تھا کہ "اب مین جاتا ہون اور وہان سے اِنکے نکال لانے مین جو جو تدبیرین مجھسے ہو سکتی ہین عمل مین لاتا ہون۔ لیکن فوجی مدد اور کمک سے آپ غافل نرہین" اسکے چلے جانے کے بعد تجسس اور کوشش سے اب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ شخص اُنہین لوگون مین سے تھا جنکو ایشیس کمبخت نے جان اور ہنوریا کے پتہ لگانے کے لئے بہت مخفی طور پر روانہ کیا ہے اور اب جو ہم اِنکے اسیقدر جملون کو ایک دوسرے سے ربط دیتے ہین تو گو کوئی اب بھی یقینی امر سمجھ مین نہین آتا ہے مگر پھر بھی ایشیس کی خوشی اور اپنی طبیعت کا انتشار دیکھکر جان اور ہنوریا کی نسبت طرح طرح کے بُرے اندیشے ذہن مین آتے ہین اور دل کانپ جاتا ہے۔

ایشیس خوش خوش بیٹھا ہوا ہے اور آپ ہی آپ اپنے دل سے یہ باتین کر رہی ہین" ہنوریا اگر ملگئی تو پھر جان کا ملنا کیا مشکل ہے جہان وہ ہون گے ہنوریا کی خبر وہان کشان کشان انکو لے ہی آئیگی یہان آسائے اور پھر کہان جاسکتے ہین۔ بس اِس سے اچھا اور دوسرا ذریعہ ملکہ اور ویلین ٹنی ان کے دل خوش کرنے کا نہین ہو سکتا ہے اور شاید یہی ایک ایسا موقع ہو گا جسمین مین اپنے ازد لعزیز بڑے بیٹے کے لئے ملکہ کی بڑی پوتی کی درخواست کرون اور وہ اِسی خوشی مین میری اِس خواہش کو پورا بھی کرین

اگر یہ نسبت اُنہون نے منظور کر لی تو پہر کیا ہے وہ سب تمنائین حاصل ہوجائین گی جو
عرصہ سے دلمین تو تہین مگر اب تک انکو ظاہر ہونے کا موقع نہین ملا تہا۔ لیکن ہنوز یا کا
ملجانا شرط ہے (خود ہی) لیکن یہ شخص بہت ہوشیار ہے۔ اِسکے مکر اور فریب کے چلتے
ہوئے تیر کبھی خطا نہین کر سکتے۔ کسی نہ کسی ترکیب سے ضرور نکال لائے گا۔ بلبیہ ہیڈیا کی کبرنی
نے تو خود ہی اسکو آفتاب لب بام کر دیا ہے آج مری کل دوسرا دن۔ رہا
ولین ٹنی ان اور اُنکی بیوی یوڈ کسیا انکو می نوشی کی کثرت نے آئے دن کا بیمار بنا رکہا ہے
یقیناً بہت جلد انکا بھی خاتمہ ہوجائیگا اور پہر بجز یوڈوکسیا کی بڑی صاحبزادی کے اور کوئی
اِس تخت و تاج کا مالک معلوم نہین ہوتا اگر انہون نے اِس نسبت کو منظور کر لیا تو پہر کیا ہی
یہ تخت اپنے ہی قبضہ مین ہے ؛؛

ایشیس کی یہ ایک مجذوبانہ بڑ تھی جسکو وہ اس بیخودی کے عالم مین اپنے دل سے
کہہ رہا تہا جو اسکی نئی نئی خواہشون اور امیدون نے اسکے دلمین پیدا کر دی تھی۔ گو
اسکے یہ خیالات بظاہر ایک ایسے آدمی کے خیال تھے جسکے دماغ مین خلل اور عقل
مین فتور آگیا ہو۔ اور ایسا خیال کیا جاتا تہا کہ تہوڑی ہی دیر مین یہ سب خیالات خام
اسکے دل سے نکل جائینگے مگر نہین یہ سب خواہشین بہت مضبوطی کے ساتھ اسطرح
اسکے دل پر قبضہ کئے ہوئے تہین کہ کسیطرح اِسکے دل سے نہ نکلین اور اب وہ رات
دن انہین فکرون مین مشغول ہے۔

چھٹا باب

غیبی مدد

رات دن گردش مین ہین سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا

صبح ہے اور مشرق کی طرف سے ابھی ابھی نکلنے والے آفتاب کی سرخی مائل چمکدار کرنین

اپنا چل بل کھاتی ہوئی اس وقت دریائے سین کے اس حصے پر عجیب لطف پیدا کر رہی ہین
جو پیرس کے جنوبی طرف سے بہتا ہوا اوس طرف نکل گیا ہے جو زمانہ حال مین آبنائے
انگلشیہ کے نام سے نامزد ہے۔ کرنون کا کسی کی شرمیلی نگاہون کیطرح جھجھک جھجھک کر سطح
آب پر گرنا لہرونکا کسی مٹے ہوئے عاشق کی طرح اُنکو اپنی گود مین لینا چلتی ہوئی ہوا کا بگڑ بگڑ
کر دو کنا۔ اس ہوا کی بیطرح لگاوٹین اور لگاوٹون کے ساتھ دست اندازیان دیکھکر پانی کا
مضطربانہ اُچھلنا اور اُنھین ہچکولون کے ساتھ ان کرنون کا تلملاتے ہوئے نکلجانا۔ ہای بے
اختیار اوسی حالت کو یاد دلائے دیتا ہے کہ کوئی حسین کسی اپنے چاہنے والے کی آغوش
سے مچلکر نکل گیا ہو۔ جنوبی ساحل کیطرف دور دور تک ریگستانی میدان ہے جسکے ریگ کے
ذرے اسوقت بڑے لطف کے ساتھ چمک رہے ہین۔ شمالی ساحل کیطرف پیرس کی عالیشان
اور بلند عمارتون کے اونچے اونچے مینار اور سپید سپید مندرین نظر آتی ہین۔ غربی سمت مین
جنگل کا سلسلہ ہی جو جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور آفتاب کی وہی کرنین جنمین اب سرخی کی
جگہہ ہلکی ہلکی زردی باقی رہگئی ہو اس جنگل کے درختون کے ہرے ہرے پتون تک پہنچکر اونکی
تیز کاہی رنگت مین کچھ اور ہی لطف پیدا کر رہی ہین جنگل پھول رہا ہو اور پھولون کی طرح طرح
کی خوشبوئین اسوقت کی چلنے والی نسیم سحر لیے ہوے بڑی آزادی کیساتھ چارونطرف پھیر رہی ہین
یہ وقت ہی۔ یہ مقام۔ یہ سمان اور جنوبی ساحل کیطرف سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کوئی شخص
اس طرف آرہا ہی۔ کون ہی؟ کوئی گھوڑے پر سوار معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ اسطرح گھوڑے پر
بیٹھا ہوا ہی کہ گویا کسی بات کی اسکو اسوقت خبر ہی نہین۔ یہ آنے والا سوار اس طرف آتے
آتے ساحل کے پاس پہونچکر بہت جلدی کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سے اوتر پڑتا ہی پیار سے
اپنے گھوڑے کی گردن پر تھپکیان دیتا ہی اور پھر اوسکو پانی پلا کر اپنے منہ ہاتھ دھونے مین
مشغول ہوتا ہی۔ گو صبح کے لحاظ سے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ ابھی کچھ اسنے کھایا پیا نہوگا اور
اُسکے جسم کی وہ عارضی گرمی بھی جو قطع مسافت نے اُسکے اعضا مین پیدا کر دی تھی ابھی باقی
ہوگی مگر ایسی حالت مین نہار منہ پانی پینے کی مضرتون پر اس کی جلدی اور پیاس نے مطلق
اسکے خیال کو اس طرف نہین جانے دیا اور پانی پینے کے بعد وہ دریا کے ایک اونچے
کگارے پر چُپ بیٹھ گیا۔ دونون ہاتھون سے سر تھام لیا اور پانون نیچے لٹکا دیئے۔
اسکے چہرے کی جمی ہوئی گرد اور غیر معمولی سیاہی کے غالب آجانے نے گو اوس کے بشرے

کو بالکل بدل دیا ہی مگر کچھ ہو ہمنے اوسکو پہچان لیا ہے اور اچھی طرح سے پہچان لیا - یہ ہمارے دوست کا رفیق میکسمس ہے - این اگر یہ یہان کہان ؟ یہ تو ہنوریا کی ہمراہی مین تھا کیا کم نصیب مگر بیچاری ہنوریا کے مقدر نے اس سے بھی اوسکو جدا کردیا ؟ آہ - اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ، بیشک جدا کردیا - ورنہ یہ اسطرح تنہا کیون مارا مارا پھرتا اور اگر یہ سمجھین کہ اس کا یہان اسطرح پہونچنا اتفاقی طور پر ہوا ہوگا تو گو یہ بات ہمارے اضطراب دل کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہین ہوتی مگر خیر آئیے اسکے پاس تو چلین - شاید کوئی بات معلوم ہی ہوجائے دریا کا وہ صاف اور شفاف پانی جسمین پانی کی زیادتی سے ایک قسم کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ پیدا کردی ہے ہوا کے تھپیڑون سے بڑے لطف کے ساتھ اسکی آنکھون کے سامنے موجین لے رہا ہے مگر یہ اپنے خیالات مین کچھ ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ آنکھ اوٹھا کر بھی نہین دیکھتا - یہ سب ہے اور اسکا منتشر خیال - گھبراہٹ کے ساتھ ہر طرف ذہن جاتا ہے اور مایوس پھر آتا ہے ٹھنڈی سانسین لیجاتی ہین اور پھر اسطرح اپنے دل سے باتین ہوتی ہین " او کیا کیا کرون - کہان جاؤن - ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا - مگر نہ وہی حضرت ملتے ہین اور نہ کہین شاہزادی صاحب کا پتہ چلتا ہے - کس عذاب مین جان پڑی ہے - کچھ نہین معلوم شاہزادی صاحب کو کون اسطرح دفعتہً لیگیا - بس اتنی ہی دیر مین کہ مین لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگا اور ادہر وہ غائب کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ کدھر گئین "

ایپی نائن کے عین درے پر تو لڑائی ہی ہو رہی تھی - بھلا اسطرف سے کون آسکتا تھا ؟ جنوب کی طرف دریا تھا - شمال کی طرف پہاڑ تھا اور آلپس کے اس طرف کوئی انکا حریف ذہن مین نہین آتا - اور حریف بھی سہی تو اسوقت کسی کو اون کے وہان آنے کی خبر ہی کیا تھی جو گھات مین وقت کا منتظر ہی بیٹھا ہوتا اونکی تلاش اور جستجو مین بجز اسکے اور تو کچھ حاصل نہین ہوا کہ جان بھی ہاتھ سے گئے - ہا - افسوس ! خدا جانے خراب خستہ اب وہ کہان پھر رہے ہونگے اور کس حال مین ہونگے - پروشیا کی طرف کچھ کچھ اونکے جانیکا قصد معلوم ہوتا تھا وہان نہ ملے - اب اس طرف آیا ہون دیکھئے یہان بھی ملتے ہین کہ نہین - عجب نہین جو انکا گھبرایا ہوا خیال کشان کشان اون کو اٹلی لیگیا ہو (ٹھنڈی سانس لیکر) خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو بڑا ہی غضب ہوا - وہان پہونچکر پھر اونکی جان کا خدا ہی حافظ ہے "
یہ باتین کرتے ہی کرتے اوسکے دل کا اضطراب بڑھا - آسمان کی طرف منہ اوٹھا کر دو چار ٹھنڈی

سانسین لین اور پھر سر جھکا کر کچھ ایسے سناٹے مین آگیا - جسنے دیر تک اُسکو ایک قسم کی بیخودی مین مبتلا رکھا - میکسمس کی بابت ابتک ہمارا یہ خیال تھا کہ وہ شاہزادی ہنوریا کے ساتھ ہے اور یہی ایک ایسا خیال تھا کہ جسکی وجہ سے ہمکو اس امر کی کچھ کچھ امید ہو سکتی تھی کہ اگر ہنوریا ابتک صحیح سلامت ہے اور وہ اپنے لیجانے والون کے پنجۂ ظلم سے رہا ہو سکتی بھی ہے تو میکسمس اپنے امکان بھر اسکی رہائی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھیگا اور شاید وہ کامیاب بھی ہو جائے مگر وہ آج یہ امید بھی جان کی تمناؤن کیطرح ہمارے دل سے گئی اور اس طرح گئی کہ اب پھر آنے کی امید بھی نہین - اب پیاری ہنوریا تیرا خدا ہی حافظ ہے - بالٹک وہان مارا گیا - شجاع سے اس طرح مفارقت ہوئی اور میکسمس کا یہ حال ہو اب تیرے پاس کون ہے - تو ہے اور ایک ٹیلی ہزار دن صدمے ہین اور لاکھون دشمن کوئی مرد کی صورت نہین - دو عورتین اور عورتین بھی وہ جن کا دل قابو مین نہین کیا ہو سکتا ہے! آہ جس جگہ تو ہوگی اب وہان سے تیری طرح تیری خبر بھی نہ نکلیگی میکسمس ابتک اوسی طرح چپ بیٹھا تھا - دریا کی لہرین لہرون مین کرنین اور کرنونکا عکس پانی سے اوٹھ اوٹھکر جھلملاتا ہوا اس کے سامنے سے دریا کے کنارے پر گر رہا تھا مگر یہ سنہیریان ہرگز ایسی نہ تھین کہ میکسمس کی آنکھون پر کچھ بھی اپنا اثر کرتین اور وہ آنکھ اوٹھا کر ذرا بھی ان کی طرف دیکھتا - اس کی آنکھون کے سامنے حسرت اور افسوس کے لق و دق صحرا تھے جن مین اسکی نظر بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی اور اس کا سر اوسی طرح جھکا ہوا تھا جسطرح انتہائی درجہ کے مغموم آدمی کا جھکا ہونا چاہیئے کہ یکبارگی کچھ آہٹ پیدا ہوئی -

یہ آہٹ چند آدمیون کے آنے کی تھی جو گھوڑون پر سوار تھے اور یہ سب شمال کیطرف سے بہت آہستہ آہستہ اپنے گھوڑون کو اسی طرف لئے آتے تھے - گو انکے آنیکی آہٹ نے میکسمس کی نظر کو بے اختیار ایک مرتبہ اُنکی طرف اوٹھا ہی دیا مگر یہ اپنے خیالات مین اس وقت کچھ ایسا اُلجھا ہوا تھا کہ اسنے اپنا سر پھر فوراً جھکا لیا - ان آنے والون کی تعداد تخمیناً سو آدمیون کے قریب تھی جو بالکل مسلح تھے اور فرانس کا فوجی لباس اُن کے زیب تن تھا - ان سب کے آگے آگے ایک معزز شخص کا گھوڑا تھا جسکے سر پر شاہی تاج دھوپ مین جگمگا رہا تھا اور اسکا آہستہ آہستہ گھوڑی کودے جانا

یہ امر بتا رہا تھا کہ شاید صبح کی وہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے کے لئے یہ اس وقت گھر سے نکلا ہے جسکو ساری دنیا والے دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہین مگر افسوس ہمارے ہندمین اسکی قدر نہین۔ وہ اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے گھوڑے کو اسطرف لئے آتا تھا اسکی آنکھین دریا کا لطف اوٹھا رہی تھین کہ یکبارگی اس کی نظر میکسمس پر پڑی میکسمس کی وضع چونکہ اہل فرانس سے بالکل ملتی ہوئی نہ تھی اس وجہ سے اسکو اپنے سوارونسے مخاطب ہوکر میکسمس کی بابت کچھ پوچھنا پڑا لیکن اس وقت تک ہمارے دوست کے رفیق سے چونکہ کوئی واقف نہ تھا اسوجہ سے سبنے اپنی لاعلمی بیان کی اور فوراً ایک سوار میکسمس کی طرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ اوس کا حال دریافت کرے گو ان لوگونمین اور میکسمس مین اب ساٹھ ستر قدم سے زیادہ فاصلہ نہ تھا لیکن میکسمس دریاے فکر مین اس وقت کچھ ایسے غوطے کھا رہا تھا کہ اسکو اسوقت تک ان لوگون کیطرف توجہ نہ ہوئی جبتک اس طرف سے ایک سوار گھوڑا دوڑاتا اسطرف نہین بڑھا میکسمس اب رکاب مین پاؤن دیکر اپنے گھوڑے پر سوار ہی ہوا چاہتا تھا کہ اس جانے والے سوار نے قریب پہونچکر افرنجی زبان مین اس سے کہا "تم کون ہو؟" جسکے جواب مین میکسمس نے اپنی زبان مین کہا "ہم نہین سمجھے"

اب عجیب لطف ہے جو یہ کہتا ہے اس کو وہ نہین سمجھتا اور جو وہ کہتا ہے اسکو یہ نہین سمجھتا آپسمین زق زق بق بق ہو رہی ہے اور ایک دوسرے کا مطلب نہین سمجھتا بالآخر فرانسیسی سوار نے اشارے مین اس سے کہا "تم وہان تک چلو" اور یہ اسکے ساتھ ساتھ ہو لیا۔

میکسمس اب اپنے گھوڑے پر سوار اس طرف جا رہا ہے اور دل مین کہتا جاتا ہے "معلوم نہین یہ کون شخص ہین۔ مجھکو کس لئے بلایا ہے اور میرے ساتھ کیا سلوک کرینگے لباس تو فرانسیسیون کا ایسا معلوم ہوتا ہے عجب نہین جو یہ رہنے والے بھی یہین کے ہون اور خدا جانے یہ کون شخص ہے جس کا گھوڑا سب کے آگے ہے اوضع سے تو کوئی بڑا معزز شخص معلوم ہوتا ہی۔ سر پر تاج بھی ہے۔ کیا عجب ہے کہ یہ یہان کا بادشاہ ہی ہو یا اس کا کوئی عزیز یہ کمبخت سوار کسیطرح میری زبان ہی نہین سمجھتا ورنہ جان کا حال اس سے پوچھتا۔ شاید کچھ اسی کو معلوم ہوتا مگر اسکا الزام اسپر کیا ہی یہ خطا تو اپنی ہے کہ فرنچ زبان سے

واقفیت نہین۔ بیشک انسان کیلئے یہ بہت ضروری بات ہی کہ مختلف زبانون سے واقف ہو۔ علی الخصوص ایک ایسے شخص کے لئے جسکو دور دراز سفرون کی اکثر ضرورت پیش آتی ہی " مختلف زبانون کے نہ سیکھنے سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین اوس کے اعتبار سے ہم اسوقت یہ تو نہین بتا سکتے کہ فرنچ زبان کا نجاننا اس وقت میکسمس کے حق مین کہان تک مفید اور مضر ہوا اُسکے حق مین تو اتفاق سے مفید ہی ہوا لیکن ہان ہم اُن متعصب لوگون کو جو غیر قومون کی زبان سیکھنے کے مخالف ہین یہ امر ضرور روکنا چاہتے ہین کہ میکسمس کے لئے فرنچ سے واقف ہونے کی اسوقت کسقدر ضرورت تھی۔

میکسمس اسی فکر مین غلطان پیچان چلا جاتا تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور یہ معزز شخص کون ہے کہ درمیان کا فاصلہ ختم ہوگیا اور اب یہ اوس شخص کے روبرو کھڑا ہے جسکے رعب اور ہیبت نے اسوقت اسکے دل مین ایک اختلائی کیفیت پیدا کردی ہے اس معزز شخص نے اسکو سر سے پیر تک ایکبار دیکھکر اُسی سوار سے اسکا حال پوچھا جو اسکے پاس پہلے بھیجا گیا تھا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اسکی زبان کسی کی سمجھ مین نہین آتی تو اوسنے خود ہی اپنی افرنجی زبان مین میکسمس سے پوچھا " تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے ہو "

میکسمس (لٹین زبان مین) میرا ناقص علم اس زبان کے جاننے سے عاجز ہے اور اس وجہ سے مین کچھ نہین سمجھ سکتا کہ آپنے کیا فرمایا اور مجھکو اسکے جواب مین کیا کہنا چاہیئے "

وہی معزز شخص (اپنے دل سے) ہون معلوم ہوا۔ رومی شخص ہی۔ فرنچ نہین جانتا اسکی لٹین زبان ہے (اسی کی زبان مین اس سے گفتگو کرنا چاہیئے) (میکسمس سے لٹین مین) کیا تم روم کے رہنے والے ہو ؟ "

میکسمس " جی نہین میرا وطن افریقہ ہے مگر میری عمر کا بہت بڑا حصہ جس مقام پر گزرا وہ روم ہی کی سرزمین ہے "

وہی شخص " تمھارا نام۔ اور یہان تمھارا کسطرح آنا ہوا "

میکسمس " جناب اس گمنام کو میکسمس کہتے ہین (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا عرض کرون یہان کس طرح آنا ہوا۔ بس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آب و دانہ کی کشش لے آئی " یہ عام قاعدہ ہی کہ جب کوئی کیسکی تلاش مین حیران و سرگردان پھرتے پھرتے بہت بڑی

کوشش کے بعد کسی ایسے مقام پر پہونچتا ہی جہان اس کی امید بہت وے لا سردی دیکر اسکو لیگئی ہو تو وہان پہونچکر سب سے پہلے اسکو یہی فکر ہوتی ہی کہ کسیطرح جلدی یہ معلوم ہوجاے کہ جسکے لئے مین نے یہ سب مصیبتین اٹھائی ہین وہ یہان ہے بھی کہ نہین میکسمس کو اوسکے دل نے بے اختیار فوراً اس امر پر مجبور کردیا کہ وہ جان کی نسبت اوس سے سوال کرنے اس نے پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع کیا "میرا خیال ہے کہ شاید آپ یہین خاص پیرس کے عمائدین سے ہونگے اگر میرا خیال صحیح ہے تو مین اس امر کی اجازت چاہتا ہون کہ کچھ آپ سے دریافت کرین"

وہی شخص "(بے پروائی کے ساتھ) پوچھو کیا پوچھنا ہے"

میکسمس "مین اٹلی کے سپہ سالار مسٹر جان کی تلاش مین یہان تک آیا ہون۔ اگر آپنے یہان اُن کے آنے کی بابت کوئی خبر سُنی ہو تو مہربانی فرماکر مجھکو بھی مطلع فرمائیے مین آپ کا نہایت مشکور ہونگا"

وہی شخص "کون مسٹر جان؟ بانی فیس گورنر افریقہ کے صاحبزادے!"

میکسمس "جی ہان۔ جی ہان۔ وہی وہی" اور فوراً اس کے چہرے پر کچھ خوشی کی نشانیان ظاہر ہوئین اور گویا اوسکے دل نے اُس کو کچھ آسرا دلاکر اس امر کا کچھ کچھ امیدوار کیا کہ جان یہان ہے اور یہ معزز شخص اُس سے واقف بھی ہے مگر آہ یہ ایک ایسی خوشی تھی جسکو دنیا کے انقلابات مین اسی طرح قیام نہ تھا جسطرح اس سے پہلے ہنوریا سے ملنے کی جان کو دو دن کے لئے خوشی ہوگئی تھی میکسمس بہت خوشی کے ساتھ اس امر کی انتظار ہی مین تھا کہ دیکھین اب یہ شخص جان کی نسبت کیا خوشخبری سناتا ہے کہ پھر اوسی معزز شخص کے ہونٹھ ہلے اور اوسکی زبان نے یہ جملہ ادا کیا "نہین۔ وہ یہان نہین آئے اور اگر آئے بھی ہون تو ہمارے علم مین نہین کیون۔ کیا وہ اٹلی مین نہین ہین"؟

یہ سُنتے ہی میکسمس کا چہرہ فق ہوگیا۔ سناٹا گزر گیا۔ اسکی آنکھین بند ہوگئین اور اسی حال مین اسنے دیکھا کہ ابھی دم بھر کی آئی ہوئی مسرت بڑی بے رحمی کے ساتھ اسکے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کئے دیتی ہی۔ اسنے یہان کے آنے مین جسقدر تکلیفین اوٹھائی تھین وہ سب اسوقت اسکو خاک مین ملتی ہوئی معلوم ہوئین۔ اس کا دل ٹوٹ گیا ہمت پست ہوگئی۔ حوصلے سُست ہوگئے اور اسنے اس طرح اپنے دل سے کہا۔ یہان کا بڑا آسرا تھا۔ لیجئے یہان بھی

مطلع صاف - وہی زمین وہی آسمان اور وہی آسمانکی دل دکھانے والی گردشین - اب کیا امید کرنی چاہیئے - کچھ نہین - مگر نہین - اسطرح قطع امید نہین کرنی چاہیئے جائز ہی کہ انکے یہان آنی کی انکو خبر نہو - بہرحال ایک شخص کے کہدینے پر مایوس نہونا چاہیئے لیکن یہ شخص جان سے واقف ضرور ہے (اوسی شخص سے مخاطب ہوکر) کیا آپ سے اُن سی ملاقات ہی"

وہی شخص "نہین - ملاقات تو نہین ہے - مگر ہان جانتا ضرور ہون"

میکسمس "جناب کا اسم مبارک ؟"

وہی شخص "اس سے آپ کو کیا مطلب - اور ایسی ابھی جلدی کیا پڑی ہی معلوم ہوجائیگا"

میکسمس "نہین مجکو اُن حضرات سے ضرور واقف ہونا چاہیئے جنکو جان سے کچھ بھی تعارف ہو - اور اوس کے علاوہ اب مین دیکھتا ہون کہ آپکی شان و شوکت - آپ کی عظمت اور جلال نے اب میرے دل مین بیطرح رعب پیدا کرنا شروع کیا ہی اور ساعت بساعت مجکو اس امر کا خوف ہوتا جاتا ہی کہ اس لاعلمی کیوجہ سے کہین ایسا نہو کہ کوئی کلمہ آپکے مرتبے اور شان کے خلاف میری زبان سے نکلجائے اور بعد کو اُسکی ندامت ہمیشہ کیلئے شرمندہ بناکر میری آنکھین بھی آپکے سامنے نہونے دے"

وہی شخص "(مسکراکر) گو اب آپ کی آزادانہ گفتگو کا لطف جاتا ہی مگر خیر بتائے دیتا ہون میرا نام سیرودیس ہے"

"یہ ملک فرانس کا بادشاہ اور اُس باپ* کا بیٹا ہی جو اپنے بالونکی خوبصورتی کیوجہ سے ہمیشہ تعریف کی دنیا مین یادگار بلکہ ضرب المثل رہیگا"

سیرودیس کا نام سنتے ہی میکسمس کانپ گیا - ندامت سے آنکھین نیچی کرلین - خوف سے سر جھک گیا - جبتک گھوڑے کی گردن تک پہونچکر اس تعظیمی سجدے کو بھی ادا کردیا جسکا ادا کرنا اُس زمانہ مین سلاطین کے سامنے ایک بہت ضروری امر سمجھا جاتا تھا میکسمس فوراً گھوڑے سے اوتر پڑا - سلطانی رکاب کو بوسہ دیا اور ہاتھ جوڑکر اس طرح عرض کرنے لگا - مجھ سے بڑی غلطی ہوئی میری لاعلمی نے مجھکو ایسا بڑا دہوکا دیا کہ جسکی تلافی شاید مجھسے کبھی نہین ہوسکتی اور اسکے پاداش مین جو سخت سے سخت سزا میرے لئے تجویز کیجائے مین اوسکا مستحق ہون بادشاہ کا خوف اس قسم کی باتین کرنے پر گو میکسمس کو مجبور کر رہا تھا مگر اب اسکو جان کے یہان ہونیکا بالکل یقین آگیا تھا - آہ اسکا دل اس کے قابو مین نہ تھا اور اسکی آنکھون سے نکلنے والے وہ آنسو جو

* کلوڈین نام تھا جو ۴۲۸ء مین تخت نشین ہوا اور ۴۴۸ء مین فوت ہوا -

جان کے نہ ملنے کی وجہ سے بہت بے اختیاری کے ساتھ اسکے چہرے پر بہ رہے تھے
میروویس کو اس امر کا یقین دلا رہے تھے کہ اُسی بے ادبی کی ندامت اسکو اسطرح آٹھ آٹھ
آنسو رُلوا رہی ہے۔ میروویس نے جلدی سے اُسکا جھکا ہوا سر اپنے ہاتھ سے اُٹھایا اور اُسکی تشفی
دینیوالی عنایت آمیز گفتگو مین اُسکے رونیکا تار توڑ کر اسکو اس امر کی اجازت دی کہ وہ پھر اپنے
گھوڑے پر سوار ہو۔
چونکہ اب آفتاب اونچا ہو گیا تھا اور دھوپ مین کسیقدر حدت بھی آچلی تھی اسوجہ سے بادشاہ نے
اپنے گھوڑے کی باگ ایوان سلطنت کیطرف پھیر دی اور اُسی کے ساتھ سب نے میکسمس بھی
ساتھ ساتھ مگر کچھ پیچھے ہٹا ہوا چلا جاتا تھا جسکے چہرے سے ناکامیابی کا بڑا ہوا رنج عیان تھا۔
اُداسی چھائی ہوئی تھی اور بالکل چُپ چُپ تھا کہ میروویس نے اوس سے متوجہ ہو کر کہا "
آپ سے اور مسٹر جان سے کیا تعلق ہے "
میکسمس " حضور مین اُنکا ایک ادنیٰ درجہ کا خادم ہون۔ مجھسے تعلق کیا مگر ہان اُنکی عنایتین
میرے حال پر بہت تھین جو مجکو اب یاد آ آ کر اُنکی تلاش اور جستجو کیلئے اسطرح حیران و پریشان
جا بجا لئے پھرتی ہین "
میروویس " (حیرت کے لہجے مین) تو کیا اب اُنکا کہین پتہ نہین۔ بالکل مفقود الخبر ہین آخر گئے کہان؟"
میکسمس " جناب عالی۔ وہ تو سلطنت اٹلی سے کنارہ کش ہو کر اسی سلطنت کیسایہ مین پناہ لینے
آتے تھے کہ جینوا کے میدان مین ایطالیہ کی فوج نے ان کو گھیر لیا۔ لڑائی ہوئی اور گو جان کی
فتح بھی ہوئی مگر پھر وہان سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہوے اور کہان گئے "
میروویس " فتح حاصل ہونیکے بعد اسطرح دفعتاً اُنکا غائب ہو جانا ایک بہت تعجب خیز واقعہ ہے
اور اُس سے زیادہ ایطالیہ سے اُنکی کنارہ کشی اور کنارہ کشی کے بعد پھر سلطنت اٹلی کی فوج کشی "
میکسمس " بیشک خداوندان عالی کا تعجب بجا ہے لیکن اسکی ایک خاص وجہ ہے جسکو کسی وقت
مین تنہائی مین عرض کرونگا مگر ہان مفقود الخبر ہو جانا یہ ضرور ایک ایسی حیرت انگیز بات ہے کہ روح القدس
ہی اس حیرت کو دفع کرے تو شاید دفع ہو ورنہ یون تو امید نہین " اور اس قدر کہنے کے بعد میکسمس
خاموش ہو گیا جسکا سبب کچھ تو اُسکا وہی افسوسناک جملہ تھا جسکو اس نے ابھی ختم کیا تھا اور
اسکا دل مسلنے والا اثر ابھی باقی تھا اور کچھ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ جان کے واقعی حالات کے
بیان کرنے اور نہ کرنے مین اپنے دل سے مشورہ کر رہا تھا۔ مختلف خیالات اسکے ذہن مین آ رہے تھے اور

پر اکثر اوجھا ہوا تھا کہ ہیرودیس نے پھر کہا۔ امیر کے ساتھ کے سواروں میں سے کوئی بھی
لیٹن نہیں جانتا ہے ... حال بیان کیوں نہیں کرتے۔"

اب ہیرودیس کے اسقدر اصرار کرنے کے بعد سیکیمس کو اس امر کا موقع نہ تھا کہ وہ اس
تذکرے کو کسی دوسرے وقت پر اوٹھا رکھتا یا ایک رازداری کی عمدہ صفت سے
موصوف ہونے کیلئے اب وہ اس ہمدردی اور مدد کے موقع کو بھی اپنے ہاتھ سے کھو دیتا
جسکی امید بعض تعصب ... ایسی نازک و بیکسی کے وقت میں ہیرودیس کی طرف سے معلوم
ہوتی تھی سیکیمس نے نہایت مختصر ... پر شاہزادی ہنوریا اور جان کے حسن اور عشق کے
جذبات اور دونوں کے پُر درد حالات بیان کئے اور اسکے بعد کہا۔ جب شاہزادی صاحبہ
کے ہمراہ میں آلپس کے مغرب کیطرف پہونچگیا تو جان نے مجکو شاہزادی صاحبہ کے پاس سے
علیحدہ ہونیکی سخت ممانعت کردی تھی اور خود میرا دل بھی نہیں چاہتا تھا مگر جناب
شاہزادی صاحبہ کے اصرار نے بالآخر مجکو اس امر پر مجبور ہی کر دیا کہ میں اس لڑائی کی کیفیت دیکھ
جنگ کی آخری نتیجہ اور جان کی صحت و سلامتی کی خبر انکو پہونچاؤں جسکیلئے مجکو آلپس کے مشرقی
درّہ میں جا کر چھپنا پڑا گو اسقدر فاصلہ سے اس لڑائی کی پوری کیفیت نظر نہیں آتی تھی مگر
تاہم اسقدر معلوم ہوتا تھا کہ میں دونوں فوجوں کی قوت کا وقتاً فوقتاً اندازہ کرسکتا ایک گھنٹہ تک
یہ لڑائی رہی اور اسکے بعد جب میں نے دیکھا کہ جنگ کے میدان سے اٹلی کی فوج کے قدم اٹھ گئے اور فتح
ہمارے نصیب ہوئی تو میں یہ خوشخبری سنانے کیلئے بہت خوش خوش شاہزادی صاحبہ کیطرف پھرا مگر
اب جو آکر دیکھتا ہوں تو نہ شاہزادی صاحبہ ہیں نہ انکی پیشخدمت ملی ہوا اور نہ انکا کہیں پتہ ہے
مجکو اس امر کا یقین دلانے کیلئے کوئی دشمن اپنا کام کر گیا ہے بہت کافی تھا ... کیا ہوا ... حضور
کیا عرض کروں۔ اسوقت میری کیا حالت ہو گئی تھی آدھ دنیا میری آنکھوں کے سامنے تاریک ہو گئی تھی مجکو کچھ نظر نہیں آتا تھا
ان اس تاریکی میں اگر ... کوئی چیز نظر آتی تھی تو وہ بھی دھوکا دینے کیلئے شاہزادی صاحبہ کی خیالی صورت تھی
چار دطرف دور تک ڈھونڈ آیا مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ بالآخر تین رات دن کے بعد پھر آلپس پہونچا مگر شاہزادی صاحبہ
تو وہاں نہ پاکر جان کو بھلا کسطرح صبر آسکتا تھا خدا جانے کسطرف تلاش میں نکل گیا کہ اسوقت سے آجتک نہ وہ ملے
نہ ساتھ کا کوئی آدمی اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ لگا ... کا بڑا آسرا تھا لیکن قسمت کی برگشتگی میری ساتھ
ساتھ ہے اور وہی آسمان یہاں بھی تھا جو اسیطرح ساری دنیا میں مجکو لئے پھرا۔"

سیکیمس یہ باتیں کر رہا تھا اور اوسکی آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے آنسو ہیرودیس کو اس امر کا یقین

دلا رہے تھے کہ اسکو "جان" کے ساتھ دلی خلوص ہوا اور اُن کے نلنے کا رنج بھی بہت ہے جان کی حرمان نصیبی اور مجبوریون نے میکسمس کی زبان پر آکر اس عتبار سے کہ وہ ایک خود مختار بادشاہ کے پہلو مین تہا حسینون کی نازک مزاجی سے بدرجہا زاید سمجھنا چاہیئے۔ اس نے بہت دیر تک جان کے حال پر افسوس کیا اور بہت جوش کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا کہ اگر یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ میری حدود سلطنت کے اندر یہ ظلم جان پر گورنمنٹ اٹلی کے ناپاک ہاتھون سے ہوا ہی تو مین اس کے سارے مظالم کا اچھی طرح اوس کو مزا بھی چکھا دیتا۔ "جان" ہماری سلطنت کے اندر داخل ہو کر بیشک ہمارے مہمان تھے اور ضرور اس طرف سے کئی بار اُنکی خواہش بھی کی گئی تھی۔

میرو ویس کی یہ عنایت فقط اوسی وقت کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ اسکی قدرتی رحمدلی نے اُسکو جان کا بہت ہمدرد بنا دیا تہا اور حقیقت مین ستم زدہ عشاق کی حالت ہوتی ہی اسی قابل ہی کہ ان پر لوگ رحم کرین۔ اس نے اپنے کاشانۂ دولت پر پہونچکر میکسمس کو بہت تسلی اور تشفی کے ساتھ اپنے پاس جگہ دی اور اطراف اور جوانب مین چارون طرف جاسوس اور مخبر اس لئے روانہ کئے کہ وہ شاہزادی ہنوریا کا سراغ لگائین اور جان جہان ملین لے آئین۔ اگر سچ پوچھیے تو ایسی بیکسی کے وقت میرو ویس کی اس قدر ہمدردی بہت کچھہ تھی لیکن حق یہ ہے کہ وہ ہمارے دوست کا سچا اور جان نثار خادم تہا۔ اُس کے درد دل کے لئے یہ بھی ایسی کافی دوا نہ تھی کہ وہ اطمینان اور آرام سے یہان کچھہ دن بسر کرتا۔ اُس نے دو ہی چار روز کے بعد بڑی منت اور محبت و سماجت کے ساتھ اپنے مہربان بادشاہ سے اس امر کی اجازت لی کہ وہ خود بھی یہان سے نکل کر جان اور ہنوریا کی تلاش مین مشغول ہو۔

ساتوان باب

یہ ظلم

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سُناؤن درد دل طاقت اگر ہو سُننے والے مین

سہ پہر کا وقت ہے۔ تین بج گئے ہین۔ آفتاب کسی کو ساری دنیا مین دہونڈتے دہونڈتے منزل کے قریب آپہونچا ہے اوسکی کرنین اونہین نگاہون کیطرح چارونطرف پہونچ رہی ہین

جوکسی کی جستجو مین چار سو نگران ہو - اور ہم اپنے دوست جان اور اوسکی پیاری شاہزادی کو تلاش کرتے ہوئے شمالی فرانس سے جنوبی فرانس کے خاص دارالسلطنت ٹولوز مین پہونچگئے ہین شہر ہماری نظر کیطرح وسیع ہے - عمارتین ہمارے خیال اور مضامین کیطرح بلند ہین بازار ہمارے ناول کیطرح رونق پر ہین - سڑکین ہم سے پاک نفس آدمیون کے دل کیطرح نہایت صاف ہین اور ایک سن شخص ایک نوجوان عورت کو اپنے اپنے ساتھ ساتھ لئے اوس سڑک پر جا رہا ہو جو اس شہر کی سب سے زیادہ ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے - اس عورت کا سن کسیطرح بیس بائیس ۲۲ سے زیادہ نہین ہے اور گو اسکا حُسن و جمال ایسا تو نہین ہے کہ ہم خواہ مخواہ اُسکی تعریف ہی کرین مگر ہان رنگ مین اس قدر لطافت اور چہرہ پر اتنی ملاحت ضرور ہے کہ اسوقت بھی آوارہ طبیعت والے بہت سے لوگ اُسکے دیکھنے کے لئے بے اختیار پیچھے دوڑے چلے آتے ہین چال بلا کی ہے - اور چستی چالاکی عضو عضو سے ظاہر ہو رہی ہے جو شخص اسکے ساتھ ساتھ آرہا ہے اُسکو گو کہین ہمنے دیکھا ضرور ہے مگر یاد نہین - کہان دیکھا تھا اور یہ کون ہے لیکن ہان اسکی وضع اسوقت بالکل نہین لوگون سے ملتی ہوئی ہے جنکا پیشہ بردہ فروشی ہوتا ہے اور جو تاردو سوڈان اور مصر کے بازارون مین بکثرت دکھیے جاتے ہین یہ شخص بار بار رومی زبان مین اس سے یہ کہتا جاتا ہے "دیکھو بہت ہوشیاری سے" اور وہ عورت اپنی شوخ اور شرارت بھری ہوئی آنکھون کے اشارے سے کہدیتی ہے "بہت اچھا"

یہ دونون تماشائیون کے ایک مجمع کو اپنے ساتھ لئے ہوئے اب اس عالیشان عمارت کے پاس پہونچ گئے ہین اور اس بڈہے شخص نے ان لوگون پر جو یہان پہاٹک پر پہرہ دے رہے تھے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ مین اس کنیز کو خاص بادشاہ کی نذر کے لئے لایا ہون

اس عالیشان عمارت سے شاید آپ واقف نہونگے - یہ ٹارسمانڈ بادشاہ کا ایوان سلطنت ہے جو مستقل طور پر شمالی صوبجات فرانس پر حکومت کر رہا ہے - ٹارسمانڈ کو یقیناً آپ جانتے ہونگے اور اگر آپ بھول گئے ہون تو ہم پھر آپ کو پتہ دیسکتے ہین کہ یہ وہی ٹارسمانڈ ہے جو ایک مرتبہ شالون کی لڑائی مین ملکہ پلسیڈیا کی کمک پر گیا تھا جسنے آٹل سے زبردست دشمن کو میدان جنگ سے بھگا دیا تھا اور جسکا باپ تہیوڈورک اہل ہنگری کے ہاتھ سے وہین شالونس کے میدان مین مارا گیا تھا - لیکن خلاف دستور آج پہاٹک کے باہر بازاری مسافین کا بہت ہجوم ہے اور اندر سے گانے بجانے کی دلکش صدائین نکلکر چارون طرف

پھیل رہی ہین جنکی خاص وجہ یہ ہے کہ ٹارسمانڈ بڑی اور سخت علالت اوٹھانے کے بعد چونکہ اب اچھا ہوا ہے اس وجہ سے اُس کے غسل صحت کی آج یہ ساری خوشی ہے۔ ٹارسمانڈ اس وقت اپنے دوست احباب کے ساتھ عیش اور نشاط کی صحبت مین بیٹھا ہوا ہے مگر جسم کی لاغری چہرے کی بے رونقی رنگ کی سپیدی زبان حال بنکر بتا رہی ہے کہ آئے دن کی سخت سخت بیماریون نے منھ لگا کر اسکے سارے جسم کا وہ خون چوس لیا ہے جو جسمی طلسم مین غذا ہضم کرنے والی کلون کے ذریعہ سے پیدا ہو کر اور وہ سے شرایین مین اور شرایین سے اور وہ مین ہوتا ہوا پھیپھڑے کی حرکت سے صاف ہو کر کیپلیریز (بال سے زیادہ باریک رگین) کے ذریعہ سے ہر جزو بدن کو اسیطرح حیات اور نمو کا مادہ دیتا ہے جسطرح پانی کے ننھے ننھے قطرے نباتات کی پرورش کرنے اور تر و تازہ رکھنے کے لئے انکی جڑین زمین سے کھینچکر نباتات کے خاص تنہ مین تنہ سے شاخون اور شاخون سے پتون مین لیجاتی ہین۔ صاحب حاضر ہین۔ بیہوشی کا سامان سامنے لگا ہوا ہے اور مئے خوشگوار کا دور پیر در چل رہا ہے لیکن فرانسیسی حکمائے اس خیال سے کہ ابھی یہ بیماری سے اوٹھا ہے اسکو شراب پینے کی سخت ممانعت کردی ہے اس وجہ سے یہ چپ بیٹھا سب کا تماشا دیکھ رہا ہے اور اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہے معاذ اللہ کسقدر سخت علالت اوٹھائی۔ جان ہی نکلگئی۔ واقعی جس مشقت کی انسان کو عادت نہو اسکا کرنا اسکے لئے بہت ہی خطرناک امر ہے اول تو پرشیا کا وہ دور دراز سفر طے کرنا۔ بھوک اور پیاس سے وہ رات دن برابر چلنا۔ وہ قطع مسافت کی جلدی۔ وہ رات مین برف کی سردی اور وہ دن مین دہوپ کی گرمی آخر رنگ لاتی کہ نہین مگر جسکی بدولت یہ سب کچھ ہوا اُسکے نزدیک ایک بھی نہین۔ ابتک مجھسے اسکو وہی نفرت چلی جاتی ہے جو پہلے روز تھی ذرا فرق نہین وہی رونا ہے وہی بات نکرنا۔ ذرا بھی تو یہ نہین ہوتی مگر حسن بھی کس غضب کا پایا ہے سچ پوچھئے تو کہدین ہمنے تو بھی تمام عمر اس شکل اور صورت اور اس حسن اور جمال کی عورت نہ کہین دیکھی نہ سنی بالکل حسن کی دیوی معلوم ہوتی ہے۔ حسن کی دیوی بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہو لی جن اس سے زیادہ اور کسی کو نہین چاہتین ورنہ یہ خداداد حسن انسانکو تو ملسکتا نہین مگر افسوس اسکی اتنے دنون کی فاقہ کشی اور رات دن کی گریہ وزاری نے وہ حالت کردی کہ دیکھی نہین جاتی۔ اگر مین جانتا کہ اسکے اعزا کی مفارقت اسکی یہ حالت کریگی جان دینے پر تیار ہو جائیگی مگر کسی سے راضی نہوگی تو مین کبھی ایسا ظلم روا نہ رکھتا ہر دم اسکا

آٹھ آٹھ آنسوؤن رونا اسکی بیکسی اور مظلومانہ صورت حق تو یہ ہے کہ کسیطرح نہین دیکھی جاتی اگر مجکو اپنے دلپر اختیار رہتا اور اسکی صورت اسقدر پیاری نہوتی تو ضرور مین اسکو اس امر کی اجازت دیدیتا کہ جہان اسکا جی چاہے چلی جاے معلوم نہین کس خاندان سے ہے اور کہان کی رہنے والی ہے بارہا پوچھا مگر مطلق نہین بتاتی نہ وہ اور نہ اوسکے ساتھہ والی عورت صورت اور وضع سے تو روم کی رہنے والی معلوم ہوتی ہے اور عجب نہین جو انہین لوگون مین سے ہو جو وہان مشرق کی طرف دور تک جنگ و جدال مین مشغول تھے لیکن یہی تو تحقیق نہین کہ وہ کون تہا اور کہان کے رہنے والے "

یہ اپنے دل سے ایسی ہی باتین کر رہا تہا کہ چوبدار نے حاضر ہوکر عرض کیا " جناب عالی ایک بدوی شخص حضور کی نذر دینے کیلئے ایک کنیز لایا ہے اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے" تارسمانڈ نے آنے کی اجازت دی اور فوراً وہ دونون سامنے حاضر کئے گئے۔ پہلے اسوقت کے قاعدہ کے موافق دونون نے اپنے سرون کو جھکا دیا اور دعائین دیکر اس بڈہے آدمی نے اس طرح کہنا شروع کیا " اللہ تعالے حضور کو صحیح وسلامت رکھے۔ آج عسل کا دن تہا بہت تمناؤن کے ساتھہ اس کنیز کو حضور کے لئے لایا ہون " اور یہ کہکر اوس نے اوس عورت کو پیش کیا۔

تارسمانڈ نے ایک سرسری نظر سے اس عورت کی طرف دیکھا اور کہا " یہ کہان کی رہنے والی ہے اور اس کا نام کیا ہے "

وہی بڈہا " حضور اس کا نام ڈائنا* ہے - یہ یونان کی رہنے والی ہے مگر مینے اسکو مصر کے بازار مین خرید کیا تہا "

تارسمانڈ " اہا - یونان کی - تو یقیناً یہ بہت عقلمند بھی ہوگی۔ کچھ لکھی پڑہی ہے؟ "

وہی بڈہا " جی ہان خوب اچھی طرح بڑی ہوشیار - جو بات حضور دریافت فرمائینگے - جواب بخوبی دیگی - مختلف زبانین بھی جانتی ہے "

تارسمانڈ " (تعجب کرکے لہجے مین) ہان! فرنچ - لیٹن - رومی یہ سب زبانین جانتی ہے؟ "

وہی بڈہا " جی ہان بخوبی بہت حاضر جواب نہایت ہی تمیزدار بس اسکی [illegible] حضور میری

* یہ ایک دیوی کا نام ہے جسکو قدیم زمانہ کے یونانی لوگ اپنے معابد مین توالد تناسل - شب ماہ اور سیر شکار کا گاڈس (رب النوع) خیال کرتے تھے۔

ٹارسمانڈ۔ اُس عورت کی طرف مخاطب ہوکر (لاٹین زبان مین) ڈائنا۔ کیا تم یہان رہنا پسند کرتی ہو۔
ڈائنا۔ میرے ایسے نصیب کہان لیکن اگر بادشاہ کی عنایت۔ ذرہ نوازی قدردانی مجکو اس افتخار اور اعزاز حاصل ہونیکی اجازت عطا فرمائے تو شاید دنیا مین مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب عورت نہین۔ اور پھر شاید آج کا دن میری ساری زندگی کے دنو نمین اس قابل ہوگا کہ مین اسکو کبھی نہ بہولون اور اسکی اسیطرح پرستش کرون جسطرح ہمارے یونان کے پُرانے لوگ دیوتاؤن کی۔ ڈائنا نے یہ جواب لاٹین مین کچھ اس حُسن اور خوبی سے دیا کہ ٹارسمانڈ اسکی حاضر جوابی اور طلاقت لسانی پر غش غش کرگیا اور اُسی کے ساتھ اسکے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر اُس دیمہ عورت کی خدمت مین یہ کنیز رہے تو شاید اس کا دل بہل جاے۔ یہ بہت مذاق کی عورت معلوم ہوتی ہے اور رومی لاٹین زُبان سے بھی واقف ہے۔ یہان کی جو عورتین اسوقت تک اُسکی خدمت مین ہین وہ فرنچ کے سوا اور کوئی زبان نہین جانتین پہروہ بیچاری بات چیت بھی کرے تو کس سے۔
اس خیال کے آتے ہی ٹارسمانڈ نے اُس بڈہے شخص کے لئے اسقدر زر و جواہر خزانہ عامرہ سے عطا ہونے کا حکم دیا جو اس عورت کی قیمت اور ایک تاجر یا بردہ فروش کی امید سے کہین زیادہ تہا۔ جسوقت اس بڈہے نے شاہی انعام اکرام کو دیکھا اور اسکو اس امر کا یقین آگیا کہ یہ کنیز اب لے لی گئی تو جو خوشی اسکے چہرے سے عیان ہوتی تھی گو وہ اس انعام اکرام پانے کے اعتبار سے کچھ زیادہ نتھی لیکن یہ بہت تعجب خیز بات تھی کہ وہ بار بار اپنی اُس رکنے والی خوشی کو ضبط کرتا تہا اور ضبط کے ساتھ اس امر مین کوشش کرتا تہا کہ اس خوشی کا اظہار بھی نہو۔ وہ کسی کسی وقت موقع پاکر اس عورت کیطرف خوشی بھری ہوئی نظر سے دیکھ لیتا تہا اور اسیطرح سے وہ عورت اُسکو اور یہ امر کچھ اچھی طرح سے ذہن مین نہین آتا تہا کہ اُس بڈہے کی اُس جوان عورت کی طرف اسطرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے اور پہر اس خوشی کا کیا سبب ہے۔ چند منٹ کے بعد بادشاہ نے اُس بڈہے کو رخصت کیا اور اُس کنیز کو ساتھ لیکر پائین باغ کی طرف چلا۔ یہ باغ اسی قصر سے ملا ہوا داہنی جانب کو واقع ہے جس کی درستی مین باغبانون نے خوب اپنے جوہر دکھائے ہین۔
چمن بندی اُس وقت کے مذاق کے اعتبار سے بہت اچھی ہے۔ پٹریان صاف ہین روشون پر سرخی کُٹی ہوئی ہے اور اس کے کنارے کنارے سبزہ اور سبزہ کے بعد پانی جانے کی نالیان۔ نالیو نمین شیشے کے چمکتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور اُسکے بعد پھر اونچے اونچے سبزے کی قطار ہے جس کی ہری ہری پتیان ہوا کی

ذرا سی سُنک سے بھی اس طرح نظر آجاتی ہین جس طرح اس وقت ایک امید وبیم کی حالت مین ہمارا دل کانپ رہا ہے ۔ ان نالیون مین اس چمن کے سبز اور شاداب رکھنے کے لئے پانی اس طرح بھرا ہوا بہ رہا ہے جسطرح حیوانی اور انسانی جسمونکی پرورش کے لئے خون رگون مین دوڑتا پھرتا ہے ۔ باغ کے گرد مختلف قسم کے کمرے اور کمرون کے آگے اندر کی طرف برآمدے اور طرح طرح کے سائبانون کی لین ہے جنکے کہین نہ ٹوٹنے والے سلسلے نے اس باغ کو چارون طرف سے اس طرح گھیر لیا ہے جسطرح اُس وقت کی آپ ہی آپ ترقی کر جانے والی حیرت ہمارے دل گھیرے ہے گو اسس چار دیواری کی اس قدر بلندی دیکھکر بظاہر خیال ہوتا ہوگا کہ اسکی وجہ سے اوس قدر زیادہ ہوا یہان نہ پہونچتی ہوگی جو انان چمن کے اینڈنے اور حسینان چمن کے نکھار کے لئے کافی سمجھی جاسے مگر نہین جس قدر اس باغ کے اندر وسعت ہے اس کے سامنے ان دیوارون کی بلندی کی وہی نسبت ہے جو اونچے اونچے پہاڑون کی نسبت قادر مطلق کی اس پیدا کی ہوئی زمین کے سامنے ہے جسکا قطر قریباً ....۸ میل ہے ۔ اب دن کم ہوتے ہوتے بہت تھوڑا رہگیا ہے مگر پھر بھی جس قدر ہے اسکو اُن سخت گھڑیون سے کم نہین سمجھنا چاہیئے جو شب فراق کی آخر گھڑیان کسی بدنصیب کی جان لینے کے لئے کسی طرح کاٹے نہین کٹتین ۔ دہوپ کے طپانچے حسینان چمن کے پہول سے رخسارون پر پڑ رہے ہین ۔ اُن کا لال لال رنگ خوف سے اُڑا جاتا ہے اور وہ دلتنگ غنچے جنہون نے زمانہ کی ناموافق ہوا سے بچنے کے لئے ابھی آنکہ کہول کر دنیا کو دیکھا بھی نہ تہا یہان کا یہ رنگ ڈہنگ دیکھکر بڑے افسوس کے ساتہ سر جھکا لیا ہے ۔ پتیان کمھلا گئی ہین اور شاخین بید کی طرح کانپ رہی ہین آس پاس تو جسقدر درخت ہین وہ سب کسی قدر بلند ہین لیکن درختون کا یہ سلسلہ محیط سے مرکز کیطرف جسقدر بڑہتا گیا ہو اوسی ترتیب کے ساتہ ان درختون کی بلندی مین بھی کمی ہوتی گئی ہے یہان تک کہ ان درختون کے ختم ہونے کے بعد زمین کا فقط ایک مسطح تختہ رہگیا ہے جسپر بجز اون پہولون کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی جو بالکل زمین سے ملے ہوئے اپنے پتون اور سبزے کی آڑ مین چھپکر اپنی خوشرنگیان دکھاتے ہون اس چمن کے وسط مین ایک عالیشان بارہ دری ہے جو ضروری اور نفیس سامان سے بہت اچھی طرح آراستہ ہے ۔ اس کے چارون طرف ایک ایک چھوٹا حوض

بنا ہوا ہے جسمین فوارے بڑے لطف کیساتھہ اپنے تہ خانون کو خالی کر رہے ہین - زمین سے اوٹھنے
والے بخارات سے محفوظ رہنے کے لئے یہ بارہ دری بہت اونچی کرسی دیکر بنائی گئی ہے
مگر سب طرف کے دروازے بند ہین اور انپر چلمنین اسی طرح پڑی ہوئی ہین
جسطرح کوئی غمگین آدمی وہ جسکی نظرون مین ساری دنیا تیرہ و تار ہو گئی ہو آنکھین
بند کئے بیٹھا ہو اور اسکی پلکین سیدہی ہو کر بالکل نیچے جھک گئی ہون - یہہ ین رو تے
رو تے جنکی ساری جمی اس طرح نکل گئی ہو جسطرح کسی حسین نے کسی حوض مین غوطہ
لگایا ہوا اور ادھر ابھرنے کے ساتھہ ہی سر کے لانبے لانبے بالون کے وہ سارے خم اور
پیچ نکل گئے ہون جنمین عشاق کے دل چرا چرا کر چھپا چھپا کر رکھے جاتے تھے - ہان البتہ
ایک طرف کے دروازے پہرے والی کی آنکھون کی طرح کھلے ہین لیکن انمین سے بھی
کوئی آتا جاتا نظر آتا نہین - اس پاس کے ان کمرون مین جو اس باغ کے گرد بنے ہین
جابجا عورتین بھی معلوم ہوتی ہین مگر خاص اس بارہ دری پر کچھ ایسی اداسی کے ساتھہ سکوت
برس رہا ہے کہ خواہ مخواہ دل گھبرا کر الجھن ہوتی ہے اور کان آنکھون سے شکایت کرنیکے لئے
مستعد ہو جاتے ہین اس بارہ دری کے اس بڑے کمرے کے وسط مین جسکی آراستگی مین
اور کمرون سے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے ایک پلنگ لگا ہوا ہے جسپر چارون طرف حسرت اور بیکسی کا
جھرمٹ ہے اور بیچ مین غم نصیب ہنوریا چپ پڑی ہے اسکے حسن اور جمال کا تو اب
تذکرہ ہی کیا ہے نہ تو وہ صورت ہے اور نہ وہ شکل ہی باقی رہی ہے - رخسارون کی ہڈیان
نکل آئی ہین - اور نیلی نیلی رگون کا وہ جال سا اچھی طرح نظر آتا ہے جس مین اسکا
طائر روح بند کیا گیا ہے اسکے سر کے پریشان بال اس پریشانی کے عالم مین اسکی
اور نحافت کے ساتھ ترقی کر جانی والی نزاکت دیکھہ دیکھہ کر کروٹ
لینے مین سہارا دینے کے لئے کمر سے لپٹے ہوئے ہین آنکھین کچھہ کچھہ کھلی ہوئی ہین
آنسو جاری ہین اور دیلی پٹی کے نیچے بیٹھی رومال سے اسکے آنسو پونچھ رہی ہے اور خود
بھی رو دیتی جاتی ہے - ہنوریا کا اس جگہہ نام سنکر اکثر لوگون کو تعجب ہوا ہوگا اور اگر بعض
بعض کی زبان سے یہ جملہ ہنوریا یہان کہان سے نکل گیا ہو تو کچھ تعجب نہین لیکن سمجھنے
والے اوپر کے بیان سے اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ یہ سب کارروائیان میر صاحب
ہی کی ہین اور حقیقت مین واقعہ بھی یہی ہوا تھا کہ جب میر صاحب پرنسیپل پر شیاسی بانکلو

دارالسلطنت کی طرف آرہا تھا تو آلپس کے قریب ہنوریا کو بے یار و مددگار پاکر پکڑ لیا
گو ہنوریا اور ویلی نے خوب دل کھول کر داد شجاعت دی تھی۔ مگر دنیا مین کوئی مرد میدان
ایسا نہین ہے۔ کہ ہزار آدمیون سے پیش لیجا سکے۔ باٹلک قتل ہوا اور ہنوریا ویلی کسیقدر
مجروح ہونیکے بعد گرفتار ہوگئین۔ گو اسوقت انھون نے بہت ہاے وای مچائی لیکن بجز
صداے بازگشت اور کوئی آواز نہ آئی اور اوسی حالت گرفتاری مین ان دونونکو یہان
پہنچنا نصیب ہوا جسمین ابتک وہ گرفتار ہین

ہنوریا اسیطرح سسکیان لے رہی تھی) اور ویلی اپنی بھرائی ہوئی آواز سے گو ہزار
طرح سے اسکو سمجھاتی تھی مگر بکیس ہنوریا کے رونے کا تار آسمان سے لگاتار آنیوالی بلاد
سلسلے کیطرح نہین ٹوٹتا تھا۔ بالآخر ویلی نے جب اسکو بطرح مجبور کیا سنتے سنتے ہنوریا
کے کان تھک گئے۔ دماغ پریشان ہوگیا۔ تب اسنے اپنی اس حزین اور کمزور آواز مین جو
بمد جگہ اُٹھ بیٹھکر سینے سے منہ تک آتی تھی اسطرح کہا۔ ہاے تمہارا اور بھی کچھ میرے اوپر خوب
چلتا ہے۔ اس دشمن کمبخت کو (آسمان کی طرف دیکھکر) نہین سمجھاتین جسکی رات دن کی گردشون
نے رگڑ رگڑ کر مجکو پیس ڈالا اور ابتک اسیطرح مجکو اور خاک مین ملانے کیلئے زمین کی طرف
جھکا ہوا ہے۔ (وہ آنکھ کے اشارے سے بتاکر) جسکا نیلا نیلا رنگ ہے۔ جسنے خدا جانے
کتنے زمین کے سپرد کر دئیے اور اب میری باری ہے۔ بغیر میری جان لئے نہ چھوڑیگا
آہ۔ مین کسطرح نہ روؤن۔ میرا تو دل رو رہا ہے۔ اور اس لئے تو مین دنیا مین پیدا کی گئی ہون
تم خیال تو کرو کیسی کیسی آسمان سے ناگہانی بلائین مجھ پر ٹوٹین۔ آہ کسطرح ملے تھے اور کسطرح چھوٹے
گویا کبھی ملے ہی نہ تھے۔ واہ ری قسمت! واہ رے مقدر! اُف

ویلی۔ ہان بیوی یہ سب صحیح ہے زمانے کی جسقدر شکایت کیجئے بجا ہے مگر حضور یہ گردشت
کیطرح زمانے کے بدلتے ہوئے رنگ۔ زمانے کے تغیرات کو ثابت کر رہے ہین۔ اور دیکھنے
والے کو اس امر کا اچھی طرح یقین دلا رہے ہین۔ کہ اگر کل کی حالت آج نہین ہے تو یقیناً
آج کی حالت بھی کل تک باقی نہ رہیگی۔ کبھی تو دن پھرین گے۔ کبھی تو مقدر سیدھا ہوگا۔ کبھی تو
آپکے ارمان بھرے دل پر خدا کو رحم آئیگا"

ہنوریا۔ (بہت مایوسانہ لہجے مین) ویلی کیا کہتی ہو۔ توبہ کرو۔ یہ وہ نصیب نہین جو کبھی بدلیے
زمانے کا انقلاب کا جو کوئی قائل ہوگا۔ ہوگا۔ مگر مین تو جانتی ہون یہ سب دل کے ڈھکوسلے ہین

سراسر غلط - بالکل جھوٹ میرے ساتھ تو زمانے کی جو دشمنی پہلے تھی وہی ابتک چلی جاتی ہے
اور جو کجی آسمان کی کل تھی وہی آج ہے - اور اگر ہوا بھی انقلاب تو شاید اس سے بری بری
دن دیکھنا نصیب ہونگے - تم اس موذی ٹارسمانڈ کی نظر پہلے پڑتی تھین تو کیا ارادے معلوم
ہوتے تھے مگر وہ کہیے خیر ہوگئی - موسے پر میرا صبر بڑا بھاری ہوگیا ورنہ خدا جانے ابتک اسنے
کیسے کچھ ہاتھ پاؤن پھیلائے ہوتے - اب اچھا ہوا ہے - دیکھئے کیا ہوتا ہے دلی سچ کہتی ہون
خدا کی قسم اگر موسے نے کچھ اور ارادہ کیا تو ایک ہی چھری مین اپنا کام تمام کرونگی (ایک
ٹھنڈی سانس لیکر) ہان مین جانتی ہون - ایسا ہی ہوگا - اچھا ہے کسی کی
آئی ہو تو مجھکو آجاے روز روز کی اس جانکنی سے تو نجات پاؤن مگر آہ نہین معلوم وہ کہان ہونگے
ہاے کچھ خبر نہین - نہین معلوم اسدن انکی فتح ہوئی اور پیارے جان پر کیا گذری - ہاے
اگر انہین کی فتح بھی ہوئی ہوگی (خدا ایسا ہی کرے) تاہم جب وہ آلیس کے پاس مجھکو تلاش
کرتے ہوے پہنچے ہونگے - (ٹھنڈی سانس لیکر) اور بالکٹاب بچاری کی (خدا مغفرت
کرے) نعش دیکھی ہوگی تو ہاے انکے دلپر کیا گزرا ہوگا کیا کہتے ہونگے اور وہ ملکسمنٹ بچارے
کے ساتھ کسطرح پیش آئے ہونگے - ہاے اب وہ کسطرح ملینگے - خداوندا کیا اس ناشاد
نامراد کم نصیب ہنوریا کو مرتے دم بھی حسرت دیدار رہجائیگی - آہ مقدر مین یہی لکھا تھا - یہی
یہ دردناک باتین تو ہنوریا کی زبان سے نکل رہی تھین - لیکن اسکا حال اسوقت یہ تھا
کہ دونون ہاتھون سے اپنے کلیجے کو پکڑے ہوی تھی - باتین کرتے کرتے بار بار چپ ہو جاتی تھی
جب بیخودی اسکو کچھ کہنے کا موقع دیتی تھی اور وہ اپنے جملہ کو ختم کرتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ اسیقدر جملے کے درد بھرے اثر نے اب آگے بات کرنے کی قوت نہین باقی رکھی ہے اسکے چہرے
کا نقشہ بار بار بدلتا تھا اور اسکے زرد زرد رنگ پر دیکھا جاتا تھا کہ چرخ نیلگون کی جو بین
سمجھتے ہے ایک قسم کی نیلاہٹ پیدا ہوئی جاتی ہے یا وہ چمک رخصت ہوئے جاتی ہے جسکا
قیام حیات کیساتھ ضروری رہتا ہے - وہ آنکھین زبردستی کھولتی تھی - مگر پلکین کسی بیمار ناتوان یا کسی حسین
کی شرم آلودہ نگاہ ہونیکیطرح جھکی ہی جاتی تھین پتلیان اوپر چڑھی جاتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو
صدمہ اسوقت اسکے دلپر گزر رہا ہے اسکی برداشت اب یہ کسطرح نہین کرسکتی اور اسکی روح غفلت یا بیہوشی کے
وہ حیلے بہانے ڈھونڈ رہی ہے جسکی وجہ سے آدمی کو درد یا کسی اور اذیت کی تکلیف تھوڑی دیر کیلئے کم ہو جاتی
ہے غشی کا دورہ اسپر فورا ہو جاتا - اگر وکیلی کی وحشت ناک اور گھبرائی ہوئی آواز ان سب عورتون کو اسکی

پاس کے کمرون سے لاکر یہان جمع نہ کر دیتی جو یہان اسکی خدمت کیلئے مقرر تھین اور وہ سب اسوقت اسکے ہوش و حواس درست رکھنے مین پوری کوشش نہ کرتین۔

وہ اسیطرح چپ پڑی ہوئی تھی۔ پلنگ کے چارونطرف عورتونکا ہجوم تھا کوئی اسکا یہ حال زار دیکھکر اسکی نوجوانی پر افسوس کر رہی ہے۔ کوئی جلدی جلدی ہاتھ پاؤن سہلا رہی تھی یکا یک تارسمانڈ کے آنے کی خبر معلوم ہوئی اور سب بہت مستعدی کے ساتھ اپنے اپنے کامون مین مصروف ہو گئین۔ اب شام کا وقت بالکل قریب ہے۔ دہوپ کی زردی مین سرخی کی آمیزش ہو چلی ہے اور وہ سنہرا سنہرا رنگ بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے جو اسوقت ڈوبتے ہوئے افتاب سے نکل نکلکر اس بارہ دری کی اونچی اونچی منڈیرون اور روشنو نکی ہری ہری پتیونکو اپنے رنگ مین رنگ رہی ہے وہ مرغان چمن جو اب تھوڑی ہی دیر مین یہانسے نکالے جائینگے۔ شام فراق کی آمد آمد دیکھکر بڑے شوق اور حسرت سے پھولون سے گلے مل رہی ہین اور شمع و چراغ کے جانباز عاشق پروانے روز ہجران کا اب آخری وقت دیکھکر اس غرض سے پر تولے ہوئے بیٹھے ہین کہ ادہر شمع شب افروز کے حسن بلاسوز کی جھلکیان دیکھین ادہر چراغ مین بتی پڑی اور ادہر ہم نظارہ بازی کے خوب دل کھولکر مزے لوٹین۔

بارہ دری کے آگے سب کنیزین صف باندھے تعظیم کیلئے اسیطرح کھڑے ہین جسطرح ہر طرف جوانان چمن۔ اور تارسمانڈ آتے آتے اس کمرے مین آکر بیٹھ گیا ہے جسمین ہنوریا آنکھین بند کئے چپ پڑی ہے تارسمانڈ نے یہان پہنچکر پہلے بیشمند بتون کی زبانی ہنوریا کی اس غشی کا حال سنا جسکا دورہ ابھی ہونے والا تھا مگر رک گیا۔ اور اوسکے بعد ہنوریا سے مخاطب ہو کر بہت پرافسوس لہجے سے لاطینی زبان مین کہا "اے کم نصیب رومی عورت آخر تجھکو کیا ہو گیا ہے تیری دل بستگی اور غم غلط کرنیکے لئے وہ کونسی ایسی تدبیرین تھین جو نہین کی گئین۔ ہر طرح کی خاطر داری کیگئی۔ ہر طرح کا آرام دیا گیا۔ لیکن تیرا مزاج کسیطرح نہین سنبھلتا اور تو اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کیطرح کسیطرح راہ پر نہین آتی"

ہنوریا کے وہ کان جسمین شاہزادگی کی ہوا ابتک بھری ہوئی تھی اس خطاب اور ان باتون کے سننے کی تاب نہ لاسکے مگر اختیار ہی کیا تھا جو کچھ کرتی۔ بے اختیار آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے اور پھر اسیطرح اپنی حزین آواز سے بولی "ہان صحیح ہے۔ میرے کمبخت ہونے مین شک ہی کیا ہے۔ مین تو کمبخت کیا بدبخت ہون۔ اور بدبخت بھی انتہا ہی درجہ کی بیشک آپنے میری دلجوئی اور

خاطرداری مین بہت کوشش کی مگر کب۔ جب ملک الموت بنکر آپ نے پہلے میری روح رگ رگ سے نکال لی اور اب یہ سب خاطر و مدارات میری تقدیر سے شاید مجکو اس سے زیادہ آرام نہین دیسکتی جسقدر مدتون کی بیجان نعشون کے حق مین ابتک یونانیونکی تعظیم۔ یہ باتین بہوت جسکی زبانسے نکل رہی ہین وہ اپنے آپ کو مردون سے بھی بدتر سمجھہ رہی ہے اور اسیوجہ سے اسکو مطلق اس امر کا اندیشہ نہین کہ یہ اوسکی بے ادبانہ تقریر اسکے ساتھ کیا کر سکیگی اگر کچھ کریگا سے تو آپکے اس رحم سے بدرجہا اچھا ہوگا اور مین یہ سمجھون گی کہ میری یہ بے ادبانہ تقریر میری تقدیر سے اچھی تھی اور بڑا سلوک کر گئی ؎

ٹارسمانڈ کے لئے آج یہ پہلاہی دن تہاکہ وہ اپنی باتون کے جواب مین ہنوریا کی زبان سے کوئی کلمہ سنے ورنہ ابتک اسکے کان اوسکے دل کو شعرا کے اس مقولے کا مطلب سمجہا رہے تھے جو حسینونکی بے دہنی کے باب مین اکثر زبان زد ہے اور اسیوجہ سے وہ کسیقدر خوش ہوکر اسطرح کہنے لگا۔ نہین مجکو تمہاری اس گستاخانہ تقریر کا کوئی خیال نہین۔ تم پریشان ہو۔ تمہارا دل ٹھکانے نہین ہے تمہارے حواس بجا نہین ہین اور اس اعتبار سے جو کچھ تم نے کہا وہ کوئی چیز نہین۔ مگر مین تم سے کہتا ہون کیا تمہارے لئے اس سے زیادہ اور کوئی فخر و مرتبے کی بات ہوسکتی ہے کہ تم مجھسے ایک خودمختار بادشاہ کی ملکہ بنکر رہو؟ ؎

ہنوریا۔ مین اور ملکہ! میرے مقدر مین جسکی لونڈی یا ملکہ بننا لکھا تھا بن چکی۔ ہان اگر خداوند یسوع نے ایک شوہردار عورت کے ساتھ دوسرے عقد کرنے کی کسی کو اجازت دی ہو اور ہولی ورجن اوس عورت پر لعنت نکرین تو بیشک کوئی وہ عورت بادشاہ کے ایسے حکم سے سرتابی نہین کرسکتی ہے۔ جس کسی کو اسکی بیکسی نے میری طرح بالکل بے دست و پا کردیا ہو لیکن مین تو اس قابل ہی نہین اور نہ ایسا مجھ سے ہوسکتا ہے۔ مجکو تو خدا کے لئے اس سے معاف ہی رکھیئے ؎

ہنوریا کی یہ تقریر سنکر ٹارسمانڈ کو اچھی طرح سے یہ یقین کرلینا پڑا کہ یہ عورت کسیطرح میرے قابو مین نہین آسکتی اور پھر اسنے اپنا طرز کلام بدلکر اسطرح کہا۔ اچھا۔ اگر اس عزت اور مرتبے کے حاصل کرنے مین تیری تقدیر تیرے ساتھ دشمنی کر رہی ہے اور ناجنسی کی وجہ سے یہان رہنے مین تیری حالت اوس وحشی چڑیا کی طرح ہو سب سے

زیادہ خدا کی اشرف المخلوقات کی قابل قدر صحبت سے متنفر ہو کر قفس مین اسلئے پھڑپھڑا رہی ہو کہ اس آرام اور آسائش سے چھوٹ کر پھر دانے دانے کیلئے محتاج پھرے تو بسم اللہ تم مجکو اپنے حسب و نسب اور اپنے وطن سے مطلع کر دو۔ مین تمکو وہان بھیجدونگا۔ ٹارسماونڈ کی اس سوال سے کچھ اور غرض نہ تھی اور شاید اوس سے ایسا بھی نہ ہوتا جسکا وہ وعدہ کر رہا تھا لیکن ہنوریا کے حسن و جمال۔ اوسکی ہٹ اور انکار اور اوسکے غیور ہونے نے اسکے دل مین اس امر کا بہت اشتیاق پیدا کر دیا تھا کہ وہ کسی طرح اس امر سے واقف ہو کہ یہ عورت کس معزز خاندان سے ہے اور اس قابل ہے کہ مین اسکو اپنی ملکہ بنا سکون یا نہین۔ لیکن جسوقت ٹارسماونڈ نے اس جملے کو ختم کیا تھا اسوقت ڈائنا کے چہرے پر ایک بدیہی تغیر پیدا ہو گیا تھا۔ اوداسی اوسکے چہرہ پر چھا گئی تھی۔ ہوائیان اوڑنے لگین تہین۔ اور اوسنے بے اختیار اپنے دانت کے نیچے انگلی داب لی تھی اور گو فوراً کسی آنے والے خیال نے اسکی اس عارضی حالت مین تبدیلی پیدا کر دی مگر پہر بہی قلبی اضطراب کی خاص خاص علامات ڈائنا کے چھپائے اب بہی نہین چھپتے تھے اور گو بادشاہ کی نظر اسوقت اتفاق سے اسپر نہین پڑی مگر وہ آنکھین ضرور کھٹک سکتی تہین جنکو قیافہ شناسی مین کچھ بہی مداخلت ہوتی اسکا یکبارگی چہرے کا سفید ہو جانا بتا رہا تھا کہ کوئی آنیوالا اندیشہ اور خوف اسکا خون اسکے دل کیطرف بہا لیگیا اور اوسکی گہبرائی ہوئی نگاہین زبان حال سے کہہ رہی تہین کہ اسکی آنکھون کے سامنے اسوقت کچھ امید و بیم کے نقشے پھر رہے ہین جس سے یہ اسقدر منتشر ہے۔

ہنوریا کے اڑے ہوے حواس اور کھوئی ہوئی عقل کیلئے یہ وقت بہت نازک تھا۔ کچھ تو اسکا دل کہتا تہا کہ مین اپنے افسوسناک حالات سے اسکو مطلع کر دون۔ شاید کچھ رحم ہی آجاے اور کہین طرح طرح کے خوفناک اندیشے اسکی آنکھون کے سامنے آ آ کر اسکو کہنے سے منع کرتے تھے۔ انتشار تہا۔ الجہن تہی اور ایسی حالت مین اسکی وہ زبان جسکو اسوقت کچھ کہتے نہین بنتا اٹک اٹک کر اسطرح کہہ رہی تہی کہ مین خواہ اس عذاب سے چھوٹون یا نہ چھوٹون مجکو مر جانا قبول ہے۔ لیکن اس حالت مین ہو کر اپنے خاندان کو اپنی زبان سے بدنام کرنا نہین چاہتی۔ نہ میرا کچھ نام نہ میرا کہین وطن اگر آپکو بیکس درمندون پہ رحم آسکتا تو بس یہی آپکی عنایت کافی ہے کہ آپ مجکو یہان سے نکالدین۔ جہان میرا

جی چاہے گا چلی جاؤنگی۔

ہنوریا کی اس تقریر سے گو مارسمانڈ کے مزاج مین کسیقدر برہمی آئی۔ اسکا چہرہ معمول سے زیادہ سُرخ ہوگیا۔ اسکی آنکھین لال لال ہوگئین اور یہ حال دیکھکر اس امر کا بہت اندیشہ ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ اسوقت غصہ بیچاری ہنوریا کے ساتھہ کیا ستم کرے گا مگر ہنوریا کی بھولی بھولی صورت اور صورت پر چھائی ہوئی بیکسی نے سفارشی بنکر کسیقدر اوسکے غصے کی بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کردیا اور وہ ڈائنا کو یہین چھوڑکر اپنے دل سے یہ کہتا ہوا کہ خیر چند روز اور دیکھ لینا چاہئیے۔ ابھی مین بیماری سے اٹھا ہون۔ اور شاید جبتک کچھ اسکا مزاج راہ پر بھی آجائے ورنہ پھر دیکھا جائیگا۔ یہ کر ہی کیا سکتی ہے" یہان سے چلا گیا۔

مارسمانڈ کے جانے کے بعد ڈائنا نے ادہر ادہر کی باتین کرکے ہنوریا کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن اسوقت تک تو اسنے مطلق خیال نہین کیا جب تک کہ اور عورتین حاضر رہین لیکن جب تخلیہ ہوگیا اور بجز ڈیلی کے اور کوئی غیر یہان نہ رہا تو ڈائنا نے بہت سرگوشی کیساتھ کوئی بات ہنوریا کے کان مین کہی۔ خدا جانے یہ کس قسم کی بات تھی کہ یا تو ہنوریا چپ مضمحل پڑی ہوئی تھی یا یکبارگی اُٹھہ کر بیٹھ گئی ایک نئی اور تازہ روح اسکے جسم مین آگئی کچھ حیرت زدہ ہوکر اس سے پوچھا اور نہ معلوم کیا ایسا جواب ملا کہ ان ہونٹون پر بے اختیار کچھ تبسم کی کیفیت پیدا ہوگئی جنپر عرصے سے ہنسی کا آنا تو کیا معنے ہان اکثر غم اور غصے مین دانتون سے چبانے کی وجہ سے نیل ضرور پڑگئے تھے اسکے اوداس چہرے پر خوشی کے آثار نمود ہوگئے اور زرد زرد رخسارون پر جابجا یہ معلوم ہوا کہ خون موجین لیتا ہوا چلا آتا ہے اور اسکی سُرخ سُرخ جھلکیان اپنی لہرون کے تماشے دکھلا رہی ہین۔

یہ سب کچھ تھا۔ لیکن ہنوریا سے مبتلائے بلا عورت کے اسطرح یک بیک خوش ہونیکی کوئی خاص وجہ ذہن مین نہین آتی ہے وہ تو آسمان کی ستائی ہوئی تھی۔ اسکی تقدیر خراب تھی۔ اسکو تو راتدن رونے سے شغل تھا۔ اسکے پاس اس بےموقع خوشی کا بھلا کیا کام! ایسی حالت مین اسکے دل خوش ہونیکی اگر کوئی وجہ ہوسکتی تھی تو اس بلا سے اپنی رہائی کی اُمید یا جان سے ملنے کی خوشخبری لیکن ہمکو تو انمین سے ابتک ایک کی بھی خبر نہین۔ یہ خوشی جسمین کچھ امید و بیم کی کیفیت ملی ہوئی تھی کچھ اسیوقت کیلئے مخصوص بھی نہ تھی بلکہ اسکو کسیقدر ثبات بھی تھا۔ گو اسکی کوئی وجہ نہ معلوم ہو مگر دیکھا گیا کہ یہ خوشی ہنوریا کے دل کیساتھ کچھ اچھا سلوک کرگئی۔ اب روز بروز اسکی حالت

پہلے سے سنبھلتی جاتی ہے اور اکثر اوقات اکیلے بیٹھ بیٹھکر ڈائنا سے خوب آہستہ آہستہ باتین ہوتی ہین۔

آٹھوان باب

خس کم جہان پاک

ہم نہین ای آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
پہونکدی سبکو زمین ہو آسمان ہو کوئی ہو

واقعی دل جلون کی آہ بیکار نہین جاتی۔ کبھی نہ کبھی اپنا اثر دکھلا ہی دیتی ہے۔ شمع رات بہر جلتے جلتے جب ختم ہوتی ہے تو بالآخر اسکے منہہ سے آہون کا نکلتا ہوا دہوان اُس آگ کو بھی نیست و نابود کر ہی دیتا ہے جسنے اسکو رات بہر جلا جلا کر خوب ہی آٹھہ آٹھہ آنسوؤن رولایا تھا۔ وہ زمین جسنے خدا جانے کتنون کو کھا لیا ایک دن دیکھہ لیجیگا اسکا کلیجہ بھی کسی سینہ فگار دلریش عاشق کے قلب کیطرح پہٹ جاے گا اور یہ بھی سن لیجئے گا کہ کسی دن وہ آسمان بھی آج چکنا چور ہو کر گر ہی پڑا جسنے خدا کے بندون کو بہت ستایا تہا۔ دیکھئے جب گرمیونکی تیز دہوپ ... نے زمین سے آسمان تک ایک قیامت برپا کر دی ہے۔ ہلچل پڑ گئی۔ الامان۔ الحفیظ کی صدائین بلند ہوئین اور آفتاب کی کرنین زمین کے ساتون طبق مین گہس گہسکر پانی کے اُن ننہے ننہے اجزا کو بہاپ بنا کر زبردستی اوپر لے چلین جو ڈر کے مارے زمانے کی نظر بچا کر خدا جانے زمین کے کس کونے مین چہپ رہے تہے۔ تو پہر آخر کیا ہوا؟ کسی کی آہ اثر کر گئی ہے۔ برسات کا موسم آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے لیجئے آفتاب کی سرد بازاری ہو گئی۔ دیکھئے وہ اودی اودی گھٹائین اُٹھتی چلی آتی ہین کسطرح جسطرح کوئی شرابی جہومتا ہوا چلا آتا ہو۔ وہ آگئین۔ وہ بادل گرجا۔ وہ بجلی چمکی اور یہ وہ آسمان کسی کے رنج و غم مین کسی حرمان نصیب عاشق کیطرح رو دیا۔ صبح ہوئے گو کچھہ عرصہ ہو گیا ہے مگر ابر کیوجہ سے ابھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ آفتاب کہین نکلا بھی ہے۔ نہ کہین اُسکی کرنین نظر آتی ہین۔ نہ کہین دہوپ معلوم ہوتی ہے۔ مینہہ پہوار پڑ رہی ہے اور بوندیون کے لگاتار آنے والے سلسلہ نے فضاے آسمان مین بہت خوبصورتی کے ساتھہ جدول کشی کر دی ہے۔ جو صبح کی ہلکی روشنی اور گھرے ہوے ابر کی تاریکی مین بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور اُن آبی خطوط کے نزدیک نزدیک ہونے اور ملجانیکی وجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ

شاید زمین سے آسمان تک دہوان سا بھرا ہے - ایلشیس اپنے ریتونا والے مکان کے ایک
پر تکلف کمرے مین تنہا بیٹھا ہوا ہے اور کوئی آس پاس نہین - مگر ہان برسات مین بعض بعض
اوقات تیز ہوا کے چلنے والے جھونکے بوندیون سے ٹھنڈے ہو ہوکر اوسکے پاس آتے
ہین اور اوس غور و فکر سے اسکو چونکا دیتے ہین جسنے اسوقت اسکو اور سب لوگونسے یہان
علیحدہ لاکر بٹھایا - لیکن اسکو فکر کس بات کی! اگر ہوگی بھی تو کسیکو فریب دینے کی یا کسی سے
کوئی اور تازہ چال چلنے کی - جسکی ہمیشہ سے اسکو عادت ہے - لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ
جب کوئی شخص علی الخصوص جسکو زیادہ بکنے کی عادت ہوتی ہے - اور وہ دیر تک خاموش
بیٹھا رہتا ہے - تو اوسکی طبیعت مین اولجھن ہوتی ہے - دلپر گرمی اوٹھتی ہے اور وہ
خواہ مخواہ اس امر پر مجبور ہوتا ہے کہ کچھ باتین کرتا اور اوسکے دلکے وہ بخارات نکلتے جو باتین نہ
کرنے کی وجہ سے ابتک سینے مین بند تھے - ایلشیس نے ایک مرتبہ اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا
اور آپ ہی آپ اپنے دلسے اسطرح کہنے لگا "کسیطرح مطلب نکلتا نظر نہین آتا - ملکہ بلینڈیا کا
تو کچھ عندیہ معلوم ہوتا تھا مگر آجکل انکی علالت اس امر کا موقع نہین دیتی کہ اونسے اس معاملے مین
کچھ کہا جاے اسمین کوئی شک نہین اگر میرے لڑکے کا عقد اونکی لڑکی سے ہو جاتا - تو بس پھر کیا تھا
یہ تاج - یہ تخت یہ ملک اور یہ مال سب اپنا ہی تھا لیکن تقدیری امور کو کیا کیجئے - انکو بیمار
بھی آج ہی کل ہونا تھا - اور اگر یہ کہین گذر گئین تو پھر ویلین ٹنی ان سے اس کام کا نکلنا شاید
کسیقدر مشکل ہوگا" اسیقدر باتین اسنے اپنے دل سے کی تھین کہ طبیعت کی بے خطی نے
اسکو تھوڑی دیر کے لئے پھر خاموش کر دیا"

آجکل کچھ دنون سے ایلشیس کو جو خبط ہوا ہے اور جن فکرونمین وہ رات دن غلطان
پیچان رہتا ہے اسکو ہماری ناول کے ناظرین یقیناً جانتے ہونگے گو ہر انسان کے نفس امارہ کی
یہی خواہش ہوتی ہے کہ اسکے جاہ و مراتب کا ستارہ اسیطرح روز بروز ترقی کرتا جاے جسطرح پہلی رات
کا چاند چودہوین تاریخ تک - اور ساری دنیا کی جاہ و ثروت اوسی کے قبضے مین آجاے
لیکن اسکے ساتھ اوسکو خواہش بھی ایسی چیز کی کرنی چاہیے جو اسکے حوصلے سے زیادہ نہو
ایلشیس کا یہ خیال کہ ویلین ٹنی ان کی لڑکی کیساتھ اپنے بیٹے کی شادی کرون اور اس ذریعہ سے
اوسکے ملک اور مال کا دعویدار بنون - یہ ایک ایسا رکیک خیال تھا کہ جسکی نسبت ایک لائق
اور ہوشیار وزیر کے واسطے کسیقدر غیر موزون معلوم ہوتا ہے - اور پھر ایسی حالت مین کہ جب

اُسنے شاہزادی ہنوریا کے معاملے مین پلیٹیڈیا اور دیلن ٹنی ان کی طمع غلیظ کا حال اچھی طرح خود اپنی آنکھون سے دیکھا تھا۔ لیکن ہے یہ کہ لالچ بڑی بلا ہے۔ اس کمبخت عارضے کے پیدا ہوتے ہی انسان کے دماغ مین خلل آجاتا ہے۔ اسکی عقل جاتی رہتی ہے سب اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ ساری دنیا مین وہ انگشت نما ہوجاتا ہی مگر اسکی آنکھین بند ہوتی ہین اور وہ کچھ نہین دیکھتا۔

اٹیلس اسیطرح چپ سکوت مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خادم نے سامنے آکر عرض کیا "جناب عالی فرانس سے ایک آدمی آیا ہے اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے۔"

اٹیلس "(تعجب کے لہجے مین) فرانس سے؟ اچھا آنے دو"

یہ حکم ہوتے ہی ایک شخص لاکر حاضر کیا گیا۔ اور اُسنے آداب بجا لاکر ایک سربمہر خط اوسکے سامنے پیش کیا۔ معلوم نہین یہ کس شخص کا خط تھا کہ اسوقت اوسکے کھولنے مین اُسکے ہاتھ اُس سے زیادہ عجلت کر رہے تھے جسقدر کسی ندیدے عاشق کو اپنی معشوق کے خط پڑھنے مین جلدی کرنی چاہیے۔ جلدی جلدی لفافہ چاک کیا اور بہت اشتیاق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا یہ بہت مختصر خط تھا۔ اور جسقدر لکھا تھا وہ ایسا تو تھا کہ خط تقدیر کی طرح پڑھا ہی نہ جاتا ہو بلکہ ہان البتہ اُسکا سمجھنا نوشتۂ تقدیر کے سمجھنے سے کچھ مشکل نہ تھا اور اگر سارے خط مین کوئی مطلب خیز فقرہ تھا تو وہ یہی تھا کہ "مین اپنا کام کر چکا۔ بس یہی سمجھنا چاہئے کہ میرا جادو اچھی طرح چلگیا اگر کچھ کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی فقط اسی لئے قصداً اُٹھا رکھی گئی ہے کہ فوجی مدد کی طرف سے اطمینان ہوجائے۔ حفاظت کیلئے جلد تھوڑی فوج آنی چاہیئے"۔ لیکن اسوقت اٹیلس کی حالت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس خط کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہے اوسکی آنکھون مین سرور آتا جاتا تھا۔ ہونٹون پر تبسم۔ اور چہرے پر اس جگہ بے انتہا خوشی نظر آتی تھی جہان اس سے تھوڑی دیر پہلے بہت غور اور فکر کے نشان پائے جاتے تھے۔ اٹیلس اور اوس شخص مین سے پہلے اسوقت جو گفتگو ہوئی اسکا سمجھنا بھی خط کے مضمون سمجھنے سے کم مشکل نہ تھا۔ مگر ہان کئی بار گفتگو مین جان اور ہنوریا کا نام ضرور آیا اور یہ شخص بھی چونکہ فرانس ہی سے آتا ہے اس بنا پر ہم یہ قیاس کر سکتے ہین کہ غالباً یہ گفتگو بھی اونھین دونون کی بابت ہوگی اور اسیلئے ساتھ جب ہم اٹیلس کے اسوقت مسرت کیطرف خیال کرتے ہین تو ڈرتے ڈرتے یہ نتیجہ نکالنے کا موقع ملتا ہی کہ خدانخواستہ ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری

محبوبہ پر کوئی اور آفت آنے والی ہے - یا اُنہین دونون مین سے کوئی الشیس کے اون آدمیونکو مل گیا ہے جو انکا پتہ لگانے کے لئے مخفی طور پر چارونطرف چھوٹے ہوئے ہین لیکن جان کی نسبت تو ہم کہہ سکتے ہین مگر ہان ہنوریا کو تو اس نے پہلے والے سین مین ابہی ابہی ہمنے ٹارسمانڈ کے باغ مین چھوڑا تھا -

تھوڑی دیر تک تو ان دونون مین اوسی قسم کی باتین ہوتی رہین - مگر پھر اسوقت سوا اپنے خاص سوار دمنین سے الشیس نے اسکے ساتھ کئے اور اوسی دم سبکو فہمائش کرکے فرانس کیطرف روانہ کردیا -

اب آسمان برس کر کچھہ کھل گیا ہے - ہوا کے تیز جھونکے کسی شوخ - شریر حسین کی قیامت خیز چال کا خاکہ اڑاتے ہوئے چل رہے ہین - اور ابر کے ٹکڑے اونہین کے ساتھ ساتھ کسی کم نصیب عاشق کی دہوان دہار آہونکیطرح ادہر سے اودہر اڑتے چلے جاتے ہین - آفتاب کبھی نکلتا ہے - اور کبھی پھر ابر مین چھپ جاتا ہے - پھر کچھہ کرنونکی جھلکیان معلوم ہوتی ہین اور پھر ابر کا ٹکڑا آکر اونکو چھپا لیتا ہے اور یہ کیفیت دیکھہ دیکھکر بے ساختہ کبھی کا سنا سنایا وہ عقد کا واقعہ یاد ہی تو آجاتا ہے کہ کوئی شوخ چنچل جسکو کم سنی اور الہڑپنے کا تقاضا یا جوش جوانی کی اُمنگ اور حسن وجمال کی قدرتی شوخی کسیطرح اسکو ایک حال پر دم بہر بہی نہ ٹھہرنے دیتی ہو - کبھی تو پردے سے منہ نکال کر جھانکتی ہے - اور پھر فوراً ایک ادا کیساتھ فوراً چھپا لے پھر دل نہ مانے - کنکھیون سے دیکھے اور اگر پھر اتفاق سے ایسی ہی زیادہ شرم آجاسے تو گھبرا کر دونون ہاتھون سے منہ چھپا لے تھوڑی ہی دیر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب نے نکل کر ان ہرے ہرے پتون سے ہزارون جھلکتی ہوئی کرنین پیدا کردی ہین جنکے منہ کو ابھی آب رحمت نے گرد وغبار سے دھو دھلا کر خوب صاف کردیا تھا اور وہ زمین کا ہر ایک حصہ اسوقت بجائے خود آفتابی یا چاندی کی رنگت ہوگیا ہو جسمین ابھی کا برسا ہوا پانی تھوڑا بہرا رہگیا ہو تو پہر تھوڑی ہی دیر مین ایک قسم کا ہلکا ہلکا اندہیرا ساری دنیا مین پیدا ہوجاتا ہے جسکا لطف بہی اپنے رنگ مین - لاجواب ہی ہوتا ہے - الشیس اوسی کمرے کے آگے جسمین وہ ابھی بیٹھا ہوا تھا - سوارونکے بھیجنے کے بعد اب ٹہل رہا ہے - اور یہ باتین اپنے دل مین دہرا رہی ہین "بس اب کیا ہی بالا مار لیا ہے - دیکھئے خدا جانے کیا کیسب کرتا ہے - بڑا ہوشیار آدمی ہے - یہ لوگ پہونچے اور وہ ہنوریا کو لیکر ہانسر چلا

* یہ ایک شخص کا نام ہے جسکو الشیس نے پیشتر جان اور ہنوریا کی تلاش کے لئے بھیجا تھا -

(کسیقدر افسوس ہے) مگر جان کی ابھی تک کچھہ خبر نہین ملی - ویلنٹنی ان اور ملکہ دونون مجھ سے
بہت خوش ہونگے اور یقیناً میرے اس کارگذاری کے صلے مین سب کام بنجائین - اور
کیا عجب ہے جو اس خوشخبری کو سنکر وہ آج ہی خوشی مین میری درخواست منظور کرلین -
مگر ملکہ کی علالت کا ضرور خیال ہوتا ہے - لیکن آئیے بھی - چلکر اس خبر کی اطلاع تو کردین
آج اسمین ہرج ہی کیا ہے - دیکھین تو کسقدر خوش ہوتی ہین اور اس خوشی سے میرے لئے
کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے - مگر ہان ابھی انکو یہ نہین بتلانا چاہیے کہ ہنوریا ٹارسماند کے پاس ہے
ورنہ ٹارسماند سے اور ان سے کسیقدر مراسم ہین شاید یہ بالاہی بالا ٹارسماند کو خط لکھکر ہنوریا کو
بلالین اور یہ میری کارگذاری کچھہ نہ ثابت ہو (چونک کر) آہا - آج - مین ابتک ملکہ کی
عیادت کے لئے بھی نہین گیا " اور یہ کہکر سواری کے لئے گھوڑا مانگا - اور سوار ہوکر شاہی
ایوان کیطرف چلا گیا - ملکہ بلینڈیا کا چونکہ اب سن زیادہ ہوگیا ہے اور وہ اصلی حرارت
بالکل تشریف لیگئی ہے جسکا دور دورہ کچھہ جوانی ہی کے عالم مین خوب ہوتا ہے - رطوبات کی
زیادتی اور دماغ ضعیف ہوجانیسے پٹھون کی عام کمزوری غالب آگئی ہے اور
اسوجہ سے اب کچھہ دنون سے وہ اکثر نزلہ کے عوارض مین مبتلا رہتی ہے -
اسوقت بھی وہ اپنے ایوان خاص شاہی مین بیٹھی ہوئی ہے ضعف کی زیادتی کو
اسکے اعضا کو بوجھل اور بیقابو بناکر بار بار پلنگ پر لٹانا چاہتی ہے لیکن سینہ کی تنگی
جو اسکو اچھی طرح سانس بھی نہین لینے دیتی ہے پٹھون کے کچھ جانیکی وجہ سے کسیطرح اسکو لیٹنے
نہین دیتی - اور اسی سبب سے وہ اپنا سر گاؤ تکیہ پر رکھے ہوئے الٹی سانسین لے رہی ہے
دمہ کا زور ہے - کھون کھون کر رہی ہے - اور ہوا کی آنے جانیوالی نالیون مین بلغم کے مجتمع
ہونے سے اسکا سینہ ارگن باجا بنگیا ہے جس سے طرح طرح کی آوازین نکل رہی ہین پاس ہی
طرف اطباء کا مجمع ہے اور اس خرابی پیدا کرنیوالی چیز کی مجسم صورت یہان نظر آتی ہے جو
دنیا مین اختلاف کے نام سے مشہور ہے - کسی طبیب کی رائے کسی سے ملتی نہ تھی اور
ہر ایک دوسرے کے خلاف ہی کہتا تھا - دوائیون کی بھرمار ہو رہی ہے اور جو کوئی
دوا بتا دیتا ہے وہ استعمال کرلیجاتی ہے - گو اس قسم کا علاج بجز ضرر کے کبھی فائدہ
نہین دیتا مگر خدا جانے اسوقت کیا اتفاق ہوا کہ کسی کی کوئی دوا کارگر ہوگئی اور تھوڑی
دیر کے لئے بلینڈیا اس قابل ہوئی کہ کچھہ بات چیت کرے "

ایشیس ابتک چپ تھا لیکن اب ملکہ کا مزاج کسیقدر سنبھلا ہوا دیکھکر مزاج پرسی کی اور دعائے صحت دینے کے بعد کہا "بیشک بخار اور اوسکے تیمارداروں کے لئے وہ انتشار کی گھڑیان بہت ہی نازک اور سخت ہوتی ہین جنمین مرض کے سخت حملے ہون اور ایسے وقت مین عموماً ہر شخص کا یہی دل چاہتا ہے کہ اسوقت کوئی صورت ایسی ہوتی - کوئی خدا کا بندہ ایسا ہوتا کہ جسکے دست شفا سے ابھی صحت ہوجاتی لیکن یہ ایک اضطراب کا خیال ہے اور اضطراب کے فعل کا جیسا کچھ نتیجہ ہوتا ہے اسکو زمانہ جانتا ہے - میرے نزدیک جسکا علاج کیا جائے استقلال کیساتھ کیا جائے اور جو دوا استعمال کیجائے - اسکا اثر دیکھ لیا جائے"

ملکہ "ہان یہ صحیح ہے لیکن جب کسی کی جان پر بنجاتی ہے اوسکو اسوقت کسی بات کا خیال نہین رہتا اور وہ یہی چاہتا ہے کہ کوئی دوا ایسی پہنچتی جس سے جان بچ جاتی اگر ایک ہی دوا اور ایک ہی رائے پر تکیہ کئے بیٹھے رہین تو بس جان سے بھی ہاتھ دہو بیٹھنا چاہیے - جسکا تجربہ ابھی ابھی ہوچکا ہے - اگر اسطرح علاج مین مستعدی اور جلدی نہ کیجاتی تو بھلا کیونکر اب تک مجکو افاقہ ہوتا"

ایشیس "نہین - مین تو یہ عرض نہین کرتا کہ کسی کے علاج مین مستعدی سے کام نہ لیا جائے - مرض سے غفلت کرنی یا اسکو خفیف سمجھنا تو خود ہی ایک ایسا مرض ہے کہ جسکی دوا ہی نہین - مگر ہان مستعدی اسکا نام نہین ہے کہ بہت جلدی جلدی دوا پر دوا استعمال کیجائے یا دم بھر مین اسکا علاج اور ذرا دیر مین دوسرے کا علاج ہو - اس سے مریض بالکل تختہ مشق بنجاتا ہے اور کوئی طبیب اچھی طرح مزاج سے آشنا نہین ہوتا - اگر اس قسم کے علاج نے اتفاق سے اسوقت فائدہ بخشا تو یہ حضور کا اقبال ہے لیکن علاج معالجہ کا جو پسندیدہ قاعدہ ہے اسکے خلاف نہین کرنا چاہیے"

ایشیس کی یہ رائے بھی صحیح تھی اور ملکہ کو ضعف بھی زاید تھا اسوجہ سے یہ تو خاموش ہی لیکن ایشیس نے پھر کہا "ہان مین حضور کو اس امر کی خوشخبری دیتا ہون کہ مین نے شاہزادی ہنوریا کا پتہ لگا لیا"

ملکہ "(تعجب کے لہجے مین) سچ! یہ کہان؟"

ایشیس "حضور ابھی مجکو اس امر کی تو اطلاع نہین ہے کہ وہ خاص کس جگہ مین مگر ہان اتنا معلوم ہوا کہ وہ فرانس کیطرف کہین ہین اور نہایت محفوظ جگہ"

ملکہ ''تو بہر بہی انکا ملنا مشکل ہے۔کیون۔اور وہ بلگرام جان''

ایٹیس ''ہان انکا ملنا تو بہت مشکل۔مگر مین نے بندوبست اچہا کیا ہے بڑے بڑے ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر کئے ہین اور کسیقدر فوج بہی بہیجدی ہے لیکن جان کی خبر ابتک نہین ملی''

اور اب یہ بات بہت اچہی طرح معلوم ہوئی کہ وہ شخص جو ابہی فرانس سے خط لیکر آیا تہا وہ ایٹیس کو بہی امر کی خبر دینے آیا تہا گو یہ تو اچہی طرح نہین معلوم کہ بلیمیڈیا کو اسوقت خوشی کس امر کی تہی جوش محبت کے ساتہہ ہنوریا سے ملنے کی یا اب اوس سے انتقام لینے کا موقع ملنے کی۔مگر ہان اسوقت یہ ضرور دیکہا کہ اس علالت کی حالت مین بہی فوراً بیڈیا کے چہرہ پر رونق آگئی اور اسنے اپنی بکرزور آواز سے کہا۔مین ضعف کیوجہ سے اسوقت تمہاری اس حسن تدبیر کی تعریف نہین کر سکتی۔لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ تمنے بہت بڑا کام کیا''

ایٹیس ''دنیا سازی کے طور پر) خدا سلامت رکہے یہ حضور کی قدردانی ہے۔ورنہ مین کیا۔اور میری تدبیر ہی کیا۔جو کچہہ ہوا آپ کے اقبال سے ہوا ورنہ یہ کام کہین اسطرح ہونیوالا تہا۔کسکو امید تہی۔لیکن پیر و مرشد۔گو عرض کرنیکا اسوقت موقع نہین ہے مگر تاہم مین بہت ادب کیساتہہ پہر حضور کو اس اہم کام کی یاد دلانا چاہتا ہون جو میرے حوصلے سے تو کہین باہر ہے مگر حضور کے نزدیک بہت ہی سہل''

ملکہ ''مین سمجہی مگر میری حالت اسوقت اس قابل نہین ہے کہ مین اسکا کچہہ جواب دون تم شاہزادے صاحب کا عندیہ تو لو۔دیکہو وہ کیا کہتے ہین۔اور یہ کہکر خاموش ہو رہی''

ایٹیس کو بہی اب اصرار کا کوئی موقع نہ تہا۔اور اسنے یہ بہی دیکہا کہ بلیسیڈیا اسقدر کہنے کے بعد اپنی آنکہین بند کر لین ہین۔اسوجہ سے وہ بہی وہان سے۔آداب۔تسلیمات بجالا کر اٹہا اور خاص شاہی محل مین داخل ہوا''

یہ ایک بہت بڑی عمارت تہی جو بہت سے مکانات کو اپنے احاطہ کے اندر لئے ہوئی تہی بہت اچہے اچہے مکان بنے ہوئے تہے۔اور انمین سے ایک عالی شان کوٹہی کے آگے برآمدے مین وہ بہی آن بیٹہا ہوا تہا۔یہ کوٹہی طرح طرح کے قیمتی پتہر دنسے بنائی گئی تہی اور اسکے فرش مین بالکل سنگ مرمر سے کام لیا گیا جو اس کوٹہی کے بڑہنے ہی بنا ہم

ہو گیا تھا بلکہ برآمدے کے باہر نکلکر اس جگہہ تک پہیلتا چلا گیا تھا - جہانسے ایک مختصر چمن نے زمین کے نرم نرم حصے کو اپنے نشو و نما کیلئے منتخب کر لیا تھا - یہ چمن کا تختہ اس کوٹھی کے سامنے بہت بہلا معلوم ہوتا تھا - سبزے کا ہرا ہرا رنگ پہولونکی خوشرنگیان اون انکہون مین نور اور دل مین سرور پیدا کرتی ہے - جو اس کوٹھی مین رہتے تہے - ویلین ٹنی ان کے داہنے ہاتہہ خواجہ سراؤن کی صف دست بستہ کہڑی تہی - ایکطرف تمیز دار خوبصورت خوبصورت کنیزین جام تہین سامنے میز لگی تہی میز پر گلدستہ - دو چار شراب پینے کے گلاس اور ایک تلوار میان سے کہچی ہوی رکہی تہی جسکے مرصع قبضے پر سونے کا کام نفاست کے ساتہہ کیا گیا ہے - یہ پیکر کنیزین ساقی گری کی خدمت پر معمور ہین - مصاحب بیٹہے ہوے ہین اور مے خوشگوار کا دور چل رہا ہے - ابر گہرا ہوا تہا - بوندیان پڑرہی نہین - اور بوتل کے کاگ اوڑنے کی صدا رعد کی آواز مین ملکر کچہہ عجیب لطف پیدا کر رہی تہی - وائن گلاس کی وہ تڑپ بجلی کو تڑپائے دیتی ہے جسمین پلانیوالونکے نازک نازک ہاتہہ کے ہل جانیکی وجہ سے مے ارغوانیکا جنبش کر رہا اور اوس جنبش کیحالت مین اسکا سرخ سرخ رنگ غضب کر رہا تہا - ایتیس جا کر بیٹہہ گیا اور ویلین ٹنی ان کے اصرار سے دو تین جام آب آتش رنگ کے اوڑائے - مزاج تیز ہوا خیالات نے وسعت کی لی اور ادہر ادہر کی باتون کے بعد ہنوریا کا تذکرہ شروع ہوا - ایتیس کے مزاج مین ہمیشہ سے خود ستائی کی عادت تہی - اُسنے ہنوریا کے پتہ لگانے مین در پردہ اپنے بہت حقوق ثابت کیئے اور اپنی کارگذاریون کی داد چاہی - ویلین ٹنی ان بکمنت کو ہمیشہ سے ہنوریا کیساتہہ ایک قسم کا بغض تہا اسوجہ سے ہنوریا کے پتہ ملنے کی خبر اُسکے دل کو بہت خوش کر گئی - ایتیس کی بہت تعریف کی اور وہ تعریف کے کلمے جنہون نے تکبر اور غرور کی ہوا ایتیس کے کانونمین بہر دی تہی - اُسکے کانونسے ہوتی ہوئی دل و دماغ مین پہونچگئی اور اب کیا تہا اسکا دماغ اسمان پر پہونچگیا - بہت دور دور کی سوجہنے لگی اور اسی حالت مین اسطرح کہا

"میرے قدردان بادشاہ کے خسروانہ عنایتین جسقدر میرے حالپر ہین اونکو سارا زمانہ جانتا ہی کہ اس سرکار سے مجکو بہت کچہہ اعزاز حاصل ہوا - اور شاید کوئی تمنا بہی ایسی نہو گی جو میرے دلمین پیدا ہوئی ہو اور حضور کی نظر عنایت نے اُسکو پورا نکر دیا ہو - مگر ہان البتہ میری ایک آرزو باقی ہے"

ویلین ٹنی ان "(جام اوٹہا کر) وہ کونسی آرزو؟"

ایلشیس "حضور میرے دلمین ہے کہ میرے از دل عزیز بیٹے گاڈن لٹس کو جناب عالی اپنی فرزندی مین لین اور بڑی شاہزادی صاحب کے ساتھہ منعقد فرماوین"

ویلن ٹنی ان یہ سنتے ہی بھبوکا ہوگیا - آنکھون کے وہ لال لال ڈورے جنمین مے خوشگوار کا سرور اپنی بہار دکھا رہا تھا دیکھنے والے کی نظرمین بجلی کیطرح کوند گئے چہرہ غصّے سے تمتما گیا بدن مین آگ لگ گئی اور وہ شراب کا اثر اس آگ کے اور تیز کرنےمین اسپرٹ کا کام دیگیا جو اسوقت اسکے رگ و پے مین آب آتش رنگ کے استعمال سے پیدا ہوگیا تھا - اسنے منہہ بگاڑکر شراب کا گلاس ہاتھہ سے رکھدیا - اور شراب کے نشہ اور غصّے کی بخوبی سے اپنی بہکتی ہوئی زبان کو کسیقدر قابو مین لاکر اسطرح کہا "کسکی شادی؟"

ایلشیس "بندہ زادے کی"

ویلن ٹنی ان "ہون - اور کسکے ساتھہ؟"

ایلشیس "(ہاتھہ جوڑکر) جناب عالی کی شہزادی صاحبہ کے ساتھہ؟"

ویلن ٹنی ان "(اپنے دلمین) یہ! حرام خور کو اب یہ حوصلہ ہوا - کمبخت نے سلطنت لینے کی فکر کی - اس نمکحرام کا بیٹا - اور اپنجانب کی شاہزادی! بھلا کیا نسبت ہے کہین شراب کے نشہ مین تو یا بی اول فول نہین بکتا ہے مگر اس سے زیادہ تو نہین پی گیا ہون (ایلشیس سے) کیا کہا شاہزادی کے ساتھہ"

ایلشیس "جی ہان - شاہزادی صاحبہ کے ساتھہ - اگر بادشاہ کی نظر عنایت بندہ نوازی فرمائے"

ویلن ٹنی ان "(اپنے دلمین) حرام خور - پاجی - (ایلشیس سے) شاہزادی جہان کے ساتھہ آپکے صاحبزادے بلند اقبال کی شادی! کیا ایلشیس سچ مچ تم اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہو؟"

ایلشیس "نہین - مین نے شراب کچھہ ایسی زیادہ نہین پی ہے جو خدانخواستہ میرے دماغ مین خلل آگیا ہو اور نہ ایسی بات ہی کی مین تمنا کرتا ہون جسکی نظیر دنیا مین نہو"

ویلن ٹنی ان "(بہت برہم ہوکر) ارے - پاجی تیرا لڑکا - اور اپجانب کی شاہزادی! تو اپنی حقیقت نہین جانتا؟ - ہماری برابری - یہ غرور - یہ ارادہ - لانا تو میری تلوار"

غصّہ مین اوّل تو انسان یون ہی بے قابو ہوجاتا ہے - آدمی کے ہوش وحواس بجا نہین رہتے

عقل جاتی رہتی ہے اور پہر اسکو کچہ نہین سوجہتا۔ اسپر شراب کا نشہ ویلین ٹنی ان کے حق مین اور بہی سونے مین سہاگا ہوگیا۔ انکہون سے دہوان۔ منہ سے شعلے نکلنے لگے جسکی وجہ سے انکہون کے سامنے غفلت کے پردے پڑ گئے۔ اچہے برے کی تمیز جاتی رہی اور اسنے اوسی طیش کی حالت مین تلوار اوٹہا کر ایشیس کے سینہ مین بہونک دی "

ایشیس کا طرز معاشرت چونکہ اچہا نہ تہا اور ویلین ٹنی ان کے غضب کی آگ شعلہ بار رہی تہی اسوجہ سے کسیکی یہ جرات نہ ہوئی کہ ایشیس کی جان بچاتا۔ ویلین ٹنی ان کے مصاحبون نے ایشیس کی جان لینے مین اپنے مالک کی مدد کی اور سب خواجہ سرا تلوارین کہینچ کہینچکر دوڑ پڑے اور ایشیس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا "

ایشیس چونکہ بہت بڑا فریبی چالاک اور ہمارے دوست کا جانی دشمن تہا۔ اسوجہ سے ہمتو اس امر سے بہت خوش ہوے کہ آج دنیا کو اسکے مکر و فریب سے نجات ملی اور وہ بہی اسیطرح قتل کیا گیا۔ جسطرح اسنے جان کے مرحوم باپ بانی فیس کی جان لی تہی۔ لیکن یہ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ سلطنت اٹلی کے حق مین ایشیس کا مارا جانا کہانتک مفید اور مضر ہوا۔ اٹلی کی انتظامی حالت پر جہانتک ہم غور کرتے ہین وہانتک ہمارا خیال ہے۔ کہ بانی فیس اور جان کے بعد اس بیدست و پا سلطنت کا سنبہالنے والا اب بجز ایشیس کے اور کوئی نہ تہا۔ گو وہ اچہا تہا یا برا۔ لیکن پہر بہی اسکی وجہ سے اور سلاطین کی نظرون مین اٹلی کو بظاہر ایک قسم کی ضرور قوت حاصل تہی۔ اور اس اعتبار سے ہم ضرور کسیقدر افسوس کیساتہہ کہہ سکتے ہین کہ تمام عمر مین ویلین ٹنی ان کی تلوار چلی بہی تو کس شخص پر! انگریزیوشی سے ہمیشہ ایسے ہی برے نتائج پیدا ہوتے ہین۔ اور شرابی کی نظر گو آسمان سے بہی اونچی نکلجائے اور نشہ کے عالم مین بہت دور دور کی سیر کر آئے لیکن کسی کام کے انجام پر کبہی نظر نہین جاتی۔ اور وہ خیال نہین کرتا کہ مین کیا کرتا ہون اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔

ایشیس کے اس ناگہانی قتل نے گو عام طور پر لوگون کے دل پر کوئی زیادہ اثر نہین پیدا کیا مگر ہان البتہ وہ وحشی لوگ دل پکڑ کر رہگئے جنکو ایشیس کی ذات سے خاص طور پر تعلق تہا یا جو اسکے نوکر تہے۔ لیکن کسی کے اختیار مین کیا تہا جو کوئی دم مارتا۔

اس واقعہ پر ابہی تہوڑا زمانہ بہی نہین گذرا تہا۔ کہ ملکہ پلیسڈیا کے امراض مین ترقی ہوئی الٹی الٹی سانسین لیتے لیتے پہیپڑا پہول گیا۔ اور وہ گذرگاہ مین مستقل طور پر بلغم کے رہنے کی جگہ ہوگئین

جنہین نیچرل طور پر ہوا کی آمد و شد رہتی ہے۔ دم ٹوٹ گیا اور بالآخر اسکو بھی ناگریز مرحلہ پیش آیا جو ہر متنفس کے لئے ایکبار ضرور ہونا ہے۔

یون تو آیا وقت ٹلتا نہین ہے اور بیسیڈیا کی عمر بھی بہت ہو چکی تھی مگر بظاہر اسباب اسکی جان جانے کی قوی وجہ مختلف دواؤن کی بھرمار اور علاج مین بھی بے انتظامی محمد سری اور بے استقلالی ہوئی جو مرض متعدی کی طرح سلاطین اور امرا کے گھر گھر پھیلی ہوئی ہے اور جسنے بہت سے بڑے بڑے لوگون کی عزیز جانین مفت مین لے لین ۔ بلیڈیا گو عورت تھی مگر پھر بھی اسکے دماغ مین ایک قسم کی انتظامی قوت تھی جسکی وجہ سے اس سلطنت کا کاروبار ابتک برا بھلا چلا جاتا تھا۔ لیکن ابتو سلطنت کا خدا ہی مالک ہے ڈیلن ٹنی پان سے ہرگز اس امر کی امید نہین ہوسکتی کہ وہ ایسی بڑی سلطنت کا کام سنبھال لیگا۔ وہ تو دنیا مین اسلئے پیدا ہی نہین ہوا ہے اور اوسکا دماغ عقل و انتظامی قوت سے اسیطرح خالی ہے جیطرح اجنکل کے اکثر ناول پولیٹیکل سوشل اور مارل نتائج اور مضامین سے خالی ہوتے ہین اسکے علاوہ اسکی آرام طلبی اور مے نوشی اسکو کب اس امر کی اجازت دیگی کہ وہ اپنی پرانی عادتون کو چھوڑ کر ملکی معاملات کی طرف متوجہ ہو۔ اور ہوا بھی یہی بلیڈیا کے مرتے ہی ڈیلن ٹنی پان خوب کھل کھیلا اسکی وہ بدعادتین جو پان کے لحاظ اور خیال سے ابتک کسیقدر چھپ چھپا کر پوری ہوتی تہین اب علانیہ طور پر کیجانے لگین مے کشی انتہائی درجہ پر پہنچ گئی ہے اور اوسی کے ساتھ وہ خراب خصلتین بھی ترقی کر گئی ہین جنکا مے نوشی کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے اب ہر دم مخمور پڑا رہتا ہے اور رات دن اوتہین پری پیکر نازنینون سے صحبت رہتی ہے جنکی نشیلی انکھڑیان اور بھی اسکو مست اور متوالا کئے دیتی ہین۔

نوان باب

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وہ خوشی بھی دید کے قابل ہی جب ہوتا ہی شاد
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

دوپہر کا وقت ہے۔ آفتاب کسی معشوق کے جور و ستم کے سلسلے کیطرح نصف النہار کر اس خط

پر پہونچ گیا ہی کہ جس سے اب اور زیادتی عقل کسیطرح فرض ہی نہین کر سکتی - اس کی کرنین اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دکھلاتی ہوئی ساکنان ملاء اعلے سے خدا جانے ایسی کیا تازہ خبر لیکر اسوقت سیدھی زمین کی طرف آرہی ہین کہ خاک مین ملے ہوئے ریگ رواں کے ذرے بھی بڑے آن بان کے ساتھ چمک چمک کر اپنے نورانی اشارون سے دیکھنے والونکو بتا رہے ہین کہ گو اسوقت کی دہوپ ہمکو تڑپا رہی ہے مگر پھر بھی اس امید پر خوش ہین کہ اس سے زیادہ اب آفتاب مین تیزی نہوگی اور اب جو گھڑی آئیگی اچھی ہی آئیگی - ہوا بھی بدلی ہے اور ہر چیز کا وہ سایہ بھی کچھ پیٹ سے پاؤن نکال چلا ہے جو اسوقت کم ہوتے ہوتے اُن ملکون مین تو بالکل نیست و نابود ہی ہو گیا ہو گا - جو خط استوا کے نیچے یا اسکے قریب واقع ہوے ہین اور جو وہ رہین وہان اگر اسبا مفقود نہو گیا ہو گا - تو شاید برائے نام کچھ یون ہی سا باقی رہگیا ہو - ہر طبقے اور ہر مرتبے کے آدمی اسوقت آفتاب سے منہ چھپائے ہوے - آرام اور آسایش سے اپنے اپنے مکانون مین بیٹھے ہونگے - مسافرون کو اگر یہ بات نصیب نہین ہوگی - تو وہ بھی اب تھک کر کسی سایہ دار درخت کی چھاون مین دو گھڑی سستانے کیلئے ضرور ہی ٹھہر گئے ہونگے - ہان شاید اون غم نصیب عشاق کو بد قسمتی سے یہ موقع نہ ملا ہو جو کسیکی تلاش مین بڑی بیقراری کے ساتھ ساری دنیا کی خاک اڑاتے پھر رہے ہون - مگر نہین نا امید سے اب وہ بھی کسی جگہ سر تھام کر بیٹھ گئے ہون گے یا اگر یہ بھی نہین تو پاؤن کے چھالے چھالون کے ساتھ کانٹون کی چھیڑ سے عاجز آکر اور کہی تو اپنے ٹھہر گئے ہونگے کہ دم بھر کہین بیٹھ کر کانٹے نکال لین - لیکن ہان البتہ ایک ہمارا وضعدار خیال ہے کہ اسوقت بھی عرصے کے چھوٹے ہوے اپنے پرانے دوست جان کو ساری دنیا مین ڈھونڈ کر اب پھر فرانس کیطرف چلا ہے اور فرانس کی شرقی حدود مین پھرتا ہوا جاتے جاتے اس مقام پر پہنچا ہی جہان دریاے ڈون مغرب کیطرف ہٹتے ہٹتے بالکل کوہ سورن کے قریب پہنچ گیا ہی یہ پہاڑ جنوبا شمالا واقع ہے اور اسکے دریاے ڈون بھی کچھ تھوڑے فاصلے سے شرق کیطرف ہٹکر جنوب کیطرف سے بہتا ہوا آتا ہے اور شمال کیطرف جاکر بحیرہ روم مین داخل ہو جاتا ہے پہاڑ کے پچھم طرف ایک بہت بڑا کف دست میدان ہے جسکی وسعت دیکھکر نظر کو کچھ اسطرح کا انتشار ہوتا ہے جسطرح پیک خیال کو لامکان کی غیر محدود فضا مین گھبراہٹ ہوتی ہے اور اسکے آس پاس دور دور کو آسمان کے جھکے ہوے کنارے دیکھنے والی نظر کو بھی دھوکا دیتے ہین کہ وہ ساری زمین اسکے اندر ہے جسکا محیط پچیس ہزار

ہیل کے قریب ہوا اور وہ جو چھپائے ہوئے غبار کے اوسطرف جانے کیا کچھ دہندلا دہندلا
نیلا سا چاروں طرف معلوم ہوتا ہے بس یہی اوس آسمان کے کنارے ہین جسکے اندر اس دنیا
کی طرح بہت سے کرے رات دن گردش کیا کرتے ہین۔ آسمان کے گنبد دل سے نہ نکلنے والا
غبار اگر اتفاق سے کبھی نکلتا ہو تو یقیناً اسکا ٹھکانا ایسے ہی وسیع میدانون مین ہوتا ہوگا اور ہوا بھی
جب ایسے کھلے میدانون مین پہنچتی ہوگی تو یقیناً خوب ہی دل کھولکر خاک اوڑاتی ہوگی مگر اسوقت
اس میدانون مین شمال کیطرف ہیبت ہول سے بھی زاید غبار اُٹھ رہا ہے جو زمین سے آسمان تک
اسیطرح جارہا ہے جس طرح بیکس اور دلجلے عاشقون کی دہوان دہار آہین۔ مگر کیسا ہی قسمت سے
کچھ اونمین اثر بھی آگیا ہو۔ تھوڑی ہی دیر مین گرد و غبار کا پڑا ہوا پردہ آنکھونکے سامنے سے اُٹھتا
ہے اور چند سوار اوسمین سے نمودار ہوتے ہین جو شمار مین پچیس تیس سے زاید نہونگے
انکے منہ پر اسیطرح کا گرد و غبار چھایا ہوا ہے جسطرح مسافرت مین راہ چلنے والونکے منہ پر
ہونا چاہئے۔ اور اگر اونکے چہرہ کی تیرگی مائل سُرخی بتا رہی ہے کہ فرانس کے علاوہ کسی اور
ملک کے تیز آفتاب نے بھی انکے سُرخ اور سفید رنگ کے ساتھہ یہ سلوک کیا ہے تو انکے میلے کچیلے
ساز و سامان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب زمانہ کے ستائے ہوئے اور نہایت ہی شکستہ حال ہین
اور انکے اوداس اور غمگین چہرہ کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آسمان اور زمین کی گردشون نے خوب
ہی جی بھر کر اونکو پیسا ہے۔
لیکن اسوقت گو دوپہر ہے اور اس اعتبار سے آفتاب کی کرتوت کو کیسی ہی غضب آلود نگاہون سے
کم تیز نہین ہونا چاہئے تھا مگر نہین معلوم یہان کی سرزمین کو ایسا کیا اثیر رحم آگیا ہے کہ عرض البلد
کے اعتبار سے دہتی آفتاب کی کرنین بعینہ انھین محبت بھری نظرون کیطرح انکی طرف
آتی ہین جو ظلم اور ستم کرتے کرتے اب خود بھی شرمائی جاتی ہون آنکھ اُٹھاتے ہین مگر اسیطرح
جسطرح پیار سے کسی کو آغوش مین لینے کیلئے کوئی دست شوق پھیلا کر اوٹھتا ہو۔
یہ لوگ آتے آتے اب اوس ٹیلے کے قریب پہنچ گئے ہین جو اس ٹیلے کے شمالی سمت پر واقع ہے
اور جسپر جابجا کچھ توت اور ببول کے درخت اپنی جھکی ہوئی شاخون اور ہری ہری پتیون سے سایہ
کئے ہوئے ہین اور کہین کہین صحرائی درختون نے عاشق و معشوق کیطرح آپسمین مل جلکر جھاڑیان
اور ایسے ایسے کنج بنا دئے ہین کہ سبحان اللہ ٹیلے کے گرد کہین طرف ایک راستہ ہے جو جنوبی فرانس
کیطرف سے آنیوالونکو جینوا۔ سوئزرلینڈ اور پروشیا کی طرف لیجاتا ہے اور راستہ سے

دہنی طرف ایک مختصر جنگل ہے جو دکھن اور پچھان کیطرف چلا گیا ہے۔ اسقدر بیان کی سیر بان
دیکھنے کے بعد اب ہم جو اون لوگونکیطرف نظر پہر آکر دیکھتے ہین تو اونکی صورت ہماری نظر مین
کسیقدر آشنا معلوم ہوتی ہے خصوصاً اوس شخص کی جسکا گھوڑا اور سب سوار ونکے حلقے مین ہے
دیکھا وہ جسکا سر ننگا ہے جسکے سر کے پریشان بالونسے اُڑتے ہوی غبار اور خس و خاشاک کے
بہت الفت سی معلوم ہوتی ہے۔ جسکا گریبان چاک ہے۔ جسکے چہرے پر انتہائی درجہ کی
حسرت۔ اور غم برس رہا ہے۔ ہان اگر ذرا غور سے دیکھنا تو سہی۔ یہ کون ہی! خدا کرے
وہی ہو جسکو ہمارا دل کہہ رہا ہی۔ ہمکو تو ہمارا وہی شوریدہ سر پرانا دوست معلوم ہوتا ہی جسکا نام
جان ہی۔ کیون صورت اور نقشہ تو کچھ اوسی سے ملتا ہوا ہی۔ دیکھیے نہ وہ اسکا گریبان
بھی دامن تک چاک ہے۔ عشاق کے سوا اور کسکی یہ حالت ہو سکتی ہے۔ اور عاشق بھی وہ
جو ہمارے دوست کیطرح اپنے معشوق سے ہمیشہ کیلیے جدا ہو گیا ہو ضرور وہی ہی اور عجب نہین جو
یہ سب اسکے باڈی گارڈ کے نیچے بجای سوار ہون۔ یہ سب اس ٹیلہ کے پاس پہنچکر گھوڑون سے اتر پڑے
بعضون نے تو گھوڑونکو چھوڑ دیا اور زین پوش بچھا بچھا کر اوسی زمین پر بیٹھ گئے جسپر اونچے
اونچے درخت سایہ کیے ہوے تھے۔ کوئی گھوڑونکو ٹہلانے لگا اور کوئی پانی کی تلاش مین ادہر
اودہر چلا گیا۔ اور اب جو ہم جان کی صورت دیکھتے ہین تو حقیقت مین کسیطرح پہچانی
ہی نہین جاتی زمانہ کے انقلابات نے اسکی صورت بالکل بدل دی ہی اور کچھ اسطرح ہاتھ
پاؤن بے قابو ہو گئے بیٹھا ہے کہ بیجان سا معلوم ہوتا ہی۔ رنج اور غم نے بڑی بیرحمی کیساتھ اسکی
اوس نظارت کو رنگ بنا کر اڑا دیا ہے جو حضرت عشق کی دستبرد سے بہلے بچ رہی تھی۔
رخسارون کی ہڈیان اور نیلی نیلی رگون کو دکھاتی ہوئی نکل آئی ہین جنکے اندر خون کی
جگہ پر وہ آہین بھری ہوئی تھین جو جذب اور ضبط کی وجہ سے سینہ مین گھٹ گھٹ کر
چوٹ کھائی ہوئی دل کیطرح بالکل نیلی ہو گئی ہین۔ آنکھین اپنے اشکونکا خزانہ خالی کرتے
کرتے اب اسیطرح خشک ہو کر رہ گئی ہین جسطرح نرگس کا مرجھایا ہوا پھول جسمین نچوڑنے سے رطوبت
کا ایک قطرہ تک نہ نکلے آنکھونکے آس پاس حلقے پڑ گئے ہین اور خشکی کی وجہ سے وہ پلکین بخت برگشتہ
کیطرح اور بھی بہ گئی ہین جنمین بہت دنون تک پہلے آنسوؤن سے پانی دیا گیا تھا اور وہ کچھ سیدہی
بھی ہو گئی تھین جان نے بیٹھے بیٹھے پہلے ایک مرتبہ بڑی حسرت اور مایوسی کیساتھ ٹھنڈی سانس لی
اور پھر اپنا سر گھٹنو پر رکھکر اسطرح اپنے دل سے کہنا شروع کیا۔ اب کہان ڈھونڈون ساری دنیا کی

تو خاک جہان آیا - آلپس کے ایک ایک ذرے کو دیکھا - پروشیا سے یہانتک کی خاک اڑائی - فرانس مین بہی شاید کوئی ایسا مقام رہگیا ہو جہان انکو تلاش نہ کیا ہو مگر آہ کہین پتہ نہین نشان نہین اٹلی کی طرف بہی ہو آنا چاہئیے شاید وہین پکڑ نہ گئی ہون - لیکن وہان پہنچکر زندگی بہت دشوار معلوم ہوتی ہے وہان انکی جان کے سب کمبخت دشمن ہی دشمن ہین - (مایوسانہ لہجے مین) کہین ہون اب میرے ہاتہ سے کہین - نہین ملسکتین - (اپنے ہمراہیون سے بہت پر افسوس لہجے مین) کیون پہر اب تم لوگون کی کیا رائے ہے - اب تو مین دیکہتا ہون کہ ہر ہر قدم پر ناامیدی ہی کا سامنا ہوتا ہے اور جسطرف آنکہ اوٹہاکر دیکہتا ہون مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے ؎

جان کی یہ مایوسانہ تقریر سنکر کسی کے پاس اب کوئی معقول جواب نہ تہا - سب سر جہکاکر خاموش ہو رہے اور اوسوقت انکی صورت دیکہنے سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ ان سب کی ہمتون نے صاف جواب دیدیا - گو آے دنکی مصیبتین سہتے سہتے ستمزدہ اور غم نصیب عشاق کا دل کسیقدر مضبوط ہو جاتا ہے - مگر چوٹون پر چوٹین سہتے سہتے حسینون کی اس نازک مزاجی سے زیادہ انکا دل نازک ہو جاتا ہے اور رقیق القلبی اسدرجہ بڑہجاتی ہے کہ ذراسی بہی اپنے خلاف مین کوئی بات سنتے ہی ٹپ ٹپ آنسو نکل ہی تو آتے ہین -

ہمارا دوست اول تو یونہی قدرت کی طرف سے کم نصیب یا غم نصیب پیدا ہوا تہا - مہجور ہوکے جاتے ہی عیش و آرام بہی اسکے پاس سے چلدئے تہے اور ہر طرف سے رنج و غم کی یورش دیکہکر صبر اور استقلال بہی اس سے کنارہ کر گئے تہے - تاب و توان بہی رخصت ہو گئی تہی - ناامیدی نے بہی اسکے ارمان اور تمناؤن کو جواب دیدیا تہا مگر ہان ساتہہ کے یہ چند جان نثار ہی ایسے تہے - جنہون نے ابتک اسکو دلاسا دیدیکر ایک موہوم امید کے سہارے رکہا تہا لیکن اسوقت ان سب کا سکوت دیکہکر اسکی اس ہمت کی کمر بالکل ٹوٹ گئی جو آدمی کے دل مین جگہہ پاکر اوسکے بہت مشکل اور اہم کامون کو اس سے بہی زیادہ آسان کر دیتی ہے جسقدر عاشقون کے نزدیک جان دیدینا - اسنے اپنی موہوم امید کو دیکہا کہ وہ گہبرائی ہوئی اسکے خانہ دل سے اسیطرح نکل رہی ہے جسطرح جانکنی کے وقت روح - بخدا جانے کیا ایسا صدمہ اسوقت اسکے دل پر ہوا کہ بے اختیار اسکی آنکہین بند ہوگئین - سر ایک ہاتہ سے کلیجہ دوسرے ہاتہ سے تہام کر رہگیا اور جب تہوڑی دیر مین کچہ طبیعت سنبہلی تو جوش جنون کا زور ہوا دست وحشت چلا اور گویا انکی

اُڑنے لگیں۔

جان محمد کا یہ حال دیکھکر سب دوڑ پڑے بہت منت سماجت کی اور مشکل اُسکے بگڑے ہوے دلکو کسی قدر سنبھالا اور پھر اسطرح عرض کرنیگلے حضور ایسے نا امید کیون ہوتے ہیں کیسکی کوشش کبھی رائگان نہین جاتی۔ اگر خداوند تعالیٰ ہماری مدد پر ہین اور روح اقدس کی عنایت ہماری شامل حال ہے تو کبھی نہ کبھی شاہزادی صاحبہ کو ڈہونڈہی نکالین گے۔ ہماری اسوقت کی خاموشی کچھہ اس سبب سے نہ تہی کہ ہماری ہمتین اب پست ہو گئی ہون اور ہمکو اب شاہزادی صاحبہ کے ملنے سے نا اُمیدی ہو گئی ہو بلکہ حقیقت کا ہمارا سکوت فقط اسوجہ سے تہا کہ ہم سب اس امر مین غور کر رہے تہے کہ آپکے سوال کا کیا جواب دین اور کونسی ایسی توی وجہ آپ سے عرض کرین کہ جس سے آپکی تسکین ہو سکے آپ خوب اچھی طرح سے یقین کریجئے کہ ہم وقت پر دغا دینے والے اور آپ کا ساتھہ چھوڑنے والے آدمی نہین ہین۔ ہمنے آپ کا نمک کھایا ہے۔ اور ہم دکھلا دین گے کہ نمک حلال ملازمون کو اپنے آقا کی دلی نعمت کے ساتھہ کسطرح جان نثاری کرنی چاہئیے۔“

دل ریش اور دل شکستہ آدمیونکا یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف کسی بندہ خدا کی توجہ دیکھتے ہین یا کوئی اونسے ہمدردی کرتا ہے تو فوراً اونکا دل بھر آتا ہے۔ **جان** بہی اسوقت اپنے ہمراہیونکی گفتگو سنکر بیچین ہو گیا اور گو روتے روتے اب اسکی آنکھین خشک ہو گئی تہین مگر پھر بھی خدا جانے کہان سے دو چار قطرے رطوبات کے آنسو بنکر بے اختیار اسکی آنکھون سے نکل آئے اور پھر اونکو مخاطب کرکے اسطرح کہنے لگا۔ ہان تم لوگونکی محبت محنت اور رفاقت مین تو کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے مگر تقدیر کو مجھسے لاگ ہے۔ زمانہ کو دشمنی اور آسمان کو میرے ساتھہ مخالفت ہے۔ پھر ایسی حالت مین تم کیا کر سکتے ہو۔ اور مین کیا کر سکتا ہون (ٹھنڈی سانس لیکر) کوئی کچھہ نہین کر سکتا۔ تم لوگ میرے ساتھہ ناحق خراب ہوتے ہو۔ جاکر اپنے اپنے گہر مین آرام سے بیٹھو۔ اور مجھکو خدا پر چھوڑ دو۔“

یہ مایوسی کے پر درد کلمے ایسے نہ تہے کہ کوئی اونکو سنتا اور پھر اسکا دل اسکے قابو مین بہی رہتا گو سب بہت مضبوط دل کے تہے مگر یہ سنتے ہی ہر شخص کا چہرہ غمگین ہو گیا سب پر اداسی چہا گئی سب کلیجہ تہام کر رہگئے اور **جان** کی جان پر اسوقت جو گذر گیا۔ اسکو کچھہ وہی خوب جانتا ہوگا۔ یا کچھہ وہ جان سکتا ہے جسپر کبہی ایسا واقعہ گذرا ہوا۔

اس حالت پر ابھی تھوڑی دیر بھی نگذری تھی چند ہی منٹ ہوے تھے کہ انکے ساتھہ والونمین سے ایک شخص نے اکر علیحدہ ایک درخت کی آڑ سے ان لوگون مین سے ایک شخص کو بلایا جو یہان **جان** کے پاس کھڑے تھے اور کان مین کچھہ آہستہ آہستہ باتین کرنیلگا۔ یہ باتین جس لب ولہجے کے ساتھہ کی جاتی تھین۔ اسکے اعتبار سے تو انکو کوئی دوسرا شخص سن نہین سکتا تھا۔ مگر ہان جو شخص سن رہا تھا۔ اور جو کہہ رہا تھا ان دونون کے چہرے کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حیرت اور تعجب نے ان دونون کے دلونپر اسوقت اپنا بیطرح قابو کرلیا ہے انکے ساتھیون مین سے اب جو کوئی انکی بھیانک صورت دیکھتا ہے وہ **جان** کے پاس سے ٹہل ٹہل کر یہان چلا آتا ہے اور دو باتون کے بعد اسکی بھی وہی صورت ہو جاتی ہے جو یہان اس سے پہلے والون کی تھی **جان** کی وہ آنکھین جو اسوقت ساری دنیا سے پھری ہوئی تھی گویا زمین کی طرف جھکی ہوئی تھین جسمیں **جان** اپنی جان ملانے کا قصد رکھتا تھا مگر اسوقت اسکی موثر آہ نے جو اسکے منہ سے نکلکر سیدھی آسمان کیطرف جانیوالی تھی بے اختیار اسکی نظر کو اوپر اٹھا دیا اور اوسی حالت مین اسنے ان لوگون کو اس غیر معمولی انتشار مین دیکھکر کہا کیون! کیا ہے۔ یہ آہستہ آہستہ باتین کیسی ہو رہی ہین اور یہ گھبراہٹ کیسی؟" اور وہ سب لوگ بجاے اسکے کہ جواب مین کچھہ کہین **جان** کی طرف بڑھے اور ایک شخص انمین سے اسطرح کہنے لگا حضور عالی! ابھی مین اسطرف (جنوب کیطرف اشارہ کرکے) اس غرض سے گیا تھا۔ کہ اگر یہان کہین پانی ہوتا۔ تو ہم سب لوگ اپنے گھوڑونکو بھی پلا لیتے۔ مین اسی تلاش مین تھا کہ اس جنگل کی طرف فضاے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئی آبی چڑیون نے اس امر کا پتہ دیا کہ شاید اسطرف کوئی جھیل یا دریا ہے اور مین اسطرف بڑہا ابھی مین تھوڑی ہی دور آگے چلا تھا کہ مین نے چند آدمیونکو اس جنگل سے نکلتے ہوے دیکھا جنکے ساتھہ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسطرف کو بڑہے جسطرف پانی ہونیکی نسبت میرا گمان تھا۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے اور انکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یقیناً وہ ایطالیہ کی طرف کے ہین"

جان (بے پروائی کے لہجے مین) اُنہہ۔ ہونگے کوئی۔ لیکن اٹلی کے آدمی! یہان کہان آئے!! کہین میرے گرفتار کرنیکی فکر مین نہ پھرتے ہون اچھا تم مین سے ایک شخص جاکر زرا خبر تو لے آئے۔ مگر بہت پوشیدہ طور پر خبردار کوئی دیکھنے نہ پاے۔ دور ہی سے بس یہ دیکھکر چلا آئے کہ کون لوگ ہین اور کسقدر انکی جماعت ہے" اور اس حکم کے ہوتے ہی فوراً ایک شخص اپنی ہیئت

بدلکر اس راستہ کیطرف چلا جو اس ٹیلہ اور جنگل کے درمیان مین واقع تھا۔

اب یہ سب اس جانے والے کے انتظار مین یہان گھبرا رہے ہین کوئی درختون کی آڑ سے سڑک کی طرف جہانتک رہا ہے اور کوئی درختون پر چڑہ چڑہکر جنگل کی طرف نظر دوڑا رہا ہے ہر شخص کے دل مین ایک قسم کی الجھن ہے اور ہمارا دوست تو کچھہ عجیب اضطراب کے عالم مین ادہر اودہر ٹہل رہا ہے ایک خیال جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ آسمان کا چکر دماغ مین ہے اور زمین کی گردش خیالات مین دل مین کلیجہ ملنے والی بیچینی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ دل تھام کر رہجاتا ہے۔

یہ سب اسی انتظار مین تھے کہ جانیوالا شخص ہانپتا ہوا آیا اور نہایت گھبراہٹ کے لہجہ مین اسطرح کہنے لگا "حضور عالی! ہوشیار ہو جائیے۔ ہوشیار۔ وہ سب اپنے اپنے گہوڑون پر سوار ہو رہے ہین۔ مین اچھی طرح دیکھہ آیا بیشک وہ الیطالیہ ہی کے رہنے والے ہین اور میرا خیال ہے کہ شاید وہ خاص الشیس ہی کے نوکر ہین کیونکہ ان مین سے بعض کو تو مین خوب اچھی طرح سے پہچانتا ہون

جان۔ (حسرت کے لہجے مین) خاص الشیس کے ملازم! وہ یہان کہان!! اور تھے کسقدر؟

وہی شخص "حضور یہ تو نہین معلوم کہ یہان یہ لوگ کسطرح آگئے۔ حضور نے اس امر کی ممانعت فرمادی تھی کہ کوئی دیکھنے نہ پائے ورنہ شاید یہ بات بھی معلوم ہو جاتی مگر شمار مین میرے نزدیک سو سوا سو سے تو کسیطرح کم نہونگے۔ اور سب مسلح۔ ہان حضور عالی ایک بات سنیئے اور وہان بہت تعجب خیز دیکھی کچھہ سمجھہ مین نہین آتا خدا جانے کیا اسرار ہے مجکو اُنکے ساتھہ چند عورتین بھی معلوم ہوتی ہین۔ مین نے کسیکو دیکھا نہین مگر اونکے رونے اور چیخنے کی آواز بتا رہی تھی کہ بیشک یہ عورتون ہی کی آواز ہے اور بعض بعض وقت تو مجکو کچھہ ایسا اندیشہ ہوتا تھا کہ ہو بہو ویلی چیخ رہی ہے اور کچھہ کہتی جاتی ہے"

جان۔ (بات کاٹ کر) ویلی؟"

وہی شخص "جی نہین۔ ویلی یہان کہان! اور مین نے تو کسی کو دیکھہ بھی نہین پایا۔ مگر ہان اسقدر تو ضرور کہونگا کہ وہ آواز ویلی کی آواز سے مشابہ بہت تھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہی چیخ رہی ہے"

اس شخص کی یہ تعجب خیز تقریر سنکر **جان** کی کچھہ عجیب حالت تھی حیرت نے اسکے دل پر قبضہ کرتے کرتے اسکو بالکل حیرت کا پتلا بنا دیا تھا۔ ہاتھ جس جگہ پر رکھا تھا وہان سے اٹھہ نہین سکتا تھا آنکھین کہنے والے کا منہ چہوڑکر اور کسیطرف دیکھہ نہین سکتی تہین اور وہ خیال جو زمین سے آسمان

کمر پہنچ جاتا ہے اسوقت اسکے دماغ سے دل تک نہین جانے پاتا تھا۔ مگر اسکو ابتک کی ناکامیابیون نے ہنوریا کے ملنے کی طرف سے بالکل ناامید کردیا تھا مگر شوق اور محبت کا خدا بھلا کرے کہ دہلی کا نام سنتے ہی ہنوریا کے ملنے کی امید پھر نئے سر سے اسکے دل مین پیدا ہوگئی اور یہ طرح اسی شخص سے کہنے لگا "اور کہین ہماری پیاری شاہزادی کی آواز بھی تھی؟ سنی ہو تو بتا (افسوس سے زانو پر ہاتھ مار کر) ہاے وہ پیاری آواز! آہ۔ اب ان کانون تک نہین پہونچ سکتی" اور

کچھ اس درد سے عشق مین کوئی رو دیا	اثر چیخ اور ٹھنڈے شیون سیکا

وہی شخص "نہین حضور۔ اور وہان دہلی کے ہونیکا بھی کسکو علم و یقین ہے۔ مینے تو فقط آواز کی مشابہت دکھائی تھی"

اس شخص کا یہ فقرہ ابھی ختم بھی نہین ہوا تھا کہ انہین کے ساتھیون مین سے اوس ایک شخص نے جو دیکھنے کے لئے ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا تھا کہا "وہان ہان ہین تو سوار وہ کیا جنگل سے آپ نکلنا شروع ہوئے ہین اور اسیطرف کو آبھی رہے ہین۔ آہا کوئی سو ڈیڑھ سو سوار ہین۔ ہوشیار ہو جایئے" اور یہ کہکر وہ جلدی جلدی درخت سے نیچے اوتر آیا۔ سب نے اپنی اپنی تلوارین سنبھال لین اور اپنے اپنے گھوڑون کی باگین ہاتھ مین لیکر درختون کی آڑ سے اون سوارون کیطرف دیکھنے لگے جو اب کسیقدر قریب آگئے تھے۔ جان اسوقت بہت غور کے ساتھ انکی طرف دیکھ رہا تھا اور جب اسنے سبکو ایک سرسری نظر سے دیکھ لیا تو یکبارگی بے اختیار اسکی زبان سے نکلا "بیشک یہ الیطالیہ ہی کے سوار ہین۔ مینے ان سبکو پہلے دیکھا ہے یہ سب ایشیس کے ملازم ہین جو ہمارا جانی دشمن ہے۔ مگر بیچ مین وہ دو گھوڑے خالی کیون ہین۔ ا۔ ان پر کوئی سوار نہین معلوم ہوتا۔ اور ٹاپون کی آواز کے ساتھ یہ رونے اور چیخنے کی آواز کیسی آتی ہے! مگر وہ بیچ والے گھوڑے خالی نہین ہین معلوم ہوتا ہے کہ ان پر کچھ قیمتی مال و اسباب بار ہے جو حفاظت اور حفاظت کے خیال سے حلقے مین لیا گیا ہے (جھک کر دیکھتا ہوا اور پھر کہتا ہے) نہین اسباب نہین ہے۔ آدمی ہی ہین لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید گھوڑون کی پیٹھ سے باندھ دئے گئے ہین۔ خدا جانے یہ بیچارے کون ہین۔ شاید یہ رونے اور چیخنے کی آواز بھی انہین کی ہے۔

(بہت غور سے دیکھ کر اور کان لگا کر) وہ آواز آئی! افوہ کسقدر دردناک ہے۔ بیشک کسی عورت ہی کی یہ آواز ہے۔ اون۔ (بہت غور سے سنکر) حقیقت مین یہ تو دہلی ہی کی آواز معلوم ہوتی ہے

بیشک اسیکی ہے۔ ہاں! ذرا تم لوگ غور سے دیکھنا تو سہی - یہ کیا معاملہ ہے میری نظر اسوقت مجھکو بہت دہوکا دے رہی ہے - (آنکھیں ملکر) مجھکو اسوقت کچھ نظر نہیں آتا - میری نظر اسوقت غلطی کر رہی ہے (گھبرا کر) خداوندا یہ کیا ہے - اسوقت میں جسطرف دیکھتا ہوں پیاری شاہزادی ہی کی صورت نظر آتی ہے - اُف کسوقت میری آنکھوں کو مجھسے مذاق سوجھا ہے (رک رک کے) کیا ہائے کہیں وہی تو گھوڑے کی پیٹھ سے بندہی ہوئی نہیں ہے - (اور آگے بڑھکر) بیشک وہی ہے وہی - وہ دیکھو اوسطرف دوسرے گھوڑے کی پیٹھ سے ڈیلی جکڑی ہوئی ہے وہ جو اپنا سر گھوڑے کی گردن پر ٹپک رہی ہے" اور یہ کہکر بہت بے اختیاری کیساتھ آگے قدم بڑہایا - ہمراہیوں نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "خدا کے لئے تھوڑی دیر صبر کیجئے بیشک شاہزادی صاحب ہیں - اب کچھ اندیشہ کا مقام نہیں - ذرا اور قریب آجا دیں پھر دیکھ لینگے - اب جانے کہاں ہیں - مگر ہاں جلدی اچھی نہیں"

گو اسکے ساتھی اسکو لاکھ طرح سے سمجھاتے تھے مگر جان کے سر پر اسوقت عشق کا جن سوار تھا وہ اُن سے ہاتھ چھڑا کر اسیطرح آگے جانے کا قصد رکھتا تھا جسطرح اسوقت اسکا دل اسکے سینے سے نکلا جاتا تھا -

اس سین کے دیکھنے والوں کی نظر حیرت کا بہت بڑا ذخیرہ اسوقت انکے دلکو دے رہی ہوگی اور سب بہت تعجب کے ساتھ کہہ رہے ہونگے کہ سنوریا یہاں کہاں! اور ان لوگوں کو کسطرح ملگئی وہ تو ٹارسمانڈ سے بادشاہ کی سخت حفاظت میں تھی! مگر آپ نہیں جانتے اور ہم بھی ابھی کچھ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے - مگر ہاں دیکھئے وہ بڈھا شخص جو ڈیلی کے بائیں طرف گھوڑے پر سوار ہے یقیناً اسکو تو آپ کسیقدر پہچانتے ہونگے - اور اگر اسکی پہلی صورت آپکے ذہن میں نہ باقی ہو تو ہم بتا دیں - یہ وہی شخص ہے جس سے ایک مرتبہ اتھیلس ریونا میں سر راہ بہت تپاک کے ساتھ ملا تھا اور پھر دوسری بار اسنے ایک شخص کے ہاتھ فرانس سے خط بھی بھیجا تھا اور فوج طلب کی تھی اور کیا عجب ہے کہ یہ فوج بھی وہی فوج ہو جو اتھیلس نے اپنی زندگی میں ریونا سے بھیجی تھی اور یہ سب فتنے بھی اسیکے اوٹھائے ہوئے ہوں مگر آہ ابھی تک کسیکو یہ نہیں معلوم کہ انکے پیچھے اتھیلس پر کیا گذری - اسیکا نام ڈنجسک ہے اور یہی وہ بڈھا بدذات شخص ہے جو تاجروں کے بھیس میں ڈائنا کو ٹارسمانڈ کے ہاتھ بیچ گیا تھا اور عجب نہیں جو یہ سب کارروائیاں ڈنجسک نے اسیکے ذریعے سے کی بھی ہوں - آپ نے اسکو دیکھا جو! وہ جو شاہزادی

ہنوریا کے گھوڑے کے داہنی طرف ہے۔ یہ وہی آفت کی پرکالہ ڈائنا ہے جو بہت چالاکی
کے ساتھ ہنس ہنس کر ہنوریا سے باتین کیا کرتی تھی۔ لیکن یہ سب ہماری قیاسی باتین
ہین اور انکے صحیح ہونے کی نسبت ابھی ہم کوئی اپنی راے قائم نہین کرسکتے۔ مگر ہان اتنا ضرور
کہین گے کہ اس عورت سے ڈرنا ہی چاہئے جو کوئی بات بغیر ہنسی کرتی ہی نہو۔ عضو عضو سے
شوخی ٹپکتی ہو۔ آنکھون کو کسی جگہہ قرار نہو اور جو ڈائنا کی طرح یک بیک کسی کے مزاج مین
رسوخ پیدا کرلے۔ اٹیلس کے سوار ہنوریا اور ویلی کو اسیطرح اپنے حلقے مین لئے ہوئے سیدھے
چلے آتے ہین۔ ایکطرف تو ویلی بہت گریہ وزاری کے ساتھ چیخ رہی ہے۔ دوسری طرف
زمانے کی ستائی ہوئی ہنوریا زار قطار رو رہی ہے۔ ہان جب اسکی بیکسی پر جوش گریہ کو
کچھ رحم آجاتا ہے تو غشی اپنے نرم نرم ہاتھون سے اسکو سہلا کر بیہوش کردیتی ہے۔ اور جب
پھر دل کی اُدھیڑ بُن سے کسیقدر ہوشیار ہوتی ہے تو ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیکر بہت حزین
آواز مین اسطرح اپنے دل سے کہتی ہے وہ ہاے خدا غارت کرے اس ڈائنا حرامزادی کو۔
اسنے تو غضب ہی کردیا۔ اُف۔ آہ۔ مجھکو اب پھر رونا جانا پڑا۔ دیکھئے وہان پہونچکر کیا گذرتی
ہے سکیہ نہین۔ موت مجھکو کشان کشان اب وہان لئے جاتی ہے۔ وہین کی مٹی میرے مقدر مین
لکھی ہے۔ مگر واہ کسقدر خوش نصیب پیدا ہوئی ہون دنیا مین کم نصیب ہونگے مگر مجھہ سے زیادہ کوئی
بدنصیب تو نہوگا۔ کوئی انتہا ہے صدمے پر صدمے ہوتے چلے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے
بڑا ہی ہوا ہوتا ہے۔ ہاے پیارے جان کی خبر نہ ملی۔ خدا جانے کہان ہین کہان نہین ہے
اے میرے بخت خفتہ چونک۔ اے فلک ابتو کچھ جور و ستم سے باز آ۔ بس تیرے ظلمون
کی انتہا ہوچکی۔ اے روح القدس مینے اپنی گناہون کی سزا اچھی طرح پالی اب مجھپر رحم کر۔ اے
خداوند یسوع میری مدد کو پہنچ۔ اے ہولی ورجن آپ ہی میری خبر لیجئے۔ ہاے کوئی نہین
سنتا کسی کو مجھپر رحم نہین آتا۔ آہ برے وقت کوئی کام نہین آتا۔ اے میرے پیارے
جان تم بھی مجھسے بیخبر ہو۔ کیا تمہارے دل مین بھی میری محبت باقی نہین رہی۔ دیکھو تو تمہاری
بیکس ہنوریا اسوقت کسطرح جارہی ہے۔ آہ وہی ہاتھ جنکو تم بہت نازک بتاتے تھے رسون
سخت سخت اور بھاری زنجیرون سے بندھے ہوئے ہین۔ قیدیون کی طرح جارہی ہے
ذرا ادھر ادھر جنبش نہین کرسکتی۔ اور کہان جاتی ہے؟ اوسی جگہ جہان اسکی وہ پیارا جان جان
اسکے تن سے نکالین گے جسمین تمہارے ملنے کا شوق اور نہ ملنے کی حسرت اسیطرح

بھری ہوئی ہے جسطرح اسکا دل درد سے - آہ ایسے مقام پر ظالم لئے جاتے ہین جہان
اسکی مست پر کوئی چار آنسو بھی گرانیوالا نہین ہے - پیارے جان - ہنوریا کو اگر بچانا ہے تو
بچاؤ ورنہ اب تمہارے ہاتھ سے اسیطرح جاتی ہے جسطرح اپنی زندگی سے - آہ ہمیشہ کیلئے
جاتی ہے پھر تمکو نہ ملیگی - اچھا اگر اس قید سے نہین چھٹا سکتے تو آکر کسیطرح اپنی پیاری
صورت تو دکھا دو - یہ حسرت تو نہ رہ جائے (چونک کر) مگر وہ یہان کہان - مین کس سے
باتین کرتی ہون - آہ خدا جانے وہ کہان ہونگے اب ان سے ملاقات ہو چکی - بس قیامت
مین ہو تو ہو ۔

ہنوریا یہی باتین اپنے دل سے کر رہی تھی - ڈنجسک ڈاینا اور لشبین کے فوجی سوار اسکو
حلقے مین لئے ہوئے خوش خوش چلے جاتے تھے کہ عین اسوقت پر جب وہ اس ٹیلے کے
برابر پہنچ گئے تھے جان کے ساتھ والون نے دو حصے ہو کر کچھ تو ٹیلے کی داہنی طرف سے
پیچھے پہنچکر موت کی طرح سے انکو گھیر لیا اور جان بائین طرف سے چند سوارون کے
ساتھ آکر بلاے ناگہانی کیطرح ان پر ٹوٹ پڑا - ڈنجسک اور اس کے ساتھ والے اس افتاد
سے بیخبر تھے کہ دفعۃً چارون طرف سے کھچی ہوئی تلوارون کے حلقے مین اپنے آپ کو پھنسا دیکھکر
گھبرا گئے - گھبراہٹ مین ہاتھ تلوار کے قبضہ پر چھوڑتے تھے اور پڑتا تھا پرتلے پر - اور سب ہوش و
حواس اوسی طرح اوڑے ہوے تھے جسطرح انکے چہرونکا رنگ - کہ ہمارے دوست اور اسکے
سپاہیون نے پہنچتے پہنچتے دس پندرہ کے سر قلم کر دیئے مگر گھبرائے ہوئے لوگ پھر سنبھل گئے
اور تلوارین کھینچ کھینچ کر بڑی بہادری کے ساتھ لڑنے لگے -

بیشک جان کے چوٹ کھائے ہوئے دل کے لئے یہ وقت بہت نازک تھا - ایک طرف
تو وہ صبر اور جبر اسکی ساری قوتین سلب کئے دیتا تھا جو اسوقت وہ اپنے دل پر کر رہا تھا
اسکی آنکھین یہی چاہتی تھین کہ ٹکٹکی باندھکر ہنوریا کی پیاری صورت دیکھا ہی کرین - ارمان
ٹوٹے پڑتے تھے - طبیعت دل کیطرح نکل ہی جاتی تھی - دل خوشی سے اگر دم بھر چپ ہوتا تھا
تو کلیجہ اچھل پڑتا تھا - شوق کہتا تھا کہ ابھی ہنوریا کے پاس کسیطرح پہونچ جاؤن اور دشمنون
کی تلوارین ہاتھ ہاتھ بھر کی زبانین نکالے ہوے اسکو آگے بڑھنے سے منع کر رہی تھین - فتح اور شکست کے
غیر اختیاری معاملہ آنکھون کے سامنے پیش تھا اور امید و بیم کے مختلف خیال اسکے دل کے ساتھ
بہت برا سلوک کر رہے تھے - ہنوریا کی بے بسی اور بیکسی کو دیکھکر پہلے اسکا دل بھر آتا تھا بیقراری

بڑہی ہوئی تہی اور اسکے دل سنبھالنے مین وہ ساری قوتین مصروف تہین جنکو موقع محل کے اعتبار سے اسوقت اسکی شجاعت کا مددگار بننا چاہیئے تہا۔

دیلی اور ہنوریا کو تو اب تک اسکی خبر ہی نہ تہی کہ یہ کس سے لڑائی ہو رہی ہے وہ تو بدگمانی سے اسکو بہی بلاے آسمانی سمجہتی تہین مگر جب دیلی نے جان کے ایک دو سوارونکو دیکہکر پہچان لیا تو وہ انکا نام لے لیکر بہت بردرد آوازسے پکارنے لگی۔ گو ایسی لڑائی اور انتشار کی حالت مین کون کسیکی آواز سن سکتا تہا مگر اتفاق سے جان کے دو ایک سوارون نے دیلی کی آواز پہچان لی۔ اور بڑے جوش اور بہادری کے ساتہہ سینہ سپر ہوکر دشمنون مین گہس پڑے اور تلوارین مارتے ہوئے اس مقام پر پہونچ گئے جہان دیلی اور ہنوریا کے گہوڑے تہے اور اب ہنوریا کو بہی یہ یقین آگیا کہ یہ اسکے باڈی گارڈ کے سوار ہین۔ سر اٹہا کر حیرت سے اسنے ایکبار انکی طرف دیکہا بے اختیار رو دی۔ اور پہر ٹہنڈی سانس لیکر بہت حزین آواز سے کہا یہ وہ کہان ہین آہ کیسے ؟ جسکے جواب مین ان سوارون کو بجز اسکے اور کچہ کہنے کا موقع نہین ملا کہ اسطرف لڑ رہے ہین "

ڈنجبک گو ایک مسن شخص تہا اور بڑہاپے نے جوانی کے دم خم نہین باقی رکہے تہے۔ مگر اسوقت وہ اپنی ساری کوششون کو رائیگان جاتے دیکہکر تہوڑی دیر کے لئے جوان ہو گیا تہا اپنے سوارون کو للکارا اور خود تلوار کہینچکر بیانتک پہنچ جانیوالے سوارون پر بڑی بہادری کے ساتہہ وار کرنیلگا۔ ہمارے دوست کے رفیق بہادر گو اسوقت بہت بری طرح پہنسے ہوئے تہے مگر پہر بہی حق یہ ہے کہ انہون نے خوب ہی داد شجاعت دی۔ خوب ہی دشمنون کے حملے روکے خوب ہی لڑے آخرکار انکی سرفروشی اور جانبازی نے تہوڑی ہی دیر مین اس امر کو دکہا دیا کہ ڈنجبک کاری زخم کہا کر نیچے گرا اور ملک الموت نے جلدی سے ہاتہہ بڑہا کر راستے ہی مین اسکی جان لی۔ گو اسوقت دشمنون کی بہت یورش تہی اور جان کے دو ایک جان نثار سپاہی کام بہی آئے مگر ہمارے دوست کا ایک جانباز سوار دشمنون کو مارتا ہٹاتا ہوا دیلی اور ہنوریا کو اپنے ساتہہ اس خیال سے باہر نکال لے گیا کہ مبادا اسوقت کی چلتی ہوئی تلوارین شاہزادی کے نازک جسم کے ساتہہ کچہ برا سلوک نکر جائین اور یہان سے نکلکر ان دونون کے گہوڑون کو ساتہہ ساتہہ لئے ٹیلے کے پاس جاکر ٹہرا۔

دشمنون کے مقابلے مین سچ پوچہیئے تو جان کیطرف فوجی قوت بہت کم تہی مگر ہان یہہ بات ضرور

تھی کہ جسقدر اسطرف جوش تھا اُتنا دوسری طرف نہ تھا اور یہی ہمارے دوست کے پاس ایک ایسی طاقت تھی کہ جسکے زور پر وہ اسقدر فوج سے بہادری کیساتھ لڑرہا تھا ورنہ اسکا مقابلہ دل اسکے اور اسکے ساتھیون کے تھکے ہوئے ضعیف اعضار۔ اُنکی قلّت جماعت اور اُن کے تھکے ہوئے گھوڑے ہرگز اس قابل نہ تھے کہ وہ کسی دشمن سے لڑسکتے۔ حضرتِ شوق نے اسوقت جان کے جسم مین اور ہی روح پھونکدی تھی۔ ریخ دغم نے جسکا خون پیا تھا وہ سب اسوقت کی خوشی نے ریخ دغم کی چھاتی پر چڑھ کر چھین لیا تھا۔ اور اس مردگی کیساتھ وہ اسوقت لڑرہا تھا کہ دیکھنے والے عش عش کررہے تھے لیکن مثل مشہور ہے کہ ایک کی دوا دو[۲] اور دو کی چار[۴] پچیس تیس[۳۰] آدمی ڈیڑھ سو[۱۵۰] آدمیون کا کیونکر مقابلہ کرسکتے تھے۔ جان نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ اسکے ساتھیون کے حوصلے کسیقدر سست ہوچلے ہین اور دشمنون کو مارنا تو دوسری بات ہے اَب اُنکو اپنی جان بچانا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ وہ اِن کے ابھارنے کیلئے باربار سخت حملے کرتا تھا ہمت ہارے ہوؤنکو جوش بھی دلاتا تھا مگر اَب کیفیت یہ ہوگئی تھی کہ اپنے ساتھیون کی پریشان حالت دیکھ دیکھ کر خود اُنکے حواس منتشر ہوئے جاتے تھے اور باربار وہ اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھتا تھا کہ شکست کی ڈراونی صورتین اسکے سامنے پھر رہی ہین اور اسکا خیال تھا کہ اسکے سب جانباز سپاہی اَب کوئی دم مین اسیجگہ اپنی جان کی قربانی میرے لئے کردینگے۔ کہ یکبارگی شمالی میدان کیطرف سے کچھ گرد وغبار بلند ہونا شروع ہوا جو رفتہ رفتہ اسیطرف کو بڑھتا ہوا آرہا تھا۔ اور جب وہ غبار اسقدر قریب آگیا کہ قوت باصرہ کے آنکھون سے نکلنے والے تار نظر اس سے گذر سکین تو دونون طرف کے جنگجو سپاہیون نے دیکھا کہ ایک مسلح فوج شمال کیطرف سے آرہی ہے اور جنوب اور مغرب کے گوشے کی طرف جارہی ہے۔ یہان گھوڑون کے ہنہنانے کی صدائین اور رنگیر ودکش کی آوازین بلند ہوہوکر سارے دشت مین پھیل رہی تھین۔ جنکو سنکر وہ جانیوالی نئی فوج چلتے چلتے رک گئی اور میدان عرصہ کارزار گرم دیکھکر سفر کو موقوف کر دیا۔ اس فوج کی جماعت تخمیناً ہزار بارہ سو سے کسیطرح کم نہ تھی جو آتے آتے یہان سے کچھ تھوڑے فاصلہ پر آکر ٹھہر گئی اور پھر اُسمین سے دو سوار نکلکر اسطرف کو بڑھے چونکہ یہان کے دونون طرف کے لڑنے والے لوگ اس امر کو خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ اس غیر ملک مین نہ کوئی ہمسے واقف ہے اور نہ کوئی ہمکو فوجی مدد دیسکتا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی بدگمانی اِس سے یہی کہتی تھی کہ یہ کوئی اور ہمارے دشمن پیدا ہوئے علی الخصوص الثیس کی فوج والونکو تو

یہی یقین تہا کہ ٹارسمانڈ آپہونچا - اور غضب ہوگیا - دونون طرف گہبراہٹ پہیلی ہوئی ہی اور اس انتشار مین بہی تلوارین اپنا کام کر رہی ہین وہ آنیوالے دونو سوار پہلے تو انہین لوگون کے قریب آکر کچہ پوچہنے لگے جو اسوقت دنیا و مافیہا سے منہ پہیرے ہوئے اپنی جان پر کہیل رہے تہے مگر جب اطمینان کے قابل جواب ملا تو وہ اسطرف کو چلے جہان ہنوریا کی حفاظت کے لئے جان کا ایک ساتھی ہاتہ مین ننگی تلوار لئے ہوئے ٹہل رہا تہا دور ہی سے اس لڑائی کے متعلق کچہ سوال و جواب ہوئے اور پہر معاً وہ اپنے گہوڑے دوڑاتے ہوئے اسیطرف کو چلدئیے جسطرف یہ آنیوالی فوج ان کے انتظار مین ٹہہری ہوئی تہی - یہ فوج **پیرس** کے بادشاہ **میرودیس** کی ہے جو یہ خبر پاکر اپنی دار السلطنت سے نکلا ہے کہ شاہزادی ہنوریا - ٹارسمانڈ کی قید مین ہے - یہ وہی میرودیس ہے جسکو میکسمس کی زبانی ہمارے دوست جان کا حال کسیقدر معلوم ہوگیا ہے اور وہ اسی وقت سے ہنوریا اور جان کی تلاش مین بہی تہا - لیکن اس خبر سننے کے بعد پہر اسکو اس امر کی خبر نہ تہی کہ ہنوریا پر کیا گذرا اور جان کہان ہے - وہ تو اسوقت ٹولوز کی طرف جا رہا تہا کہ اتفاق سے اسکا گذر ادہی طرف سے ہوگیا اور یہان یہ لڑائی دیکہی -

اب وہ دونون سوار میرودیس کے پاس پہنچ گئے ہین اور اس لڑائی کے متعلق جو کچہ انہون نے سنا تہا اسکو اپنے بادشاہ سے بیان کر رہے ہین - میرودیس کو انکی تقریر سے جب اس امر کا یقین آگیا کہ یہ لڑائی شاہزادی ہنوریا کے لئے جان اور ایشیا کی فوج مین ہو رہی ہے اور جان اور ہنوریا دونون یہان موجود ہی ہین تو اسکی خوشی کا اندازہ نہ تہا - پہلے اسنے خدا کا بہت شکر ادا کیا اور پہر اپنی فوج سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا " دیکہو جس کام کیلئے ہم ٹولوز جا رہے تہے وہ جناب یسوع کی مدد سے نہایت سہل اور اچہے طور پر یہین نکل گیا - اب تم سبکو ملکر جان کی مدد کرنی چاہیے " اور یہ کہکر فوراً اپنے گہوڑے کی باگ اسی میدان کیطرف پہیر دی جہان تلوارین اسوقت کی گرمی اور دہوپ مین پہلو بدل بدل کر تڑپ رہی تہین اور بڑی بہری کے ساتہ ان لوگون کا خون پی رہی تہین جو آب حیات سے بالکل سیراب ہو چکے تہے -

لڑائی ابتک اسی رنگ پر تہی دشمنون کا زور ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا تہا اور قریب ہی تہا کہ جان کے ساتہ والے دشمنون مین بری طرح گہر کر جان کی رفاقت ہمیشہ کیلئے چہوڑ دین کہ میرودیس عین وقت پر پہنچ گیا اور جان کا نام لے کر بہت بلند آواز سے کہا " جان گہبرانا

نہین روح القدس نے اب مجکو تمہاری مدد کے لئے بہیجدیا ہے۔ اب آپ اپنے سوارونکو علیحدہ کر لیجیئے ہماری فوج دم بہر مین تو سب کو سمجہ لیگی"

اس آواز کو سنتے ہی دشمنون کی تو روح ہی نکل گئی مگر اس غیبی مدد کو دیکہ کر جان کی جان مین جان آگئی اور اسکے ساتھیون کے حوصلے جان کی امیدون کی طرح بڑہ گئے۔ جان کا غیور مزاج گو ایسے نازک وقت مین بہی کسیکی امداد کا خواہان نہ تہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ ابہی قتل عام مین میرے جانباز سپاہیون کی جانین مفت مین ضایع ہو جائینگی تو بمجبوری اسنے اپنے ساتھیون کو علیحدہ ہو جانیکا حکم دیدیا۔ اور میرودیس نے آتے ہی آسمانی بجلی سی فوج مین ہل چل ڈالدی موت کا بازار گرم ہو گیا۔ ملک الموت دونون ہاتہون سے روحین جلدی جلدی نکالنے لگے قتل عام ہو گیا۔ اور دم بہر مین جان کے دشمنون مین سے ایک بہی ایسا نہ رہا کہ دنیا مین اس واقعہ کی کسیکو خبر تو دیتا۔

جان یہ سب کیفیتین اپنی آنکہ سے دیکہ رہا تہا مگر اسکو اب تک یہ نہین معلوم تہا کہ یہ غیبی مدد کہان سے آگئی اور یہ کون خدا کے نیکدل بندے ہین جنہون نے ایسے نازک وقت مین بلا شناسائی میرے ساتہہ اسطرح ہمدردی کی مگر جب اسنے دیکہا کہ دشمنون کا قلع قمع اچہی طرح ہو گیا ہے تو گو سب سے پہلے اسکا دل بار بار یہی تقاضا کرتا تہا کہ وہ کسی طرح جلدی جا کر اپنی پیاری شاہزادی کی صورت دیکہتا لیکن نہین معلوم اسوقت اسنے اپنے دل پر کیا جبر کیا کہ اپنے رفیقون کو شاہزادی کے پاس جانے کا حکم دیا اور خود اسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرودیس کی طرف اپنی گہوڑیکو بڑہایا۔ میرودیس نے جان کو گو کبہی دیکہا تہا اور نہ اسمین اسوقت کچہ ایسی ظاہری شان و شوکت ہی تہی کہ جسکی وجہ سے وہ اپنے ساتھیون مین کوئی امتیاز رکہتا تہا لیکن امارت اور سرداری کے آثار چہپتے نہین ہین خاص خاص قراین سے میرودیس نے اسکو دیکہتے ہی فوراً پہچان لیا اور جان قریب پہنچکر میرودیس سے اسطرح کہنے لگا۔ اسوقت جو ہمدردی اور جو سلوک آپنے میرے ساتہہ کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرنیکے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین۔ نہ دنیا مین ایسا بڑا احسان کسی نے کسی پر کیا ہے۔ اور نہ ایسے احسان کا کوئی شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ حق یہ ہے کہ آپنے ہمیشہ کیلئے مجکو بندہ بیدام بنا لیا اور وہ گردن آپکے سامنے کسیطرح نہین اٹہہ سکتی جسپر احسان کا لاکہون من بوجہ آپنے اسوقت رکہدیا لیکن اسی کے ساتہہ مین آپکے نام نامی اور اسکے اصل سے بہی مطلع ہونا چاہتا ہون کہ وہ کیا سبب تہا جس نے خود بخود دفعتاً آپکو میرے حال پر مہربان کر دیا؟

میرو ڈیس "ہان بیشک آپ میری صورت سے بالکل ناآشنا ہین اور مین نے بھی اس سے قبل شاید آپ کو نہین دیکھا تھا مگر مین آپ کے نام سے واقف ہون اور کیا تعجب ہے کہ آپ بھی مجھسے کسیقدر واقف ہون میرا نام ہیرو ڈیس ہے"

ہیرو ڈیس کا نام ہوا کے ساتھ ملکر اسکے کانون کے پردے کے پاس پہونچا تھا کہ جان بے اختیار گھوڑے سے کود پڑا اور اسکے ساتھ ہیرو ڈیس بھی - دونون بغلگیر ہوے اور پھر جان نے اسطرح کہا "خدا حضور کو با جاہ و اقبال ہمیشہ صحیح سلامت رکھے آپنے بڑی بندہ نوازی فرمائی جو اسطرح عین وقت پر پہونچ گئے - جناب یسوع کی قسم اگر تھوڑی دیر آپ اور نہ پہونچ جاتے تو جان کی زندگی کا آج خاتمہ ہی ہو گیا تھا - مگر حضور یہ تو فرمائین! اسوقت یہان تشریف کسطرح لے آئے؟"

ہیرو ڈیس "یہ ایک بہت طول طویل قصہ ہے کسی وقت فرصت مین بیان کرونگا لیکن اب آپ پہلے شاہزادی صاحبہ سے تو ذرا مل آئین"

جان - (اپنے دل مین) ہائین یہ انکو کسطرح سے میرا حال معلوم ہو گیا! - (سر جھکا کر) جی ہان مل لونگا"

ہیرو ڈیس "یا اللہ تو ایسی جلدی کیا ہے مین تو کہتا ہون یہ سب باتین مین آپکو بتا دونگا مگر آپ ان سے مل تو آئین"

جان کا وہ خیال جو ابتک کچھ عجیب کشمکش مین پھنسا ہوا تھا ہر طرف سے منہ موڑ کر اشتیاق کے ہاتھ پھیلائے بڑی بیتابی کے ساتھ ہنوریا کی طرف چلا - شوق نے کچھ دل سے کہا - دل نے اُس سے اور جس طرح سینہ کے اندر کلیجہ خوشی سے اچھل رہا تھا اسیطرح خود بخود شوق مین بھرے ہوے اسکے قدم اسطرف اُٹھنے لگے جس طرف ہنوریا اور ڈیلی کے گھوڑے کھڑے تھے اور انکے بندھے ہوے ہاتھ پاؤن کی وہ زنجیرین اور رسیان جلدی جلدی کھل رہی تھین جنکے کھلجانے کا بے اطمینانی کی وجہ سے ابتک کسی کو موقع نہین ملا تھا ہنوریا جو وقت قید سے آزاد ہو رہی تھی تو گو یہ سب لڑائی وغیرہ کے واقعات اسکی آنکھون کے سامنے ہی گذر گئے تھے مگر اپنی تقدیر کی طرف سے ابتک وہ کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ سب باتین اسکو خواب خیال کی معلوم ہوتی تھین اور بار بار وہ سب کی طرف دیکھ دیکھ کر اور ایک ایک کا نام دلیکر پوچھتی تھی کہ مین کہین خواب تو نہین دیکھتی ہون؟ خدا کے لئے سچ بتانا - رہ رہ کر دل مین جان سے جلد ملنے کا اشتیاق بڑھتا ہی - بے صبری زیادہ ہوتی ہے - اور یہ دل تھام کر رہجاتی تھی ہر یہ کہان ہین؟

ابتک آئے نہیں ہیں۔ اور بتانے والی انگلی کے اشارے سے بتا دیتے ہین۔ "وہ دیکھئے حضور وہ آتے ہین۔ وہ" یہ جان کی طرف بڑے شوق کی نظر سے دیکھتی ہے اور دیکھکر خدا جانے کیا اس کے دل کی حالت ہوتی ہے کہ اسکی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسونکی دل ہلا دینے والی آواز سننے والون کی آنکھہ سے بے اختیار آنسو نکال ہی دیتی ہے۔

ہمارا دوست اپنے بیقرار دل کو کسی معشوق کی طرح اپنے پہلو مین دبائے ہوئے کچہ عجیب ذوق شوق مین جلدی جلدی پیادہ پا اسطرف آرہا ہے۔ اسکا دل ہے کہ اسوقت نظر سے بہی پہلے ہنوریا کے پاس پہونچ جانے کا قصد رکہتا ہے خوشی آنکھون کی راہ سے اگر دل مین جاتی ہے اور دل سے دماغ مین ہوتی ہوئی اسکے رگ و پے مین سرایت کئے جاتی ہے۔ نئی نئی خواہشین اسکے دل کے شیشۂ شراب سے اس مئے خوشگوار کے جام بہر بہر کر پلا رہی ہین جسمین بہت سی خون شدہ پرانی تمناؤن کا مزہ ملا ہوا تہا۔ اور یہ انکو پئے ہوئے متوالون کی طرح جہومتا ہنوریا کی طرف جا رہا تہا۔ دل مین سرور تہا۔ طبیعت مین کیف آنکھون مین نشہ۔ نشہ مین ترنگ اور یہ اس بیخودی کی حالت مین پاؤن ڈالتا کہین تھا اور پڑتا کہین تہا۔ ہوائے شوق مین قدم تو بہت بڑہا بڑہا کر رکہہ رہا تہا مگر بیخودی تہی کہ اسکے ارادہ کی طرح اسکو چین نہین دیتی تہی۔ اور رہا سہا اس درمیان کی مسافت کو بہی خدا جانے اسوقت اس سے کیا دل دلگی سوجہی تہی کہ حسینون کی زلف یا انکی بیوفائی۔ چاہنے والونکی شب ہجر یا انکی بدگمانی اور یہ بہی نہین تو ہمارے خیال کی طرح ختم ہی نہین ہونے آتی تہی مگر خدا خدا کر جب اس مسافت کو بہی ان دو بیقرار دلون پر کچہ رحم آگیا اور جان آتے آتے تہوڑے فاصلے پر رہ گیا تو اب ہنوریا بہی اپنے اختیار سے باہر ہو چلی۔ ہاتہہ پاؤن بہی اب کہل گئے تہے گہوڑے سے اتری اور جان کو افتان و خیزان اپنی طرف آتے دیکہکر چلی نہین۔ دوڑی۔ اسکے ضعف و نقاہت نے تہوڑی ہی دور تک ابہی ساتہہ دیا تہا کہ آنکھون کے نیچے اندہیرا چہا گیا سر نے چکر کہایا اور یہ دونون ہاتہون سے سر تہام کر بیٹہہ گئی پہر اٹہی۔ پہر بیٹہی۔ پہر چلی۔ اور جان اپنی پیاری محبوبہ کی یہ اضطراری حالت دیکہکر قریب ہی تہا کہ اس مسافت سے تنگ آکر بیخودی کے عالم مین وہین گر پڑے مگر دل مین بہرے ہوئے شوق نے اس کی اسوقت بہت دستگیری کی کہ یہ گرتا پڑتا ہنوریہ کے قریب پہونچ ہی گیا اور ہنوریا اسکے پاس۔ ایک نے دوسرے کو پہلے شوق بہری نظر سے دیکہا۔ پہر پُر درد آواز سے چیخکر روئے اور پہر ہاتہہ بڑہا کر کہ اس بے اختیاری کے ساتہہ لپٹ گئے کہ کبہی کے بچہڑے اگر ملے بہی ہونگے تو اسیطرح اور اسی شوق سے۔ ایسے وقت مین ترستی ہوئی آنکہین گو لطف نظارہ لوٹنے کی بہت

شائق ہوتی ہین مگر خدا جانے دونون اسوقت کس لطف کے مزے لے رہے تھے کہ دونون کی نیندی
آنکھین بند ہوگئین تہین اور اگر کچہ کہلی تہین تو یونہی سی کچہ کچہ پتلیان شوق دید مین زور کہتے کرتے اوپر
چڑہ گئی تہین - حواس اس سوچ مین تھے کہ اس نا امیدی کے عالم مین یہ کیا خدا کی عنایت
ہوگئی - ارمان تمناؤن کو مبارکباد دے رہے تھے اور قلب پر قریب قریب اوسی حالت کی ایک
کیفیت طاری تہی جو شادی مرگ مین عموماً ہوجاتی ہے دونون کے اعضا مین ایک قسم کی بیخودی
کی کیفیت پیدا ہوگئی تہی جسکے ہاتہہ گلے مین پڑ گئے تھے وہ اسیطرح حمائل تھے اور جس کے ہاتھ
پیٹھ پر پہونچ گئے تہے وہ وہین رکہے ہوئے تہے - ہان سینہ مین کلیجہ تو ضرور اچھل رہا تھا اور
ٹھنڈی ٹھنڈی سانس لینے کی آواز بہی کچہ یونہی سی آتی تہی کہ بیخودی اپنا کام کر گئی دونون طرف
یکبارگی اعضا مین بیقاعدہ جنبش ہوئی - پاؤن ڈگمگائے ہاتھ تہرتہرائے اور دونون بیہوش ہوکر
ایک اسطرف ایک اوسطرف تڑاق سے زمین پر گرے - میر دلیس دور ہی سے یہ سب کیفیتین
دیکھ رہا تہا اور گو اُسنے قصداً انکو اس امر کا موقع دیدیا تہا کہ یہ دونون عرصے کے چہوٹے ہوئے بے حجاب
ہوکر اچھی طرح سے مل لین مگر جب اسنے ان دونون کو غش کہا کر گرتے دیکھا تو اپنا گہوڑا دوڑاتا ہوا
انکے پاس پہونچ گیا اور دیکھا کہ دونون خاک پر بیحس و حرکت پڑے اور اُنکے ہمراہی انکے ہوش مین
لانے کی تدبیرین کر رہے ہین جلدی جلدی دامن سے ہوا دیگئی ہاتہہ پاون سہلائے گئے جس سے
تہوڑی دیر مین ہنوریا نے تو ہوش مین آکر اپنی آنکھین کہولدین مگر خدا جانے جان پر اسوقت
غشی کا کیسا سخت دورہ تہا کہ گو مردون کا دل عورتون سے بہت قوی ہوتا ہے مگر وہ کسیطرح
ہوش مین نہین آتا تہا ہنوریا جسوقت ہوش مین آئی تہی اسوقت اسکی حالت دیکھنے کے قابل تہی - اسنے
بہت گہبراہٹ کے ساتہہ پہلے اپنی ڈہونڈنے والی نظر سے چارون طرف جان کو دیکھا اور اسکو بیہوش
پڑا دیکھکر گھبرائی ہوئی اُٹھی اور جان کے پاس آکر اسیطرح اپنے نازک ہاتہہ سے اسکو جنبش دینے لگی
جس طرح سونے والے کو کوئی ہلا ہلا کر جگا رہا ہو - اسوقت ہنوریا کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین جان کے
منہ پر پنکہا جہل رہی تہین اسکے مینہ برسانے والی آنکھین جان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دے رہی تہین
اس کے سر کے لانبے لانبے کہلے ہوئے بال جو اسوقت اسکے جہک جہک کر دیکھنے مین نیچے لٹک
رہے تھے جان کے سینہ پر پڑے ہوئے جان کے بیہوش دل کو سہلا رہے تہے اور زلف عنبرین کی
خوشبو ہوا مین مل ملکر لخلخہ کا کام دے رہی تہی - خدا خدا کر بہت مشکلون سے جان نے آنکہہ کہولی مگر
تعلق ٹہکانے نہ تہی - بڑے بڑے آنکھین پہرا کر ادہر ادہر کچہ دیکھا اور پہر گہبرا کر اسنے کہا وہ پیاری

شاہزادی - پیاری شاہزادی" جسکے جواب مین ہنوریا نے اپنی رُکتی ہوی آواز مین کہا "مہربان میں حاضر ہون آپ ہوشیار ہون" اور جان یہ سنکر اُٹھہ بیٹھا اور کہا "پیاری شاہزادی! پیاری شاہزادی! آپ اچھی رہین (ہاتھہ مین ہاتھہ لیکر) کہان تھین؟"

ہنوریا اسکے جواب مین کچہ کہنا چاہتی تھی کہ جوشِ گریہ اور گذری ہوی مصیبتون نے یاد آکر اسکی زبان تھام لی اور یہ زار قطار رونے لگی -

حسینون کی اُن پیاری پیاری آنکھون مین جنمین عشوہ و ناز یا غصہ کے رنج کی خاص جگہ ہوتی ہے کوئی شخص بہلا آنسو دیکھہ سکتا ہے -؟ اور پھر اسکے چاہنے والے کی آنکھین! جان اپنی پیاری شاہزادی کو اسطرح روتا دیکھہ کر اختیار سے باہر ہوگیا وہی کسیکا نازک نازک ہاتھہ جو اسکے ہاتھہ مین تھا اپنے سینہ پر رکھہ لیا تھا اور اس درد سے رویا کہ سننے والے بھی دل پکڑ کر رو دیئے

میرودیس نے جب دیکھا کہ روتے روتے سسکیون پر نوبت آگئی ہے اور رونیکا تار کسیطرح نہین ٹوٹتا تو اسنے سامنے آکر کہا "مسٹر جان یہ رنج و غم کا رونا نہین ہے جسکی کہین انتہا ہی نہو یہ تو خوشی کا رونا تھا - ہوگیا بہت روئے - اب آرام سے بیٹھکر ہنسئے بولئے خدا کا شکر کیجئے کہ اسنے یہ دن آپکو پھر دکھایا" جان کو میرودیس کا بہت لحاظ و پاس تھا مگر جب انسان کا دل ہی قابو مین نہو تو وہ کیا کرے اس کے رونے مین مطلق کمی نہوئی تھوڑی دیر انتظار کرنیکے بعد میرودیس پھر اس امر پر مجبور ہوا کہ ان کو مجبور کرے اور پھر اسنے جان سے مخاطب ہوکر اسطرح کہا "جناب اگر آپکو اپنا خیال نہین ہے تو کیا انکا بھی خیال نہین ہے اس تپتی ہوئی زمین اور جلتی ہوی دہوپ مین یہ بیچاری صدہا تکلیفین اور مصیبتین اٹھائے ہوئے اسطرح بیٹھی ہین اور آپ دیکھہ رہے ہین - اگر آپ کا جی ابھی رونے سے نہین بھرا ہے اور بھرا ہوا دل رونے سے خالی نہین ہوا ہے تو کسی سایہ دار جگہ پر چلکر بیٹھیے"

جان یہ تقریر سنکر کچہ ہوشیار ہوا اور میرودیس کو سامنے کھڑا دیکھکر خود بھی اٹھہ کھڑا ہوا - ہنوریا بھی اب میرودیس کے حال سے کسیقدر واقف ہوگئی تھی - وہ بھی جھک کر آداب تسلیمات بجالائی اور پھر یہ رائے قرار پائی کہ اوسی ٹیلہ پر تھوڑی دیر ٹھہر کر چلدین جو انکے حق مین وہی حکم رکھتا تھا جو کوہ سینا حضرت موسیٰ کے حق مین - سب گھوڑون پر سوار ہوکر ٹیلے کی طرف چلے تھوڑا سا فرش وہان بچھایا گیا -

جسپر میرودیس - جان اور ہنوریا بیٹھے مگر سب چپ چپ - یہ دونو اپنی پر اشک آنکھون سے ایک دوسرے کو دیکھہ لیتے ہین پھر آنکھین نیچی کر لیتے ہین ٹھنڈی سانسین لے رہے ہین اور کچہ نہین کہتے میرودیس انکی یہ حالت دیکھہ رہا ہے اور چارون طرف سناٹا چھایا ہوا ہے تھوڑی

دیر تک تو یہان یہی حالت رہی پہر کچھ لحاظ و شرم کا پردہ اُٹھا اور اسطرح باتین شروع ہوئین۔

جان "ہان۔ پیاری شاہزادی یہ کیا ہوا تھا جو اسطرح یکبیک آپ غائب ہو گئین؟"

ہنوریا۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن مین آپسے رخصت ہوکر انیس کے پاس پہونچی پہاڑ کے حائل ہو جانے کی وجہ سے آپکا حال چونکہ اس جگہ سے بالکل معلوم نہین ہوتا تہا اسوجہ سے مجکو بہت انتشار ہوا اور مینے میکسمس کو اس امر پہ مجبور کیا کہ وہ جاکر پہاڑ کے شرقی جانب سے لڑائی کی کیفیت دیکہین اور مجہ سے آکر بیان کرین۔"

جان۔ (بات کاٹ کر) ہان میکسمس کو مینے نہین دیکہا وہ کہان ہین؟"

ہنوریا "(خوشی کے لہجے مین) کیا وہ آپکو ملگئے؟"

جان۔ نہین مجکو کیا خبر! مینے تو انکو تمہارے ساتھ کر دیا تہا۔!!"

ہنوریا" ہان تو مین عرض کرتی ہون نا۔ پس میکسمس پہاڑ کے اسطرف گئے اور مین۔ ویلی اور خدا بخشے بالٹک پہاڑ کے اسطرف تھے"

جان" ہان بالٹک کی نعش کو تو مین نے دیکہا تہا مگر ویلی کہان ہے؟" اور یہ کہتے ہی ویلی نے سامنے آکر ادب سے سلام کیا اور روتی ہوئی جان کے قدمون پر گر پڑی۔ جان نے اپنے ہاتہ سے اس کا سر اُٹہایا شفقت سے اسکی خیر و عافیت پوچہی اور پہر ہنوریا کی طرف مخاطب ہو کر کہا" ہان پہر کیا ہوا؟"

ہنوریا" بس یکبارگی ٹارسمانڈ اپنی فوج کے ساتھ آگیا اور بلائے ناگہانی کیطرح ہم پر ٹوٹ پڑا۔

جان" حیرت کے لہجے مین کسیقدر خشن آواز سے) یہ کون ٹارسمانڈ؟"

ہنوریا۔ وہی تاجس کا تو تو مین السلطنت ہے نا۔ آپ تو اسکو جانتے ہونگے"

جان" ہان ہان مین سمجہا۔ جنوبی فرانس کا بادشاہ۔ مگر یہ اس پاجی کو کیا سوجہا۔ افسوس مین نہوا ہان پہر اسنے کیا کیا؟"

ہنوریا۔ بس ظالم تلوارین کھینچ کھینچ کو دپڑے۔ بہت لڑے۔ مگر کچہ نہ چلی بالآخر بالٹک بیچارا مارا گیا مین پکڑ لیگئی اور پہر ٹارسمانڈ مجکو اور ویلی کو ٹولوز لے گیا۔ بس اسوقت سے پہر مجکو آپکا اور میکسمس کا کچہ حال معلوم نہین"

جان یہ آخری جملہ سنکر سناٹے مین آگیا اور میکسمس کی مفقود الخبری نے اسوقت کی اسکی خوشی مین ایک قسم کی بے لطفی پیدا کر دی۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پہر کہا" افسوس! میرا تو خیال

تھا کہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ ہائے مدتون کا رفیق چھوٹ گیا اور پھر کیسا رفیق؟ جان نثار ۔ فی زمانہ ایسے سچے دوست کہان ملتے ہین ۔ توبہ" اس جملے کے ختم کرتے ہی کرتے اُسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور جب میرو دیس نے دیکھا کہ میکسمس کی جدائی کا صدمہ اسوقت کی خوشی کو بالکل بے لطف کئے دیتا ہے تو اُسنے جان سے ہنسکر کہا "اللہ واکبر اب میکسمس کے نہ ملنے کا غم ایسا ہو گیا کہ انکے ملنے کی خوشی پر بھی غالب آگیا"

جان ۔ (جان پُر افسوس لہجے مین) حضور نہین واقف ہین وہ میرا بڑا جان نثار دوست ہے اور میرے لئے اُس نے بہت سخت مصیبتین اور تکلیفین اٹھائی ہین"

میرو دیس "ہمکو سب معلوم ہے ہم خوب جانتے ہین ۔ یہ ملکئی ہین تو وہ بھی مل رہیگا اور اگر نہین ملے گا تو ہم اسکا پتہ لگا دین گے ۔ آپ اسقدر رنجیدہ کیون ہوتے ہین"

جان ۔ (خوش ہوکر) یہ فرمائیے ۔ اب معلوم ہوا حضور کے پاس وہ پہلے ہی پہونچ گیا ۔ کہان ہے! پیرس مین؟"

میرو دیس "نہین پیرس مین تو نہین ہے مگر ہان وہ میرے پاس آیا ضرور تھا اور اوسی کے ذریعہ سے مجکو آپ کے سب حالات معلوم بھی ہوئے تھے ۔ مگر اُسنے زیادہ قیام نہین کیا آپکو اور شاہزادہ صاحب کو تلاش کرنے کے لئے کسیطرف چلا گیا ہے ۔ مگر احتیاطاً تھوڑی فوج اُسکے ساتھ کردی گئی ہے اور اس ذریعہ سے بہت جلد اُسکا پتہ ملسکتا ہے"

جان "(بہت خوشی کے لہجے مین) مین حضور کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کرون حق یہ ہے کہ جو غائبانہ احسان اور کرم پیر مرشد نے اپنے اس حلقہ بگوش پر کئے ہین وہ خدائی مین کسی نے کسی پر نہین کئے ہون گے (ہنوریا سے پھر مخاطب ہوکر) ہان پھر اب ٹارسمانڈ کمبخت کے پنجہ ظلم سے کسطرح آپ کو رہائی ملی اور ان ظالمون کے ہاتھ مین کسطرح آپ پھنس گئین ۔ اور آپکو اب لئے ہوئے ہوکے جاتے کہان تھے؟"

ہنوریا "آہ نہ پوچھئے ۔ مجکو بہت دھوکا دیا گیا (ٹھنڈی سانس لیکر) ابھی حال مین ٹارسمانڈ نے میرے دل بہلنے کے لئے ایک ایسی کنیز خریدی تھی جو ہماری رومی زبان بھی جانتی تھی" ہنوریا اسکے بعد کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ ہمارے دوست کو وحشت ہوئی اور بہت گھبراہٹ کے ساتھ بات کاٹکر اسطرح کہنے لگے "یہ کیا فرمایا! آپ کے دل بہلنے کیلئے ایک کنیز خریدی تھی؟ ۔

ٹارسمانڈ نے! ہون ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے اسکو کچھ محبت بھی تھی ۔ کیون؟"

اس جملہ کو سنکر ہیروڈیس تو بے اختیار مسکرا دیا اور ہنوریا جان کے منہ کی طرف دیکھکر آنکھوں مین آنسو بھر لائی اور اسطرح کہا "تقدیر جو آدمی کو سنوائے وہ اسکو سننا ہی پڑتا ہے مگر انسان کو اختیار تو فقط ایک اپنے ہی دل پر ہو سکتا ہے دوسرے پر نہین۔ اگر اسکو میرے ساتھ دشمنی تھی یا محبت تو یہ اسکا فعل تھا اسمین میرا کیا قصور ہے"

جان "نہین نہین قصور اور غیر قصور کا کیا تذکرہ ہے۔ مین نے تو ایک بات پوچھی تھی آپ ناحق آبدیدہ ہوتی ہین۔ اچھا تو پھر کیا ہوا؟"

ہنوریا "(بگڑکر) کچھ نہین ہوا مین نہین جانتی۔ اور یہ کہتے ہی تیوریان چڑھ گئین ابرو پربل پڑگئے اور خفا ہوکر ادھر سے ادھر منہ پھیر لیا گیا۔ ہنوریا کے منانے کے لئے گو بہت سے طریقے اسوقت جان کے دل مین جوش مار رہے تھے۔ مگر ہیروڈیس کا لحاظ مانع تھا اور وہ کچھ نہین کر سکتا تھا۔ بالآخر نہین رہا گیا اور اسطرح جان نے کہا "ہاین! تو کیا آپ خفا بھی ہوگئین؟ بھلا خفگی کی اسمین کیا بات تھی۔ ادھر دیکھیے غصہ تھوک ڈالئیے۔ ہان اس کنیز کا نام کیا تھا؟ اور خدا جانے آنکھوں کے اشارون مین کیا کیا کہدیا کسطرح خطا معاف کرائی کہ ہنوریا مسکرا دی اور اسطرح بولی "اسکا نام ڈانیا تھا اور وہ جب میرے پاس آئی تو بہت مخفی طور پر مجھسے کہا کہ مین انکے پاس سے (آپ کا نام لیکر) آئی ہون اور اس غرض سے انہون نے مجکو یہان بھیجا ہے کہ کسیطرح مین تم کو یہان سے نکال لیچلون"

جان "(غصہ سے اپنے ہونٹھ چباکر) افوہ حرامزادی نے غضب ہی کر دیا۔ خدا کی قسم مجھے خبر بھی نہین"

ہنوریا "ہان۔ ہان یہ تو اب بعد کو مجھے معلوم ہوا مگر آپ خیال کر سکتے ہین کہ اس ناامیدی اور بیکسی کے عالم مین میرے مایوس اور غمگین دل کے لئے یہ کیسا مژدۂ جانفزا تھا اور اسکے باور کرنے مین مجکو کہانتک پس و پیش کرنا چاہیئے تھا خصوصاً ایسی حالت مین کہ ایک ظالم کے زبردست پنجہ مین پھنسی ہوئی تھی اور اسنے مجھسے اکثر گذشتہ واقعات بھی سچ سچ بیان کئے تھے۔ مین سچ کہتی ہون مجکو اس کے کہنے کا بالکل یقین آگیا اور مین وہان سے نکل بھاگنے کی فکر دن مین رات دن غلطان پیچان رہنے لگی۔ گو اسکی موجودگی مین بعض بعض ایسے موقعے ملے کہ وہان سے باسانی نکل سکتی تھی مگر ڈانیا اپنی ہی فکر مین تھی۔ آخر ایک عرصہ تک مجکو آج کل پر رکھا۔ آج پانچوان روز تھا کہ اسنے خوش خوش آکر مجھسے کہا کہ ہان آج چلنے کا موقع ہے۔ آدمی بھی آگیا ہے اور سواری بھی

موجود ہے بس آج شب مین نکل چلئے" مین تو اسکے فن فریب سے واقف تھی نہین اسکے
دام مین آگئی اور اسکے کہنے کے موافق عمل درآمد بھی کیا گیا۔ آدہی رات کے وقت ہم تینون عورتین
چھپ چھپا کر وہانسے نکلین اور تہوڑی دور چلنے کے بعد ہم کو ایک شخص ملا جو غالباً ہماری ہی آنے کے انتظار
مین تہا وہین پر ہم سب کو سواری کے لئے گہوڑے بھی ملے اور پھر وہی شخص ایک راستہ پر لیچلا۔ مین نہین
کہہ سکتی کہ اسوقت مجھکو کس قدر خوشی تھی اور میرے دل کی کیا حالت تھی ساری مصیبتین اور
تکلیفین مین بہول گئی تھی اور مین خیال کرتی تھی کہ شاید ارحم الراحمین کو مجھپر رحم آگیا ہے۔ گو اس
انجان شخص کی صورت کو دیکھہ دیکھہ کر بعض بعض یہ بات کانٹے کی طرح میرے دلمین کہٹکتی تھی کہ کوئی
ایسا آدمی میرے لینے کے لئے کیون نہین بھیجا گیا جسکو مین جانتی تھی مگر پہر یہ خیال کرتی تھی کہ شاید
کسی مصلحت سے ایسا نہ کیا ہوگا۔ بار بار مین اس سے آپکو پوچھتی تھی مگر ہر بار وہ ظالم یہی کہدیتا تہا
کہ اب یہان سے تہوڑے ہی فاصلہ پر ہین اور مین خاموش ہو رہتی تھی۔ پہر پوچھتی تھی اور
مجھکو وہی پہلا جواب ملتا تہا۔ یہانتک کہ اسی شوق اور امید مین رات دن گہوڑے دوڑاتے دو تین
چار دن گذر گئے اور پہر کل شام کے قریب مین نے اس لشکر کو دیکھا جو اب اس میدان مین اپنے
ستیزے کی سزا بھگت رہا ہے جہان ابہی تلوارین چل رہی تہین۔ آہ پیارے جان (زبان دانتون سے
داب کر اور شرم سے گردن جہکا کر) مینے انکو دیکھکر یہی یقین کیا کہ یہ آپ ہی کا لشکر ہے۔ مگر آہ تہوڑی
دیر کے بعد مجھکو یہ معلوم ہو گیا کہ بڑی دغابازی کے ساتھ مجھکو فریب دیا گیا اور یہ لشکر اٹیس کمبخت
کا ہی جو میرے گرفتار کرنیکے لئے آیا ہے اور اسیکے لئے یہ سب مکر اور حیلے کئے گئے ہین۔ آہ اب کیا تہا
مین روتی بہی چیختی بہی چلاتی تہی۔ مگر وہ ظالم کب سنتے تہے۔ میرے ہاتہ پاؤن رسیون سے باندھ
لئے اور اب یہ کمبخت مجھکو اس حیثیت سے لیونا لئے جاتے تہے کہ خدا نے تمکو بہیجدیا۔"
ہنوریا یہ گذشتہ واقعات بیان کر رہی تہی آنسو آنکہونسے جاری تھے اور جان اپنی مشتاق نظرون
سے اس کے اس پیارے چہرے کی بلائین لے رہا تہا جسکے گرد و غبار کو آنسوؤن نے اب بالکل دہو
دیا تہا۔ دل مین اٹیس اور ٹامارسمانڈ کو سخت سست کہتا جاتا تہا اور زبان پر "ہائے
افسوس" کے کلمے جاری تہے۔ ہنوریا اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد تہوڑی دیر خاموش بیٹھی ٹھنڈی
ٹھنڈی سانسین بہرتی رہی اور پہر اسنے اسطرح کہا "ہان یہ فرمائیے میری بعد آپ پر کیا گذری
کہان کہان پہرے اور کیسا مزاج رہا؟"

جان ۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن کیسا رہا اور مجھپر کیا گذرا

سختی جھیل کر بھی اٹھائی ؟ افتاد تھی جو پڑی اوٹھائی ؟ بس مختصر یہ ہے کہ اطالیہ کی فوج کو شکست
دینے کے بعد جب مین نے آپ اینس کے ادہر اودہر کہین نہ پایا تو کہیا تہا اون کہ میری بدگمانیان
اور سیکڑون طرح کے خیال مجھکو کہان کہان لیگئے ۔ بالنگ کی نعش کو دفن کیا اور ایک جگہ آپکی پڑی
ہوئی ٹوپی نے مجھکو بتلایا کہ آپ اسیطرف کہین گرفتار گئی ہین ۔ لیکن فقط ایک ٹوپی سے کیا ہو یہ چل کر تنہا
گانون گانون شہر شہر کی خاک چھانتا پہرا کہ اگر آپ کہین ملین ۔ اتفاق سے آج اسطرف آنکلا تہا
اور اٹلی جانیکا قصد تہا کہ خدا کی کچھ عنایت ہوگئی ایشیس کا لشکر دیکہا اور رویلی کی رونے چیخنے
کی آوازین کانون سے دل مین یہ کچھ شک پیدا ہوا ۔ دفعتاً فتح ہو گیا تو معلوم ہوا کہ قہر سے آپ ہی ہین اور
اسکے بعد پہر جو کچھ ہوا وہ سب آپکی آنکہون کا دیکہا ہوا تماشا ہے ۔ شاہزادی خدا کیا عرض کرون
کہ کیا کیا مصیبتین دیکہین اور کیا کیا صدمے اوٹھائے حق یہ ہے کہ مین ہی سا سخت جان تہا جو اب تک
زندہ رہا ورنہ جو مصیبت سامنے آتی تہی خدا گواہ ہے کہ تمہارے نیم جان کی جان ہی لینے کا
سامان ساتھ کرتی ہوئی آتی تہی لیکن اب آپ مل گئین ۔ اب وہ مصیبتین کوئی چیز نہین سب راحت سے
مبدل ہو گئین ۔ اب تو دنیا مین مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب نہین ۔ خدا نے مجھپر بڑا فضل و کرم کیا کہان تک
اوسکی عنایتون کا شکریہ ادا کرون ۔ لیکن اسمین شک نہین کہ اسوقت یہ بہی تہکے ہوے جانباز سپاہی طرح سہم گئے تہے
اور شاید بہت مشکل پڑ جاتی اگر حضور (میر دیس کی طرف اشارہ کرکے) تہوڑی دیر اور پہونچ نہ جاتے (میر دیس
سے مخاطب ہو کر) مگر حضور یہ تو فرمائین یہ آپ اسوقت یہان کسطرح پہونچ گئے ؟ "

میرودیس ۔ "اب اسکو بجز حسن اتفاق کے اور کیا کہنا چاہیے ۔ اگر اسطرح یہان پہونچا اور آپکو یہان آنیکی بالکل
مجکو مطلق خبر نہ تہی ۔ بات فقط یہ ہوئی کہ ابہی حال مین مجہسے ایک معتبر شخص نے اگریارسمانڈ کے متعلق یہ روایت
بیان کی کہ وہ اندنون کہین آلبس کی طرف سے دو عورتین پکڑ لایا ہے جنمین سے ایک نے بے مثل حسن پایا ہے "
مین نے اس سے پہلے چونکہ ہیکیمس کی زبانی انکے حسن و جمال کی تعریف اور آلبس کو جانے انکا غائب ہو جانا سن لیا تہا
اسوجہ سے مجکو فوراً اس امر کا شک گذرا کہ کہین آپ ہی نہون اور بالاخر میرے دل نے مجکو اس امر پر بے اختیار
مجبور کر دیا کہ جسطرح ممکن ہو اپنے مہمان کے ساتھ ہمدردی کرون جو میری سلطنت اور میری راہ مین کسطرح
لوٹ لیا گیا فوراً میرے گہوڑون کی طرف اسی غرض سے کوچ کر دیا کہ اگر فی الواقع وہ یہان ہی کی محبوبہ جانستان ہے
تو مین کسی نہ کسی طرح لے ہی آونگا مین اسی ارادہ سے آرہا تہا کہ یہان یہ لڑائی دیکہی اور پہر دریافت کرنیسے یہ معلوم ہوا کہ
خدا کے فضل سے آپ دونون صاحب یہین موجود ہین "

جان (ہاتھ جوڑکر) خدا حضور کو سلامت رکھے - مین آپکی اس غائبانہ اور خسروانہ عنایتون کا کہانتک شکریہ ادا کرون - بیشک جو صاحبدل ہوتے ہین انکو غریبونکی بیکسی پر رحم آہی جاتا ہے جان کی تقریر ختم ہونیکے بعد ہنوریا نے بھی میرودیس کا بہت شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے باڈی گارڈ کے رہے سہے سوارون کو پاس بلاکر بہت شفقت اور محبت سے ایک ایک کا مزاج پوچھا اور ان مین سے جو اپنا نام چھوڑ کر حق رفاقت بالکل ادا کر گئے تھے انکو دعاے خیر سے یاد کیا اور ایک ایک کو یاد کر کے آنکھون مین آنسو بھر لائی - اس کام سے بھی جب اسکو فرصت ملی تو پھر ترسی ہوئی آنکھین ندیدون کی طرح ٹکٹکی باندہ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگین جو دیکھتے دیکھتے جب تھک کر کسی بیمار ناتوان کیطرح نیچے گر پڑتی ہین یا میرودیس کے لحاظ سے شرماکر خود ہی نیچی کر لی جاتی ہین تو کچھ عجب لطف پیدا ہو جاتا ہے - دونون طرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لی جاتی ہین اپنے اپنے ہونٹھ دانتون سے داب لئے جاتے ہین اور سینہ مین پھڑپھڑاتا ہوا دل بے اختیار دونون ہاتھون سے دبا لیا جاتا ہے تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ سب تھکے ہوے یہان ستاتے رہے لیکن اسکے بعد پھر میرودیس کی یہی راے ہوئی کہ اب یہان سے چلدینا چاہئیے - میکمس کی تلاش کے لئے کچھ سپاہی یہین سے روانہ کر دئے گئے اور یہ پھر اسیوقت سب کے سب میرودیس کے ہمراہ رکاب پیرس کی طرف اپنے اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ڈنکی باگ اٹھاے

دسوان باب

کچھ تاریخی باتین

ہو کوئی حد سے بڑھا اوسکی خرابی آئی
خاک پر لوٹتے ہین یار کے گیسو ہو کر

سچ ہے یہ کہ دنیا مین اعتدال بھی عجیب چیز ہے - دل چھین لینے والے حسین جب حد سے زیادہ تلملم کرتے ہین تو پھر عاجز اور تنگ آکر یا تو انکے چاہنے والونکی طبیعت ہی ہٹ جاتی ہے یا سختیان سہتے سہتے وہ بیچارے دنیا ہی سے ٹہل جاتے ہین - خوشی کا جب بے انتہا زور ہوتا ہے تو

شادی مرگ کا دورہ ہو جاتا ہے۔ انتظار جب تک رہتا ہے تو اسکا لطف وصل یار سے بھی کہین زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن وعدہ فراموش حسینونکے جھوٹے وعدہ کی طرح جب اسکی کہین انتہا ہی نہین ہوتی ہے تو پھر یہی انتظار موت کا مزہ بھی چکھا دیتی ہے نازکبدنون کے گھونگروالے بال وبال، دوش بنکر بل کہاتے ہوے جب کولون تک پہونچ جاتے ہین تو پھر کمر کی خیر نہین ہوتی اور خال جب حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اسکو لوگ مسہ کہتے ہین یون تو آرام طلبی ویلن ٹنی ان کی گھٹی ہی مین پڑی تھی اور اسکے جبل نے اُسکو کبھی کسی کام کا نہین رکھا تھا مگر پلیسیڈیا کے مرتے ہی وہ بالکل آزاد ہوگیا اور اسکے خود مختار بادشاہ ہونے اسکو اچھی طرح اس امر کا موقع دیدیا کہ وہ اپنی ناجائز خواہشین خوب دل کھولکر نکالے۔ ہر وقت بے تکلف احباب کے جمگھٹے ہے ناچ رنگ کے جلسے تھے۔ شراب کباب کی صحبتین تھین کاگ اُڑ رہی تھی۔ جام چھلک رہی تھی اور شیشے کی پری اپنا لال لال غضب کا شوخ رنگ دکھا دکھاکر سب پر بیخودی کا افسون پڑھ رہی تھی۔ یہ تو عام قاعدہ ہے کہ جب دخت رز سے رات دن صحبت رہتی ہے اور اسکا نشہ دماغی گذرگاہون مین اسیطرح چکر کھاتا ہے تو روز حساب کا اندیشہ اٹھاکر بالائے طاق رکھدیا جاتا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ اسوقت کوئی ایسی پری پیکر نازنین بغل مین ہوتی جسکی رنگت اور شوخی اسی شعلۂ آتش بیوکا کے رنگ سے ملتی ہوتی تھی۔ گھونٹ گھونٹ کے بعد گزک کیلئے اسکے لب شیرین ہوتے اور نشہ مین مست اور مخمور آنکھین جب نیچے سے اوپر اٹھتین تو سامنے وہی لیلی انکھڑیان ہوتین جنمین جوانی کا نشہ اسیطرح بھرا ہوا ہوتا جسطرح جام بلورین مین سرخ سرخ شراب معا اٹھتی شراب کی عادت جب ویلن ٹنی ان کو بہت بڑھ گئی اور خون کی جگہ رگون مین بادہ احمر دوڑنے لگا۔ تو اسکی عیاشی کا نمبر بہت بڑھ گیا۔ تماش بینی کرتے کرتے پرائی بہو بیٹیون پہ اوسکی بری نظر پڑنے لگی اور رعایا کو اپنی عزت آبرو بچانی مشکل ہوگئی۔ پلیسیڈیا کے مرنے پر ابھی تھوڑا زمانہ بھی نہین گذرا تھا کہ اسکے ناپاک عشق نے روم کے ایک بہت بڑے معزز خاندان کی بالکل بے عزتی کردی۔ اسکی بے تکلفی کی صحبتون مین اکثر پٹرونیس میکیمس کی بیوی کے حسن و جمال کا تذکرہ آیا جو آج کل روم مین اول درجہ کی حسین صورت خیال کیجاتی تھی اور روم مین چونکہ پردہ کا مطلق رواج نہ تھا اسوجہ سے اسکو اس امر کا بھی موقع مل گیا کہ اسکی آنکھین اچھی طرح اُس بات کی تصدیق کردین جو اسکے

حسن و جمال کے متعلق اُسکے کانون نے سنا تھا - ویلین ٹنی ان اسکی پیاری صورت دیکھتے ہی سو جان
سے اسکا والہ و شیدا ہو گیا پہلے طرح طرح کی خفیہ کارروائیان کی گئین بہت دو ڈورے ڈالے گئے لیکن
جب ان سے کچھ کام نہ نکلا اور وہ خاندانی پارسا عورت ان تدبیرون سے اسکے بس نہ چڑھی تو اُس
ظالم نے پٹرونیس میکسمس کو اوسی شاہی زبردست حکم سے جسکی دنیا مین کہین پناہ نہین ہے
اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی پیاری بی بی سے دست بردار ہو اور اس امر کا مطلق خوف نکیا کہ ایسے
صریحی ظلم کا نتیجہ کیا ہے - گو اس جبریہ کارروائی سے ویلین ٹنی ان کو اپنی تمنا پر کامیاب ہونیکا
تو اچھی طرح موقع مل گیا مگر اس ناجائز حرکت سے تمام روم مین ایک قسم کی عام نفرت پھیل گئی اور
ہر جگہ اسکے مظالم اور جبر کے چرچے ہونے لگے - وہ تو زیردست تھے - بیکس تھے کچھ کر سکتے
نہ تھے مگر ہان سب اسکی بربادی اور تباہی کی دعائین رات دن مانگا کرتے تھے اور وہ
بادشاہون کا بادشاہ اچھی طرح سنتا تھا جو ظالم - جابر اور بڑے سے بڑے باشاہ کو بھی دم بھر
مین اسکے اعمال کی اچھی طرح سزا دے سکتا ہے - یعنی خدا -
پٹرونیس میکسمس کو اپنی بی بی کے چھوٹنے اور بی بی کے ساتھ اپنی عزت و آبرو کی بربادی اور
تباہی کا سخت صدمہ تھا اور وہ رات دن اسی فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ کسیطرح اپنے زبردست
حریف سے اپنا عوض لے - بہت سی فکرین کین بہت سی تدبیرین کین مگر جب کسیطرح زور نچلا تو اسنے
ان حبشی سپاہیون کو اُبھارا جو اٹیشیس کے ہمراہیون مین سے تھے اور انکی شجاعت اور بہادری کے
خیال سے ان کو ویلین ٹنی ان نے خاص اپنے باڈی گارڈ کے رسالہ مین بھرتی کر لیا تھا - پٹرونیس
میکسمس نے ان کو انکے پرانے افسر اور آقا اٹیشیس کا خون یاد دلایا اور اپنی پراثر باتون سے رفتہ
رفتہ ان کے دل مین ایک نیا جوش پیدا کر دیا اور وہ حبشی اس امر پر تیار بھی ہو گئے کہ وہ اٹیشیس کے
قصاص مین ویلین ٹنی ان کا خون بہا دین - ویلین ٹنی ان اپنی بیکس رعایا پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا
نئے نئے محصول آئے دن ٹیکس بندھے رہتے تھے - اور رعایا کو زور شور سے لوٹ کر خوب مزے اڑا رہا تھا
بے امنی اور بدانتظامی سارے ملک مین پھیلی ہوئی تھی - خلقت لٹ رہی تھی اور وہ یہ جانتا تھا کہ یہ جور
یہ ظلم - اور یہ رعایا کی آہ و زاری ادہر ہی ادہر رہ جائیگی - رات دن جشن تھے بری رخون کی صحبت تھی
منت المغنی ہر وقت اختلاط تھا اور ان صحبتون سے اگر کبھی جی گھبرا جاتا تھا تو کھیل تماشون کی ٹھہری تھی

اور ملک کی خبرگیری سے کچہ مطلب نتہا لیکن اس کے کہیل تماشے دیکھہ دیکھہ کر خدا کی آتش غضب بھڑک رہی تھی اور قضا اس کی جان لینے کیلئے اسکی گھات مین لگی ہوئی تہی -

ایک روز آسمان پر مدتون کا چھایا ہوا ابر غم اہلی والون پر برس کر کھل گیا تہا - ہوا پلٹ گئی تھی اور کسی کے آخری وقت کی طرح تہوڑا سا دن باقی رہ گیا تہا - دہوپ مین اوسی ظالم کے اُڑے ہوے رنگ کا پیلا پیلا عکس آگیا تہا جسکو کبھی زندگی مین تو عین مرتے وقت وہ بہی اتفاق سے اُسکے بُرے اعمال یاد آگئے ہون اور جانکنی کی سختیان اور عذاب کا خوف اسکو اسوقت بالکل زرد کئے رہتا ہو - اور نیلے نیلے آسمان پر شفق کی سُرخی دیکھنے والون کی نظر مین کسی ہونیوالے خون کے لئے فال بد کا سمان دکھا رہی تہی - آفتاب نے مریخ بنکر سرخ خونی لباس پہن لیا تہا - اور نیلے پیلے کچہ مختلف رنگون سے رنگی ہوئی وہ قوس کہ جسکا نشانہ اُڑانے کیلئے سامنے آسمان پر کبھی ہوئی تہی جس کو اہل زمین کی یہ درد اور ستائے ہوئے دلونکی آہ نے پیدا کیا تہا اور جسکو ہم شاید کسی اور موقع پر تو کسی حسین کی ابروہی بتاتے مگر حسین بہی وہی جو اس پردۂ زنگار کی آڑ مین چھپا ہو لیکن اسوقت تو ہم ضرورت اور مناسبت کے اعتبار سے دہنک یا کمان ہی کہین گے

ایسا وقت عموماً تفریح کا ہوتا ہے اُس بدمست اور بیخود ویلن ٹینی ان نے بہی خدا جانے آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی تہی کہ شراب کباب کی صحبتین چھوڑکر قصر شاہی سے باہر نکلا اور جہان فوج قواعد کر رہی تہی وہ جاکر تماشا دیکھنے لگا - سپاہی مارٹس* کے لنبے کہلے میدان مین اپنے اپنے ہنر دکھا رہے تہے - نشانے تیرون سے اُڑا رہے تہے تلوارین اپنے اپنے کاٹ کے جوہر دکھا رہی تہین کہ یکبارگی سپاہیون مین کچہ اشارے بازیان ہوئین اور پھر وہی حبشی لوگ اپنی تلوارین لیکر بلائے آسمانی کیطرح ویلن ٹینی ان پر ٹوٹ پڑے جن کو ٹرونیس میکسمس نے ایشیس کا خون یاد دلاکر پہلے سے اچھی طرح آمادہ کر رکھا تھا سب ہان ہان کرتے ہی رہے اور مارنیوالے اپنا وار اور تلوارین اپنا کام کر گئین ویلن ٹینی ان زخمی ہوکر زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر دم بہر

---

* گذشتہ زمانہ مین روما کے ایک وسیع اور ہموار میدان کا نام تھا جو فوجی کھیلون اور فوج کے قواعد کے لئے مخصوص تھا ۱۲

میں وہیں اسنے اپنی وہ جان دیدی* جس کے لئے اس نے اٹلی میں قیامت برپا کر رکہی تہی اور اس تعجب خیز واقعہ سے جو خوشی ساری اٹلی میں پہیلی وہ اُسکے بعد آنے والے اُن بادشاہوں کے لئے پوری نصیحت تہی جو اپنا طریقہ سلطنت اور رعایا کے ساتھ برتاؤ اس قابل کرنا چاہیں کہ انکی رعایا ان کی سچی جان نثار بنے۔ دنیا گو دار الجزا نہیں ہے مگر پہر بہی اکثر دیکہا گیا ہو کہ جیسا انسان کرتا ہے ویسا ہی اسکے سامنے یہاں بہی آجاتا ہے۔ ویلن ٹنین کے مرتے ہی پٹرونیس میکسمس اٹالیہ کے تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اور اپنا پورا عوض لینے کیلئے ویلن ٹنین کی بیوہ یوڈوکسیا کو اس امر پر مجبور کیا۔ کہ وہ اسکے ساتھ شادی کر لینے پر راضی ہو جا۔ یہ دل سے گہڑی ہوی باتیں نہیں ہیں بلکہ یہ وہ گذرے ہوے سچے اور عبرت خیز واقعات ہیں جنسے ہر شخص کو سبق لینا چاہئے۔ اور جب کوئی کسی پر کسی طرح کی ناجائز زیادتی اور کسی قسم کا ظلم کرے تو اس کو اس بات کا بہی لحاظ کر لینا چاہئے کہ اگر ویسا ہی معاملہ اس کے ساتھ بہی ہوا تو پہر کیا ہوگا۔ ویلن ٹنین کی بیوی یوڈوکسیا کی رگوں میں چونکہ شاہی خاندان کا خون دوڑ رہا تہا اسوجہ سے وہ پٹرونیس میکسمس کے ساتھ عقد کرنے پر راضی ہوئی اور بہت پوشیدہ طور پر اپنی بربادی اور تباہی کا حال وانڈال کے بادشاہ جنسرک کو لکہہ کر نہایت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ اس کی امداد اور دستگیری کی خواہشمند ہوئی پٹرونیس ان خفیہ کارروائیوں سے بالکل لاعلم تہا اور اسکے ساتھ اسکا طریقہ حکومت بہی کچہ ایسا خراب تہا کہ اٹلی کے عمائد اس سے خوش نہ تہے۔ یہ خدا کی دین تہی کہ بے محنت اور جانفشانی اسکو ایسی بڑی سلطنت مل گئی تہی مگر وہ اسکی قدر نہیں جانتا تہا۔ وہ رومیوں پر حکمرانی اسطرح کرنا چاہتا تہا جسطرح کوئی فاتح اس ملک پر حکومت کرے جس کو اسنے خاص اپنی کوشش اور اپنی تلوار کے زور سے لیا ہو۔

بلکہ پلیسیڈیا کی ناتجربہ کاری اور ایشیس اور بانی فیس کے باہمی مخالفت و جہگڑوں کی وجہ سے اہل وانڈال کی سلطنت آج کل سمندر سے کوہ آلپس تک بہیج گئی تہی۔ انہوں نے

* یہ واقعہ ۱۶ - مارچ ۴۵۵ء کو ہوا اور اسطرح ویلن ٹنین کے ان تہرد کا خاتمہ ہوا جو کہ تھیوڈوسیس بزرگ کے خاندان کا آخری بادشاہ تہا ۱۲ دیکہو اسکاٹ تاریخ گبن صفحہ ۲۶۳

*پیلرمئو اور نوکینا کے اکثر صوبے برباد اور تباہ کر دیے تھے اور جنسرک کی فتوحات بہیرۂ متوسط میں بڑے آن بان کے ساتھ لہرا رہے تھے اسکی بحری طاقت بہی اب یہانتک ترقی پر تہی کہ کارتہج سے ٹیٹمر نین سی (بحر روم) تک اسکے شاہی احکام کا کوئی روکنے والا نہ تہا۔ اٹلی کی تباہی کے اخبار جب اس کے کان تک پہونچے اور یوڈوکسیا کی درخواست کو اسنے اپنی آنکھون سے دیکھا تو پہر کیا تہا ملک گیری کا حوصلہ بڑہ گیا۔ نئی نئی خواہشین دل مین پیدا ہو گئین۔ بہت خوش ہوا۔ اور وہ سب مظالم اس کو یاد آگئے جو رومیون نے کسی پہلے زمانہ مین کارتہج والون پر کئے تہے۔ فوراً تیار ہو گیا۔ لڑائی کا ساز و سامان درست کیا پٹرونیس میکسمس کی سلطنت کو ابہی پورے تین مہینے بہی نہین گذرے تہے کہ اس کے فوجی جہازون نے اکر دہانۂ ٹائبر پر لنگر کیا۔ یوڈوکسیا کو یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئی لیکن وہ یہ نہین جانتی تہی کہ ع جو کوئی آیا میری جان کو جلا دایا +

پٹرونیس میکسمس جنسرک کا نام سنکر گہبرا گیا۔ حواس جاتے رہے اور جان ہوش کیطرح تن سے نکل گئی۔ وہ اپنے طرز معاشرت اور اس برتاوے سے خوب واقف تہا جو اس نے رومیون کے ساتھ کیا تہا اور فوج کی طرف سے بہی اسکو یہ امید نہ تہی کہ میرا ساتھ دیگی اور مین جنسک سے مقابلہ کر سکون گا۔ ہاتھ پاؤن پہول گئے اور اس گہبراہٹ مین بہت نامردی کے ساتھ اسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ وہ چہپ کر کسی طرف کو بہاگ ہی جائے تو بہت ہی بہتر ہے لیکن یہ سب اسکی نامردی کے خیال تہے اور ہوا وہی جو ہونا تہا۔ وہ اپنی جان چہپائے ہوئے شہر سے اکیلا نکل کر ایک سڑک پر جا رہا تہا۔ نہ ساتھ تخت تہا نہ سر پر تاج تہا مگر ہان افسوس اور ندامت کی ہوائیان منہ پر چہوٹ رہی تہین اور ادبار ساتھ ساتھ رفاقت مین تہا کہ دشمنون نے پہچان لیا۔ تلوارین کہینچ کہینچ کر دوڑے اور دم بہر مین اسی نے زمین کو اسکے خون سے رنگین کر دیا جس پر اب وہ غرور کے مارے قدم تک نہین رکہتا تہا۔ دو چار زخم کہا کر زمین پر گرا اور پہر بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکی نعش گہسیٹ کر دریائے ٹیبر مین پہینکدی گئی۔

* یہ سب اون بڑے شہرون کے نام ہین جو اس سے پہلے ملکہ پلیسیڈیا کے دائرہ سلطنت مین داخل تہے۔

اس واقعہ کے تیسرے دن خاص دار السلطنت رومۃ الکبریٰ پر دشمنوں کا یورش ہوا۔ شہر لٹنے لگا۔ آدمی بیدریغ قتل ہونے لگے اور بیشک وحشی لٹیرے رومیوں سے اچھی طرح کارتھیج کا عوض لے لیتے اگر پادری لیو کا جلال اسکی عظمت اور اسکی رعب دار تقریر اس موقع پر جنسرک کی آتش غضب کو چھینٹے دیدے کر ٹھنڈا نہ کر دیتی اور وہ رومیوں کی خطا معاف نہ کر دیتا۔

خدا خدا کر کے ملک میں امن چین پیدا ہوا تو ویلن ٹنی ان کی بیوہ یوڈوکسیا بھی جنسرک سے ملنے گئی لیکن کسی کو کسی کام کرنے کے بعد اسقدر ندامت اور ذلیل نہوا ہوگا جس قدر یوڈوکسیا کو جنسرک کے پاس جا کر ہوا۔ بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکا سارا زیور اوتار لیا گیا وہ اسکی دونوں بیٹیاں بھی اسی مال و متاع کے ساتھ بری طرح سے جہاز میں بھر دیگئیں جو اٹلی کے خزانہ میں لوٹ مار سے بچ رہا تھا اور ان کارروائیوں کے بعد جنسرک سب کو لیکر کارتھیج کیطرف روانہ ہو گیا۔

یہ وہ حال تھا جو اٹلی کی سلطنت پر گذرا اور بیشک یوڈوکسیا انہیں وحشیوں کی قید میں رہکر اپنی زندگی سے گذر جاتی اگر مشرقی روم کا بادشاہ اسکا ناناتھیوڈوسیس ایک کثیر رقم دیکر بہت عاجزی کے ساتھ جنسرک سے صلح نہ کر لیتا۔

پیٹرونیس میکسمس کے قتل کے تیسرے دن جب جنسرک آسٹریا کی طرف سے آکر اس بلا حفاظت شہر (یعنی اٹلی) پر حملہ آور ہوا اسوقت بالعوض روم کے بہادر سپاہیوں کے ایک مجمع معزز پادریوں کا گروہ جن کا پیشوا اور سرگروہ پادری لیو تھا اسکی بلاغت اور رعب نے وحشی فتحیاب (جنسرک) کی خونریزی کو کم کر دیا اور وانڈال کے بادشاہ نے اٹلی والوں میں سے ان لوگوں کی جان بخشی کا وعدہ کیا جو ہتھیار رکھدیں اسنے لیو کے اصرار سے شہر کے نہ جلانے اور قیدیوں کو ایذا و تکلیف نہ پہونچانے کو بھی مان لیا۔ مگر صاف اور صریحی الفاظ میں یہ وعدے نہ تھے اور نہ اسیطرح عملدرآمد کیا گیا جسطرح پادری کی خواہش تھی۔ تاہم پادری لیو نے ملک کو بہت فائدہ پہونچایا اور اسکی وجہ سے اٹلی اور اٹلی کے رہنے والے وانڈال اور اسور کی ناجائز خواہشوں کے اس قدر نشانے نہ بنے جسقدر کہ وہ وحشی کارتھیج کی تباہی کا ان سے عوض لینے والے تھے۔

یہ لوٹ مار چودہ رات دن رہی ۱۲۔ اسٹوڈنٹ گبن۔

گیارہوان باب

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا (مبارک)
بچھڑے ملتے ہین ایک مدت کے

برسات گذر گئی ہے موسم بدل گیا ہے۔ اور گرمیون کی اس گرمی کو جو روز ہجران کی تپش سے کچھ ملتی ہوئی تھی جیسے لئے برسات پھر اپنے آنسوؤن کے چھینٹے دیتے دیتے اب اسقدر کم کر دیا ہے کہ جاڑون کا موسم آچلا۔ گلابی گلابی سردی پڑنے لگی ہے اور جلد کے مسامات بند ہو جانے کی وجہ سے اندر حرارت کچھ اسیطرح ترقی کر چلی ہے جسطرح عالم شوق اور اشتیاق میں اس ہجران نصیب مگر پھر خوش نصیب شخص کے دل پر ترقی کرتی جاتی ہو جسکی شام وصال بہت دنون کے بعد خدا خدا کرکے اب قریب آئی ہو۔ سہ پہر کا وقت ہے اور وہ زمین جس پر آفتاب کی کرنین ابھی تھوڑی دیر پہلے خوشی مین اپنے تارہائے شعاعی سے جاروب کشی کر رہی تہین اب اسپر شجر اپنے سایہ کا فرش بچھاتا ہوا مغرب کی طرف سے چلا آتا ہے۔ ہوا کسی ہجران نصیب عاشق یا ارمان بھرے دل کے دلون کی طرح پھری ہے اور موسم سرما کے آخری وقت کا ڈہلا ہوا دن کسی کے شوق اور بے صبری کو دیکھ دیکھکر جلدی جلدی بھاگا ہوا چلا جاتا ہے۔ ایسا مرجھائے ہوئے سبزے کے چہرہ پر تروتازگی آتی جاتی ہے جسکا ابھی دوپہر کو آفتاب کی گرمیان دیکھ دیکھکر راسا منہ نکل آیا تھا۔ اور وہ دل تنگ کلیان بھی اب خود بخود مسکرائے دیتی ہین جو ابھی غمگین اور پژمردہ دلون کی طرح گردن جھکائے بیٹھی تھین۔ پیرس کا شہر یون تو قدیم سے ہے مگر آج خدا جانے کیا ہے کہ سارا شہر رشک ارم بنا ہوا ہے اور کوچہ و بازار کچھ اسی طرح رونق پر ہین جس طرح ایک نئی نویلی دلھن کو ہونا چاہیے۔ ٹھاٹھ جا بجا عام گذرگاہون اور سڑکون پر لگے ہوئے ہین اور انکی درستی مین اسوقت جس قسم کی کوششین ہو رہی ہین انسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج یہان کسی ایسی خوشی کا گذر ہونیوالا ہے۔ جو بہت دنون ارمان بھرے دلون مین رہتے رہتے اسیطرح ترقی کر گئی ہے جسطرح شوق بڑھتے بڑھتے کسی مشتاق آدمی کو ہمہ تن شوق بنا دیتا ہے اور عشق کی آگ بھڑکتے بھڑکتے انسان کو خاک سیاہ نہین تو دیوانہ ضرور بنا دیتی ہے۔ سب چھوٹے بڑے آدمی مرد اور عورتین بچے اور بوڑھے جوق جوق پیرس کی گلی کوچون

سے نکل نکلکر اُس ایک بڑی سڑک کی طرف بڑھے ہوے چلے جاتے ہین جو شہر سے نکلکر دریاے سین کی طرف گئی ہے - آگے بڑھ کر اس جانیوالی سڑک کی دو شاخین ہو گئی ہین جنمین سے ایک تو سیدہی خاص دریاے سین کے ساحل کی طرف جانیوالونکو لیجاتی ہے اور دوسرے بائین ہاتھہ کی طرف مڑکر ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے جو نیلے نیلے آسمان سے باتین کرتی ہوئی وہ سپید سپید سامنے میدان مین دور کو نظر آرہی ہے اور اسیطرف یہ سب جانیوالے بھی جا رہے ہین یہ عمارت جس میدان مین واقع ہے - گو اُسکی وسعت ہماری نظر کی طرح وسیع ضرور ہے -

مگر اسوقت یہان آدمیون کی کثرت کچھہ اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ یہان سے وہان تک جانیوالی نظر کو قدم قدم پر ٹھوکرین کہاتے ہوے بڑی روک ٹوک کے ساتھ پہونچنا نصیب ہوتا ہے -

یہ جانیوالے جاتے جاتے جب اس عمارت سے تھوڑے فاصلے پر رہجاتے ہین تو دور سے کچھہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانیوالے ایک جگہ پر رُک کر کچھہ ادہر کچھہ اودہر ہو جاتے ہین - اور بیچ کی سڑک خالی ہوجاتی ہے جسکی وجہ نزدیک پہونچکر یہ معلوم ہوتی ہے کہ سڑک کے کنارے کنارے فوجی لوگ دو رویہ صفین باندہے کہڑے ہین اور وہ عام لوگون کو آگے نہین بڑہنے دیتے - یہ فوجی لوگون کا سلسلہ خاص اس مقام سے شروع ہوا ہے جہان پر ایک بہت بڑا آہنی پھاٹک لگا ہوا ہے - یہ پھاٹک گویا اس عمارت کے احاطہ کا صدر دروازہ ہے جسکی چار دیواری کیلئے اوسی کے مطابق بہت نفیس جنگلا بھی منتخب کیا گیا ہے جو چاروں طرف زمین سے کسیقدر بلند سنگی دیوار پر نصب کیا گیا ہے - جسپر ایک قسم کا سپید سپید پھرا ہوا روغن نظر کو کچھہ اسیطرح بھلا معلوم ہوتا ہے - جسطرح یورپ کی عورتون کے چہرہ پر سپید سپید پوڈر - اس جنگلہ کے اسطرف زمین کا نہایت ہموار سطح تختہ ہے جسپر بہت نفاست کیساتھہ ہری ہری گھانس جمائی گئی ہے اور اُسکے برابر تراشنے اور سبز رکھنے مین خدا جانے کس قسم کی کوششین کی گئی ہین کہ مردم دیدہ کو جان بوجھ کر بھی دہوکا ہوتا ہے کہ ہری ہری مخمل کا یہ فرش بچھا ہوا ہے - اس سبز تختے کے درمیان مین بہت نفاست کے ساتھہ بعض بعض جگہ چمن بندی بھی کی گئی ہے جسمین طرح طرح کے پھول اپنی اپنی خوش رنگیون کو کچھہ اسطرح دکھا رہے ہین کہ نظر دیکھکر پھر ہٹنے کا نام ہی نہین لیتی اور دیکھنے والی آنکھہ دیکھتے ہی دیکھتے کچھہ اسیطرح کھلی رہجاتی ہے - جسطرح وہ سامنے نرگس کا کھلا ہوا پھول - دیکھا ؟ روشین بہت صاف ہین اور ان پر صدہا مرد اور عورتین ہاتھون مین ہاتھہ دئے بہت آزادی کیساتھہ ہنستی بولتی ٹہل رہی ہین - اور اُنکی ظاہری شان شوکت اور انکا قیمتی لباس بتا رہا ہے کہ یہ سب پیرس کے عمائد اور منتخب لوگ ہین - اس سبزہ زار کے وسط مین سنگ مرمر کی ایک مستطیل مگر بہت خوشنما عمارت

واقع ہے جو شاہی گرجے کے نام سے مشہور ہے۔ اسکا صدر دروازہ مغرب کیطرف ہے۔ چھت ننگی ہے
جسپر چار برج مستطیل واقع ہین اور ہر برج پر بجاے کلس کے طلائی صلیبین لگی ہوئی ہین جو اسوقت
کی دہوپ مین کچھ عجیب بہار دکھا رہی ہین جو چاندنی رات مین کسی کی افشان آلود پیشانی ماہتاب کی
تلملاتی ہوئی کرنون اور چمکتے ہوے ستارون کی چھاؤن مین کسی خوش نصیب کی آنکھون کے نیچے
چکاچوند پیدا کر جاتی ہو۔ آفتاب کی شعاع انپر پڑتی ہے اور ان سے صدہا کرنین اسطرح پیدا
ہوکر تڑپ جاتی ہون جسطرح ہنسی کے عالم مین کسی کے نور کے گلے سے ہنسی کی ایک نکلنے والی سانس کے
عکس سے پیارے پیارے آبدار دانتون سے نور کی صدہا شعاعین اترا اترا کر پہوٹ نکلتی ہون۔ اگر اس گرجے
مین آگے پیچھے چار درجے ہین جنکے محرابدار سنگ رخام کے گول اور خوشنما ستونون پر قائم ہین۔ زمین
چوبڑا ہے اور در و دیوار مین پچہ کاری کا نہایت نفیس کام ہے۔ جا بجا حضرت عیسیٰ کے مختلف سنون
کی تصویرین بنی ہوئی ہین کہین پر صلیبی معرکے بنے ہوے ہین۔ اور کہین پر اس واقعہ کی تصویر بنی ہوئی
ہے جسپر چڑھ کر جناب مسیح چرخ چہارم پر پہونچے تہے۔ اس گرجے مین داخل ہونیکے بعد سب سے پہلے ایک
کمرہ بطور برآمدے کے ملتا ہے۔ اسکے بعد اس سے ایک بڑا کمرہ اور پہر اسکے بعد ایک بہت وسیع ہال ملتا ہے
یہ ہال خاص بادشاہ اور شاہی خاندان کے لوگونکی نشست کیلئے مخصوص ہے جسکی آرایش مین بہت نفاست
سے کام لیا گیا ہے۔ چھت مین چار جہاڑ آویزان ہین جو اسوقت کی صناعیون مین سے اعلی درجہ کے شمار
ہو سکتے ہین۔ دیوارونپر بہت صاف شفاف گلاس نظر آتے ہین اور خوشنما بینچ اور بڑی بڑی کرسیان قاعدے
کے ساتھہ برابر لگی ہوئی ہین جنپر شاہی خاندان کے لوگ بہی اکثر بیٹھے ہین۔ اس ہال کے بعد ایک درجہ ہے
جو ان سب درجون سے کسیقدر بلندی پر واقع ہے اور اسکو ایک طلائی کٹہرے نے اور بہی سب درجون
سے ایک قسم کا امتیاز دیدیا ہے اسکے گوشون مین داہنی طرف تو حضرت عیسیٰ ؑ کی وہ مبارک تصویر
ہے جو سنگ مرمر سے تراش کر نہایت نفاست کے ساتھہ بنائی گئی ہے اور دوسرے کونے مین اس بی
بی کی سنگی شبیہ رکھی ہے جو ہولی ورجن کے خطاب سے مخاطب ہے اور جسکا نام مریم ہے۔ یہان
دین عیسوی کا ہادی اور حضرت مسیح کا جانشین بشپ رونق افروز ہوتا ہے لیکن یہ مکان بہی اپنے مکین سے
خالی ہے اور نہ ابہی کہین بادشاہ وقت کا پتہ معلوم ہوتا ہے مگر ہان گرجا کا گھنٹہ بج رہا ہے اور سب
لوگونکی آنکھین کسی کے آنیکا انتظار کر رہی ہین۔ اس انتظار پر ابہی تھوڑی دیر بہی نہین گذری تہی کہ ہٹو بچو کی
رعبدار آوازین کانون مین آنے لگین اور اسکے بعد سامنے سے ایک رسالہ سوارونکا نظر آیا جو برہنہ تلوارین
علم کئے ہوے گہوڑے دوڑاتے چلا آتا تہا اور انکے حلقے مین ایک گاڑی تہی جسمین چار گہوڑے لگے ہوے تہے اور جو بہت تیزی کیساتھ

اسطرف آرہی تھی یہ گاڑی فٹن سے کسیقدر مشابہ ہے اور گو اسکی تیاری مین بہت کچھ اہتمام کیا گیا ہوگا۔ مگر پھر بھی اسمین وہ نفاست کہان جو آجکل کی سادی فٹنون مین پائی جاتی ہے۔ یہ گاڑی آتے آتے اب بالکل ایوان گرجے کے قریب آکر رک گئی ہے۔ سوار سڑک چھوڑ کر ادہر ادہر ہو جاتے ہین اوسپر سے پانچ عورتین اوترتی ہین جنکا اعلے درجہ کا لباس۔ اُنکی ظاہری عصمت اور شان اور اُنکے سر و نپر رکھے ہوئے مرصع تاج بتا رہے ہین کہ یہ شاہی خاندان سے ہین۔ یہ سب صورت شکل مین ایک سے ایک بڑہی چڑہی ہین مگر سب سے زیادہ حسین وہ عورت ہے جو ان سب کے بیچ مین ہے۔ وہ جسکے پیچھے پیچھے ایک عورت نگہبانی کر رہی ہے۔ اسکا لباس سب سے زیادہ پر تکلف ہے۔ اور اسکی پیاری صورت کی زیبائش مین بہی کسیقدر معمول سے زیادہ تکلف کیا گیا ہے۔ ایک شوخ سرخ پہول جو ابھی اچھی طرح کھلا بھی نہین ہے بیچ سینہ پر اس جگہ رکھا گیا ہے جہان پردہ ابھرتے ہوئے جوبن اگر دل تنگ غنچے کیطرح نہین تو اوچھے ارمان بھرے دل کی طرح شرم و حیا سے محرم مین چھپے ہوئے بیٹھے ہین جنکا شوق اب کسیطرح روکے نہین رکتا اور وہ بے اختیار چاہتے ہین باہر ہوا چاہتے ہین مرصع تاج سر پر ہے اور اسکے اُس سامنے والے حصہ پر جہان کلغی اور کلغی کے پاس افریقی شتر مرغ کے پَر لگے ہوئے ہین بہت سے لال لال پہول لگے ہوئے ہین جو اُسکے پہول سے رخسارون کے سامنے کچھ اور ہی بہار دکھا رہے ہین۔ مگر اسکی صورت تو کچھ ہمکو آشنا معلوم ہوتی ہے! اہا یہ تو ہنوریا ہے پیاری ہنوریا۔ ہمارے دوست کی محبوبہ۔ بیشک وہی ہے وہی۔ اور بھلا اس صورت شکل کا دنیا مین کون ہو سکتا تھا۔ ضرور وہی ہے۔ دیکھیے نا۔ وہ جو اسکے پیچھے پیچھے عورت ہے وہ ویلیا ہی تو ہے۔ ہمنے پہچان لیا۔ مگر یہ اسوقت یہان تنہا کیسی۔ اسکا وہ جاندادہ عاشق جس سے بہت تمنا اور مشکلون کے بعد ملنا نصیب ہوا تھا کیا ہوا۔ ابھی ہمنے تو ان دونون کو ساتھ ہی پیرس کیطرف آتے چھوڑا تھا۔ کیا تفرقہ انداز فلک نے خدانخواستہ پھر انکو جدا کر دیا؟ ہاے اگر ایسا ہوا تو غضب ہی ہو گیا۔ اور غضب بھی بڑا غضب۔ مگر جان کی عدم موجودگی مین یہ اسکی عروسانہ وضع کیسی۔ یہ فوق البھڑک لباس چہ معنے دارد۔ کہین میرو دیس نے تو کوئی چال نہین کی میرو دیس کی بیطرح عنایتین اور بلا وجہ اسقدر مہربانیان طبیعت مین ضرور شک پیدا کرتی ہین۔ کہین اسنے جان کے ساتھ دغا تو نہین کی اور ہنوریا کو اپنے ساتھ عقد کر لینے پر مجبور تو نہین کر دیا؟ لیکن ایسا نہین ہو سکتا۔ میرو دیس نے اگر ہنوریا کو اس عروسانہ لباس پہننا لینے پر مجبور کر دیا تھا تو وہ اسکے دل کو مجبور نہین کر سکتا تھا آپ اُسکے پیارے پیارے چہرے کو نہین دیکھتے۔ کیسا بشاش ہے۔ صاف اور نازک جلد کے نیچے خون کیسا لہرین لے رہا ہے اور خون کے ساتھ ساتھ خوشی کی نشانیان کیسی اترائی ہوئی پہرتی ہین۔ آنکھون مین مستی

مستی مین سرور۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ اور مسکراہٹ مین کچہ ایک قسم کی آئی ہوئی حیا کیسا کچہ غضب کر رہی ہے
خدانخواستہ خدانخواستہ اگر اسکا چاہنے والا اس سے جدا ہو گیا ہوتا تو اسکے چہرہ کی یہ صورت
نہ ہوتی۔ ان آنکھوں مین حسرت اور افسوس بھرا ہوتا جنمین اسوقت اسطرح سرور بھرا ہے اور آنسو آنکھوں سے
ٹپک رہے ہوتے۔ رنج و غم والوں کی کہین یہ صورت ہوتی ہے تو بہ۔ اچھا پھر جان اسکے ساتھ کیون
نہین ہے۔ آخر یہ تنہا کیون ہے اور وہ کہان گیا!
ہمارے یہی خیال ہمکو حیرت کا پتلا بنائے ہوئے تھے کہ پھر شور بجو کی وہی آوازین جو پہلے آئی تھین آنے لگین
اور انہوں نے ہمارے دلکو اور دل کے ساتھ آنکھ اور کانوں کو بھی اسطرف متوجہ کر دیا۔ ابھی تھوڑی دیر
بھی نہ گذری تھی کہ ایک گاڑی جو پہلے گاڑی سے مشابہ تھی گرجے کے پاس اکر رکی۔ فوجی لوگون نے
شاہی قواعد کے موافق سلامی دی اور گاڑی سے تین شخص اتر گرجے سامنے روشون پر ٹہلنے لگے
خدا کا شکر ہے کہ انمین سے ایک تو ہمارا وہی پرانا دوست جان ہے جسکو ابھی ہم یاد کر رہے تھے اور جسکے نہ ہونے
سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہماری بد گمانی کیا کیا ہم سے کہہ رہی تھی دوسرا ایر ودیس ہے اور تیسرا دہ دراز
قد اور فربہ اندام آدمی جسکے زہد اور ریاضت نے بجاے اسکے کہ اسکی روح کو قوت پہونچتی اسکے جسم کو
توانا کر دیا ہے وہ جسکے سر کے لانبے لانبے بال کندہوں تک لٹک رہے ہین اور جو معمولی لباس کے
علاوہ ایک گون بھی زیب تن کئے ہے قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید تثلیث پکارنیوالوں کا مقتدا ہے
جان اسوقت بہت خوش خوش ہے۔ مسرت بشرہ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ نہایت نفیس پوشاک
زیب تن ہے اور ایک سرخ پہول جو ابھی اچھی طرح کھلا نہین ہے مگر ہان منہ بند کلی کی ڈال تنہا
پہلو سے لٹکا اپنے دل کے بھرے ہوے جوش سے اب کچہ دیر مین کہل کھلا کر ہنسا ہی چاہتا ہے کسی اُس
خوش نصیب عاشق نے دلکی حالت دیکھانے کیلیئے اُسکے قلب کے داہنی طرف سینے پر قمیص مین گہرسا ہوا ہے
جسپر خدا کا بہت بڑا کرم ہو گیا ہو۔ اور ارمان بھرے دل کے ارمان نکلنے مین اب دو چار دن نہین آج کے
سر کی قسم گھڑی دو گھڑی کی کسر رہ گئی ہو وہ گھڑیان نہین جو کالی بلا فراق یار رنج و غم کی پہاڑ سی راتون
مین ہوتی ہین بلکہ وہی گھڑیان ہان ہان وہی گھڑیان جو نسب وصل مین ہوتی ہین اور اگر بالفرض وہ
نہی تو وہ جلد جلد گذرنے والی گھڑیان تو ضرور ہین جو شادی اور مسرت کے دنون مین ہوتی ہین
مگر یہ بات کچہ سمجھہ مین نہین آتی کہ ان پھولون کی تخصیص فقط ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری
محبوبہ ہیرودیا کے ساتھ کیون ہے اور اسقدر انکے لباس مین کیون اہتمام کیا گیا ہے۔ آخر اسکی وجہ
کیا ہے کہین ان دونوں کی آج شادی تو نہین ہے! آہا۔ سچ کہتے ہو۔ عجب نہین جو ایسا ہو قیاس یہی

اسیکا مقتضی ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کروڑ کروڑ شکر کہ اُسنے یہ دن دکھایا
اچھا۔ جان وغیرہ تو اب گرجے کے اندر جاتے ہین۔ آئیے یہان کے لوگون سے تو دریافت کرین
دیکھین تو ہمارا قیاس کہانتک صحیح ہے۔ سڑک کے آس پاس دونون طرف خلقت کا ہجوم ہے۔ تماشائیون کے
ٹھٹ لگے ہوئے ہین اور ہر شخص کی تقریر سے جو باتین ہماری کانون تک پہنچتی ہین وہ نہایت ہی
دلخوش کن ہین اور جو ہمارا خیال تھا وہ نہایت صحیح ہے زمانے کے انقلابات کے عمدہ سین دکھانیکے لئے پھر
انکے دن پھرے۔ پیرودیس نے بہت اعزاز اور احترام کے ساتھ انکو شاہی مکانات مین رہنے کیلئے
جگہ دی اور بہت تمنا کے ساتھ جان کو اپنا وزیر سلطنت مقرر کیا۔ اور چونکہ پیرودیس کو معتبر ذریعون سے
یہ امر اچھی طرح معلوم ہوگیا تھا کہ ان دونون کی مشتاق آرزوئین انکے ارمان بھرے دلمین ابھی اسیطرح سر جھکائے
مگر دل پکڑے ہوئے بیٹھی ہین جسطرح حضرت عشق نے انکو پہلے پہل انکے سینہ مین پاک اور صاف پیدا کیا تھا
اسوجہ سے اسنے ان دونون کے جلد منعقد ہو جانے مین کوشش کی اور سارے شہر مین [illegible] ماننے
کی رسم کے موافق انکے عقد کی تاریخ مشتہر کی گئی۔ جابجا اشتہار تقسیم ہوئے اور آج خدا خدا کرکے وہ بڑا
دن بھی آگیا جسمین وہ دونو منعقد ہون۔ شہر کی آرائش مین جسقدر ساز اور سامان آپنے دیکھا تھا
وہ سب اسی خوشی کے طفیل مین تھا۔ یہ سب کچھ ہے اور خدا ایسا ہی کرے مگر محبت کا خدا برا کرے
اس کمبخت کا قدم درمیان آتے ہی جب دل مین خیال آتا ہے تو برا ہی خیال آتا ہے۔ سب کچھ اپنی آنکھون
سے دیکھتے ہین۔ کانون سے سنتے ہین اور کچھ یقین بھی آچلا ہے۔ مگر پھر جب ہم اپنے دوست کی قسمت
کیطرف خیال کرتے ہین تو سب ہمکو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے اور اگر جھوٹا نہین تو دل مین کچھ نکچھ
شک تو ضرور ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اچھا آؤ گرجے کے اندر چلین تو سہی دیکھین تو یہان ہو کیا رہا ہے
اگر عقد ہے تو معلوم ہی ہو جائیگا۔ اور اسی خیال کے آنیکے ساتھ ہی گرجے کے اندر سے کچھ
سریلی صدائین ہمارے کانون مین آتی ہین اور ہم اندر جا کر کیا دیکھتے ہین کہ گرجے کے درجے آدمیون
سے بھرے ہوئے ہین اور سب ایک آواز ہو کر خداوند۔ روح القدس اور جناب یسوع کی شان مین
بڑے ذوق شوق کے ساتھ کچھ اشعار گا رہے ہین اور وہ سریلی آوازین سنکر سنگی عمارت بھی اپنی صدائے
بازگشت مین اسی کا اعادہ کر رہی ہے۔ اس گانے مین وہ خوش گلو عورتین بھی شریک ہین جو اپنی لغزیدہ صوت
کے ساتھ آواز بھی اسقدر دلکش رکھتی ہین کہ روح تن سے بے اختیار باہر نکلی ہی تو آتی ہے۔ انکی
پیاری اور سریلی آوازونکے ملجانے سے اور بھی اس گانے کا لطف دوبالا ہو گیا ہے۔ اور اس سمان
کا یہ رنگ دیکھنے سے ہمکو اس امر کا یقین کلی ہوتا ہے۔ کہ بیشک ہمارے دوست کی آج شادی ہے

جان اور ہنوریا کے چہرے پر خوشی اترائی ہوئی پہرتی ہے - اور وہ اس خوشی کے نشے مین چور ہوئے جاتے ہین - اس مسرت کے مزے ہمارا دل لے ہی رہا تہا کہ یکبارگی ایک شاہی خادم گہبرایا ہوا اندر داخل ہوا اور میرودیس کے سامنے ہاتہہ باندہکر چپ ادب کے ساتہہ کہڑا ہوگیا - سلطانی نظر یکبارگی اُٹہی اور خادم کو اسطرح بےموقع حاضر دیکہکر آنکہہ کے اشارے سے پوچہا "کیا ہے؟" جسکے جواب مین بہت گہبرائے ہوئے لہجے مین خادم کی زبان نے یہ ادا کیا "حضور عالی جنوبی فرانس کے بادشاہ کی طرف سے ابہی ایک سفیر آیا ہے اور اسیوقت حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے گو اسکو بہت سمجہایا کہ اسوقت موقع نہین ہے مگر وہ بہت بضد ہے اور اسی امر پر اصرار کر رہا ہے کہ جسطرح ممکن ہو ابہی شرف حضوری حاصل کرے" خادم کی یہ باتین خدا جانے کس غضب کی تہین کہ صدائے بازگشت کیلئے سنگی عمارت کی بہی زبان گنگ ہوگئی ہے - سارے گرجے مین سناٹا پہیل گیا - لبشپ کی وہ چلتی ہوئی زبان جو معاذاللہ تین خداؤن کے سامنے بہی نہ چپ ہونیوالی تہی حیرت سے منہ مین رک گئی - میرودیس بہی دانتون کے نیچے انگلی دابکر چپ ہوگیا جان اور ہنوریا کے چہرے پر ہوائیان چہوٹنے لگین - اور انکا وہ رنگ جو خوشی کے مارے صاف جلد سے اترایا ہوا پڑتا تہا اسیطرح فق ہوگیا جسطرح پلک مارنے مین شب وصل کی صبح ہو جائے اور صبح کا تارا زمین سے بہت اونچا دیکہکر کوئی تو گہبراہٹ مین پلنگ سے اُٹہکر نہ تو کچہہ دلدہی کرے نہ تسلی ہی دے اور نہ پہر اکر خدا حافظ کہتا ہوا ڈولی مین سوار ہو جائے اور کوئی ہائے کرکے چاروطرف حسرت اور افسوس سے دیکہتا ہی رہجائے - گو اس سفیر کے آنیکا مطلب میرودیس اچہی طرح سمجہہ گیا تہا - اور اسکا قصد تہا کہ عقد سے فارغ ہونیکے بعد سفیر سے ملے لیکن سفیر کے بڑہے ہوئے اصرار نے بالآخر اُسکو اس امر پر مجبور ہی کر دیا کہ اسیوقت اسکو یہان آنیکی اجازت دے - سفیر اندر حاضر ہوا - شاہی ادب سے سلام کیا اور پہر اسطرح کہنے لگا "مین بہت ادب کے ساتہہ پہلے خداوند عالی سے اس ہرج کی معافی چاہتا ہون جو اسوقت میری عجلت نے حضور کے ایک نیک کام مین پیدا کیا اور شاید مین ایسی سوء ادبی کا کبہی مرتکب نہوتا اگر مین یہ سمجہتا کہ تہوڑی دیر کے بعد پہر میرے کچہہ عرض کرنیکا موقع بہی رہیگا - مجہکو شاہ ٹارسماند نے حضور مین ایک خاص تکلیف دہی کیلئے بہیجا ہے - اور یہ خط دیا ہے" - اور یہ کہکر اسنے ایک سربمہر لفافہ پیش کیا - اسمین معمولی تمہید کے بعد لکہا تہا "ہم کو بہت محنت اور کوشش سے ایک نہایت حسینہ و جمیلہ رومی عورت ملی تہی جو یکبیک ہمارے کاشانۂ دولت سے اسیطرح غائب ہوگئی جسطرح ہم سے صبر و قرار - لیکن اب ہم سنتے ہین کہ وہ آپ کے ظل عاطفت مین پہونچی ہے اور آپ اسکو

عنقریب کسی شخص کے ساتھ منعقد ہونے والے ہین۔ ہمارے آپکے قدیم زمانہ سے دوستانہ مراسم چلے آتے ہین اور اسی وجہ سے ہم کو قوی امید ہے کہ آپ مجھکو ہماری خاطر سے ہمارے پاس لوٹا دین روانہ فرما دین گے“ میرودیس نے اس خط کو ایک سرسری نظر سے دیکھا اور مسکرا کر اُسکو ہمارے دوست کی طرف بڑہا دیا۔ جان اور ہنوریا دونون اسوقت سخت انتشار مین مبتلا تھے عین خوشی کیوقت مین طارسمانڈ کا نام اور نام کے اس سفیر کی یہ جلدی آفت ناگہانی بنکر اونکے شوق بھرے نازک دل کے ساتھ وہی سلوک کر گئی جو ایک گرنیوالا پہاڑ شیشہ آلات کے ساتھ کر جاتا ہے۔ کلیجہ دہک دہک ہونے لگا۔ افسردگی دل سے اُٹھکر منہ پر چھا گئی۔ خون رگون مین گردش کرنے سے اور روح خوشی کی طرح جسم مین پھرنے سے رک گئین۔ لانبین لانبین سانسین وہ بھی رک رک کر گرتی پڑتی منہ تک آنے لگین اور اون دونون کو یہ معلوم ہوا کہ ایک غم کا پہاڑ اونکے سرون پر ٹوٹ پڑا۔ دل کے انقباض سے دماغ مین اثر پہونچا۔ حواس اپنی راہ اور رستے اپنی راہ اسیطرح کہنچ گئے جسطرح کوئی کسی سے بگڑ کر بڑی خودداری کے ساتھ کہنچ گیا ہو۔ ناک کے پاس سے پیشانی مین بل پڑنے شروع ہوئے اور پیشانی کے منتہی پر پہونچکر انکا اجتماع اسیطرح سے ہو گیا جسطرح ساحل کے قریب آنیوالی موجون کا جمگھٹا ہو جاتا ہے۔ خط پڑہنے کے بعد قریب ہی تہا کہ جان کا غصہ جان کی زبان سے کوئی سخت کلمہ نکلوا ہی دے کہ میرودیس نے اُسکے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھکر سفیر سے کہا ”تم اُس رومی عورت کو پہچانتے ہو جس کے باب مین تمہارے بادشاہ اینجانب کو لکھتے ہین؟“

سفیر ”جی ہان۔ حضور مین انکو پہچانتا ہون (ہنوریا کی طرف اشارہ کرکے) وہ ہین۔ یہی ہین جنکی تصویر پایہ تخت مین بہت سے لوگون کو جگہ جگہ دیکھی ہے“

میرودیس ”یہی ہین۔ مگر تم انکو جانتے ہو۔ یہ ہین کون؟“

سفیر ”حضور عالی اور تو مجھکو کچھ خبر نہین مگر ہان اسقدر جانتا ہون کہ ہمارے بادشاہ سلامت اب کی مرتبہ جب پرشیا کے سفر سے تشریف لاتے تہے تو آپس کے واسطے مین انکو کہین ملگئی تہین“

میرودیس ”اور تم یہ نہین جانتے کہ ملکہ پلیسیڈیا کی شاہزادی۔ ویلن ٹینی ان تہرد شاہ اٹلی کی بہن اور ہمارے وزیر السلطنت مسٹر جان کی محبوبہ دل آرام ہین۔ خدا گواہ ہے کہ ہمنے اور نہ مسٹر جان نے انکو تمہارے بادشاہ کے گھر سے اسطرح نہین نکالا جسطرح وہ انکو اپنے ساتھ لے بہاگے تہے

اور جان کی پیار مان جان کے ساتھہ ایک ایسا بُرا سلوک کیا تھا کہ اگر اونکا مشتاق دل اس جانکاہ صدمہ کو برداشت نہین کرتا اور یہ اپنی جان سے گذر جاتے تو کچھہ تعجب تھا۔ شاہزادی صاحب کو ایشیس کی فوج خفیہ طور پر آپکے بادشاہ کے گھر سے نکال لیگئی تھی اور آپکو خبر بھی نہ تھی کہ جان کے دلی شوق نے رہنما بنکر عین ایسے وقت پر انکو پہونچا دیا کہ وہ فوج شاہزادی کو ساتھہ لئے ہوئے اٹلی کی حدود مین داخل ہی ہوا چاہتی تھی اور انہون نے اسوقت اپنی جان پر کھیل کر شاہزادی کو چھین لیا۔ ایسی حالت مین انصاف کا بہت خون ہوگا اگر جان کے استحقاق کی طرف سے آنکھہ بند کرکے بادشاہ کی خواہش پر نظر کیجائے اور مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اس معاملہ مین شاید کچھہ دخل دینے کا موقع بھی نہین حاصل ہے۔ جان چپ بیٹھا ہوا سن رہا تھا طیش اور غصے کے ہر جوش کے ساتھہ طرح طرح کے برے اور طبیعت کو بے قابو کر دینے والے خیالات آتے تھے مگر یہ بادشاہ کے لحاظ سے خاموش تھا۔ میر ودیس نے جسوقت اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اسوقت جان کی جان مین جان آئی۔ انتشار اطمینان سے بدلا اور رفیر بھی حیرت اور تعجب ندامت اور افسوس سے اپنی گردن جھکا کر رہ گیا۔

پھر سارے گرجے مین ایک قسم کا سکوت پیدا ہو جاتا ہے اور اسکے بعد لشپ کی زبان سے آسمانی مقدس کتاب انجیل کی آیتین نکلتی ہین جو سننے والون کے کانون تک پہونچکر اپنی عظمت و جلال سے سب کے دلون کو اپنی طرف متوجہ سے کر لیتی ہین۔ اسکے بعد یکبارگی پھر ہیان سناٹا پیدا ہو جاتا ہے سب اپنے اپنے گھٹنے بنچ اور کرسیون پر ٹیک دیتے ہین اور اسوقت سب کے ہاتھون کا دعا کیلئے آسمان کی طرف اُٹھہ جانا کچھہ عجیب ہی دلکش سین پیدا کر دیتا ہے جسمین صدہا وہ نازک نازک کلائیان اور ننھے ننھے ہاتھہ بھی شامل ہوتے ہین جن پر شاید خدا کو بھی کچھہ نکچھہ رحم آہی جاتا ہوگا۔ لشپ کے اشارے سے جان اور سنوریا اپنی اپنی کرسیون سے اُٹھہ کر کسیقدر اور آگے بڑھہ کر کھڑے ہوتے ہین اور لشپ جنکے حق مین ہمارا دل بے اختیار اسوقت یہی کہتا ہے کہ خدا اسکا بھلا کرے ان مشتاقون کے ہاتھہ ملا دیتا ہے جنکا دل پہلے سے ملا ہوا تھا اور جو ایک دوسرے کے ہاتھہ کو اپنے کلیجہ مین رکھہ لینے کے آرزومند تھے۔ اب سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہین مگر وہ دونون عاشق و معشوق ہاتھہ مین ہاتھہ دئے ایک ذوق شوق کے عالم مین کھڑے ہوئے ہین جنکے سینہ مین اسوقت خوشی سے کلیجہ اچھل رہا تھا۔ دل سینے مین ہاتھون بڑھہ رہا تھا۔ شوق کے ولولے اٹھہ رہے تھے تمنائین ٹوٹی پڑتی تھین مدتون کے چھپے بیٹھے ہوئے ارمان لڑکھڑاتے ہوئے دوڑے آتے تھے لامبی لامبی وہ سانسین جو شوق کیطرح بڑھہ رہی تھین مبارکباد دینے کیلئے در دل پر دستک دے رہی تھین۔ اور طبیعت سنبھالنے کیلئے

چھپکے چھپائے خدا جانے کیا کچھ ہاتھ دبا دبا کر اسمین کہا جاتا تھا کہ دل شوق کے مارے اور بھی ہاتھ سے نکلا ہی جاتا تھا۔ جان کی صورت دیکھنے کے قابل تھی اسکا سر ننگا تھا اور وہ چہرہ جسکا رنگ حضرت عشق نے منہ لگا کر چوس لیا تھا۔ جسپر کبھی اُن زرد زرد پتون کے رنگ کا شبہہ ہوتا تھا جو خزان کے صدمے اوٹھا اوٹھا کر بالکل پیلے ورای کے ساتھ خشک بھی ہو گئے تھے اسوقت انہین پہولون کی طرح سُرخ سُرخ معلوم ہوتا تھا جو ابھی موسم بہار کی سنک پا کر کھل گئے ہون۔ سرخ سرخ خون دل کی انبساطی حرکتون سے لہرین لیتا ہوا صاف جلد کے نیچے پھر رہا تھا۔ اور اسکے ساتھ خوشی اور خوشی کے ساتھ ارمان اسیطرح کودے کودے پھر رہے تھے جسطرح بھری بہار مین بلبل ایک پہول سے اڑکر چہچہاتے ہوئے دوسرے پہول کی شاخ پر بیٹھہ جاتے ہون وہ دونون اسیطرح ہاتھ پکڑے کھڑے تھے کہ یکبارگی ایک مسن شخص مسکراتا ہوا اس گرجے مین داخل ہوا اسکے میلے کپڑے اُسکے گرد آلود بال اور اسکا غبار آلود چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ شخص نرم اور سخت زمینون کی خاک اُڑاتا ہوا ابھی یہان پہونچا ہے۔ یہ آتے آتے ایک مرتبہ بے اختیار چیخ مار کر جان کے قدمون پر گر پڑا سب کی نظرین حیرت زدہ ہو کر اسپر گڑ پڑین اور ہر شخص اپنے لبنے دل سے یہی کہنے لگا۔ کہ کون ہے اس موقع پر ناول کے ناظرین کا بھی یہی سوال ہوگا۔ اور یہی حیرت اُن کو بھی دامنگیر ہوگی مگر اب ہم بتائے دیتے ہین۔ یہ آنیوالا شخص ہمارے دوست جان کا جان نثار رفیق میکسمس ہے جو ان دونون کی جستجو اور تلاش مین ابتک سرگردان اور پریشان پھر رہا تھا کہ پیرس کے ملازم ان دونون کے ملجانے کی خبر سناکر اسکو پیرس مین لے آئے اور پیرس مین ابھی داخل ہوتے ہی اُسنے یہ سنا کہ اسیوقت شاہی گرجا مین دونون کا عقد ہو رہا ہے۔ وہ یہ سنتے ہی سیدھا یہان چلا آیا جان پہلے تو اُسکو اپنے قدمونکی طرف جھکتے ہوئے دیکھکر جھجکا مگر پہچان اور میکسمس میکسمس کہکر بے اختیار اس سے لپٹ گیا۔ ہر طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ گو مدت کے چھوٹے ہوئے میکسمس کا دل ابھی یہی چاہتا تھا کہ وہ جان سے خوب دل کھولکر اسوقت مل لے مگر ہنوریا سے ملنے کا بڑا ہوا اشتیاق بھی ایکطرف دل مین جوش مار رہا تھا۔ جسکی وجہ سے یہ جان کو چھوڑ کر ہنوریا کو لپٹ گیا اور انکی مذہبی آزادی اور رسم نے انکو اس امر کی اجازت بھی دیدی کہ وہ اسطرح عام جلسے مین بے تکلفی کے ساتھ لپٹ کر ملین۔ ہنوریا۔ جان اور میکسمس کے محبت بھرے دلون مین فرط طرب اور جوش مسرت سے اُٹھتے ہوئے ابخرے آنکھون سے آنسو بنکر نکلنے لگے۔ گو یہ خوشی کا رونا تھا۔ مگر پھر بھی بے موقع تھا۔ زبردستی طبیعت سنبھالی گئی اور میکسمس نے گھبرا کر ہنوریا

سے پوچھا "آپ کا مزاج کیسا ہے - آلیس سے آپ کہاں غائب ہوگئی تھیں؟"

ہنوریا: "ہاں اچھی ہوں کیا بتاؤں کہ مقدر کہاں کہاں لیگیا تھا۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم لوگوں کی زیارت پھر نصیب ہوگئی ورنہ ناامیدی نے تو خاتمہ ہی کر دیا تھا - رہے تفصیلی حالات وہ آپ اطمینان سے بیٹھکر بیان کرونگی"

میکسمس: "ہائے آپنے تو مجکو کہیں منہ دکہانیکے قابل ہی نہیں رکھا تھا (جان سے مخاطب ہوکر) جناب عالی کا مزاج مبارک؟ مگر اب آپکے مزاج کا پوچھنا ہی کیا ہے خیر خدا مبارک کرے - مگر یہ تو فرمائیے آپ تھے کہاں؟ ساری دنیا کی خاک تو مین چھان آیا"

جان: (مسکراکر) جی ہاں آپکی عنایت سے یہی شغل میرا بھی تھا"

جان اپنے حالات کچھ بیان کرنا ہی چاہتا تھا کہ میرودیس نے کہا: "یہ مانا کہ آپ سب ایک دوسرے کے حال سننے کے بہت مشتاق ہونگے مگر جہان اتنے دنوں صبر کیا ہے چار منٹ اور بھی - آپ سب پر ابھی کچھ دیر نہیں ہے" اور یہ کہکر میکسمس کو بیٹھ جانیکا اشارہ کیا - اب پھر یہان پہلا سا سکوت برپا ہوگیا ہے - سب بیٹھے ہوے ہین اور وہ دونوں پھر ہاتھ ملائے کھڑے ہین جنکا کلیجہ خوشی کے مارے سینہ مین اچھل رہا ہے اور جنکا ہاتھ ابھی تھوڑی دیر کیلیے میکسمس کی آمد کی وجہ سے چھوٹ گیا تھا - لشپ نے قاعدہ کے موافق ان دونوں سے حسن معاشرت اور ان معمولی باتونکا معاہدہ لیا جن کے نباہ کے متعلق انکے عشق اور محبت نے پہلے ہی سے ہر ایکنے اپنے اپنے دل اور جان کو دوسرے کے ہاتھ مین دیدیا تھا - اسکے بعد نکاح نامہ لکھا گیا - جسپر حاضرین مین سے معزز لوگونکی شہادت لکھی گئی اور جب نکاح نامہ کی اسطرح تکمیل ہوگئی تو جان اور ہنوریا سب لوگون سے ہاتھ ملاتے ہوے خوشی خوشی گرجے سے باہر نکلے اور گو اسوقت قاعدہ اس امر کا مقتضی تھا کہ وہ دونوں فوراً سوار ہوکر اپنے محل کی طرف چلے جاتے - مگر جان نے بہت ادب کے ساتھ پہلے اپنے محسن بادشاہ سے اجازت چاہی اور اسکے بعد دونوں اس گاڑی پر سوار ہوگئے جسپر جان سوار ہوکر آیا تھا اور انہین کے ساتھ میکسمس - ڈیلی اور اسکے ساتھ کے جان نثار سوار بھی اوسکے پیچھے پیچھے سوار ہوکر چلدیے - انکے جاتے ہی اور سب بھی اپنی اپنی راہ ہوگئے - میرودیس بھی اپنی ایوان سلطنت کیطرف سوار ہوگیا اور ٹارسمانڈ کا سفیر بھی جو نہی صاف اور ناامیدی کا جواب لیکر جو اُسنے اپنے کانون سے سنا اور آنکھون سے دیکھا تھا روانہ ہوگیا - ٹارسمانڈ نے جسوقت یہ خبر سنی ہوگی بیشک اُسنے اپنا سر پیٹ لیا ہوگا اور اُسکی وہ ساری آرزوئین دم بخود ہوکر مرگئی ہونگی جو اتبک ہنوریا کی

امید مین اڑیان گڑگڑا کر جان توڑ رہی تہین - اس خبر کو سنکر بیتاب وہ کچہ نکچہ ہاتہہ پاؤن مارتا اور سر پر چڑہا ہوا عشق کا جن ہنوریا سے ملنے کیلئے کچہ نکچہ اسکو ضرور تدبیرین بتاتا۔ لیکن میر ودلیس کے مقابلہ مین چونکہ اسکی کوئی ہستی نہین ہے اسوجہ سے اب ہمکو اسطرف سے کوئی کھٹکا نہین ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید اب وہ دم نہ مارے۔ اب دن اسیطرح تہوڑا رہ گیا ہے جسطرح ہمارے دوست کے ارمان نکلنے مین بہت کم عرصہ رہ گیا ہے۔ دہوپ مین ہمارے دوست کی بیصبری کیطرح زردی آچلی ہے اور اُن دونون کی گاڑی بہی ہواے شوق مین بہری ایسی تیزی کے ساتہہ جسطرح اسوقت جان کے پر ارمان دل مین نئی نئی تمنائین جلد جلد آرہی تہین ایک کوٹہی کیطرف جارہی ہے جو ایوان شاہی سے شمال کیطرف ایک پر فضا میدان مین واقع ہے اور پہلے سے اِنکے لئے آراستہ کردی گئی ہے۔ پیاری ہنوریا دسکے بیقرار دل کے تسکین دینے کیلئے اسکے پہلو مین بیٹہی ہوی ہے۔ اور ہنسی مذاق مین وہ مسافت قطع ہو رہی ہے جو یون تو حقیقت مین کچہ نہی مگر آج جان کے اشتیاق کے ساتہہ چیئر کرنیکے لئے اسیطرح طول وطویل ہوگئی ہے جسطرح فراق کی گھڑی یا حسینونکی زلف اور یا آنکے جہوٹے وعدے۔ خدا خدا کر کے تہوڑی دیر مین یہ گاڑی کوٹہی کے پاس پہونچکر رکی اور یہ دونون اترکر میکسمس کا انتظار کرنیکے لئے اِن کرسیون پر بیٹہہ گئے جو اس کوٹہی کے غربی برآمدے مین قرینے سے لگی ہوئی تہین اور بیٹہتے ہی وہ گلے شکوے شروع ہوگئے جو مدتون کے حرمان نصیبون کو خواہ مخواہ ایسے وصل اور تنہائی کے اوقات مین ضرور ہی یاد آجاتے ہین۔ ابھی دو ہی باتین نہین ہوئی تہین کہ میکسمس وغیرہ بہی پہنچے اور پہر جیائے اگر تہوڑی دیر کیلئے کسیقدر رنگ صحبت کا بدل دیا۔ جان نے میکسمس کو ہاتہہ پکڑ کر بہت محبت اور عزت کے ساتہہ اپنے پاس بٹہایا۔ پُرانی سرگذشتین مختصر طور پر بیان ہونے لگین اور گذشتہ واقعات یاد آکر انکی آنکھون سے آنسو بہانے لگے۔ اسیطرح پر جب تہوڑا عرصہ گذر گیا تو جان نے بہت زوردار الفاظ مین میکسمس کی اُن عنایتون کا شکریہ ادا کیا جو اسنے اسکی جستجو اور تلاش مین کی تہین جسکے جواب مین پہلے تو میکسمس نے انکسار سے اپنا سر جہکا لیا مگر تہوڑی ہی دیر کے بعد خدا جانے اسکو کیا خیال آیا کہ اسنے پر افسوس لہجے مین اسطرح کہا۔ "خیر یہ تو حضور کی قدردانی ہے مین کیا اور میری خدمت ہی کیا۔ لیکن اگر حضور قدردانی فرماتے ہین۔ تو کیا میری اسقدر جانفشانی اور خدمتون کا یہی صلہ تہا کہ میری غیبت مین حضور کا عقد ہوجائے اور میرا انتظار تک نہ کیا جائے" جسکے جواب مین جان نے ندامت سے سر جہکا کر کہا۔ "میکسمس تمہاری شکایت بہت بیجا ہے

اور اس معاملہ مین تم جسقدر مجھ پر لعن اور نفرین کردین اسکا مستحق ہون لیکن اگر انصاف کروگے تو شاید مین اس معاملہ مین زیادہ خطاوار نہ نکلون گا اسوجہ سے کہ تمہاری تلاش مین چارونطرف بہت آدمی بھیجے گئے گئے تھے اور اس اعتبار سے یہ یقین تھا کہ تم عقد کی تاریخ تک ضرور یہان پہنچ جاؤ گے لیکن جب نہ آئے تو گو تاریخ نہین ٹلائی گئی مگر خدا گواہ ہے کہ میری یہی خوشی - یہی تمنا اور یہی دعا تھی کہ کسیطرح تم آکر عقد مین شریک ہوجاتے اور شاید اسی دلی دعا کا یہ اثر تھا کہ تم اسطرح عین عقد کے وقت پہنچ گئے جب کچھ بھی بھروسا نہ تھا"

میکسمس ۔ (مسکرا کر) جی ہان یا یہ آپکی دعا کا اثر تھا یا میری سچی تمنا کا لیکن جب میری شرکت کی دعائین مانگی جاتی تہین تو کیا دعا اور دعا کے اثر کیطرح یہ بھی اختیار سے باہر تھا کہ عقد کی تاریخ بدل دی جاتی - مگر ہان یہ کیونکر ہوسکتا تھا - وہ تو جلدی پڑی تھی کہ عقد کسیطرح ہوجائے"

جان ۔ ہان ایمان کی تو یہ ہے کہ اب ایک ایک منٹ مشکل سے گذرتا تھا اور ایک ایک گھڑی ایک ایک برس معلوم ہوتی تھی اور تم خیال تو کرو ہماری حرمان نصیبی کی کوئی انتہا بھی تھی - یہ انتظار یہ فراق اور اسپر یہ صبر حق یہ ہے کہ یہ ہمارا ہی حصہ تھا اور ہماری ہی چھاتی تھی کہ برداشت کرگئے"

میکسمس ۔ بجا ارشاد ہوتا ہے - پھر اب مزے بھی تو ویسے ہی اٹھایئے گا"

جان ۔ (ہنوریا سے مخاطب ہوکر) دیکھیئے شاہزادہ صاحب اسنتی جایئے (ہنوریا کو خاموش دیکھکر) ہائین! یہ آپ چپ کیسی بیٹھی ہین - خیر تو ہے - کدہر خیال ہے کہین ٹوٹوز تو نہین پہونچا؟"

ہنوریا ۔ ہائین ٹوٹوز! ٹوٹوز سے کیا مطلب؟"

جان ۔ آپ چپ تہین - مین نے گمان کیا کہ شاید آپ کو کچھ وہان کا خیال آگیا ہوگا اور اسمین ہرج ہی کیا ہے - کچھ گناہ تو ہے نہین"

ہنوریا ۔ جی ہان مین خوب سمجھتی ہون - وہ تو تمہارے دل مین چور ہے نا - جب خیال آئیگا تو کچھ وہی بدگمانی کا ورنہ اسوقت ٹوٹوز کمبخت کا تذکرہ ہی کیا تھا"

جان ۔ نہین - ایسا نہ کہو - وہ کمبخت نہین ہے - اسکے نصیب بہت اچھے تھے - تم اُسمین بہت دنون تک رہی ہو - وہ بہت خوش نصیب ہے"

ہنوریا ۔ یا اللہ تو اسمین بھی کوئی بات نکال لی گئی"

میکسمس ۔ آخر یہ بات کیا ہے - جس پر اسقدر جھگڑا ہو رہا ہے - مین ابتک کچھ نہین سمجھا"

جان ”جناب بات کیا ہے - ابہی عین عقد کی حالت مین آپ کے آنیسے کچہہ دیر پیشتر ٹار سمانڈ کا سفیر خط لیکر آیا تہا جسمین اُسنے بہت کچہہ اپنے شوق اور بیقراری کا حال درج کیا تہا - یہ اسوقت چُپ چُپ نہین - مین نے کہا شاید کچہہ اُسی کا خیال آگیا ہو - بس بگڑ گئین “

ہنوریا ” یہ اب خبر نکلی نا - مین تو پہلے ہی سمجھہ گئی تھی مگر ان باتون سے حاصل ! بغاید سے کے لئے کسی کے دل دکہانے سے فائدہ ؟ “ اتنا کہا اور آنسو انکہون سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

جان ” (ہاتہہ پکڑ کر) ہائین ہائین - پیاری شاہزادی یہ کیا ! “

ہنوریا ” (زبردستی اپنا ہاتہہ کہینچکر) بہئی ہم سے نہ بولو - خدا کے لئے ہاتہہ چہوڑ دو ہمکو یہ باتین اچہی نہین معلوم ہوتین “

جان - (حیرت سے سب کا منہ دیکہکر) ہین اب یہ تو ہنسی ہنسی مین بالکل خفا ہو گئین آ بہلا یہ بہی کوئی بگڑنے کی بات تہی “

دیلی ” (مسکراکر) قصور معاف حضور عالی - آپ بہی تو بس چہیڑے ہی جاتے ہین بہلا کوئی کب تک سنے جائے “

ہنوریا - نہین - یہ آپ تم کئی کئی باتین کئی مرتبہ میرے سامنے کر چکے ہین اور مین سنکر چُپ ہو رہتی ہون - انسان کے دل مین جو شک ہو وہ کہہ ندے - چہپا نیکی کیا ضرورت ہے “

جان ” شاہزادی صاحب - آپ کیا فرماتی ہین - شک اور شبہہ کیسا ؟ “

ہنوریا ” نہین مین کبہی نہ مانونگی - تم کو کچہہ نکچہہ ضرور شبہہ ہے آخر یہ بار بار کہا کیا جاتا ہے اور تو مین کچہہ جانتی نہین - بہئی میری آنکہین ہی پہوٹین اگر اس موذی کی مین نے شکل بہی دیکہی ہو - یا کبہی اتنے دنون مین مین نے بطیب خاطر آدہی بات بہی موے سے کہی ہو بہئی چاہے جیسی قسم لیلو - اگر مین اسمین ذرا بہی جہوٹ کہتی ہون تو خدا مجکو آجکی رات نصیب نکرے “ ہنوریا نے ابہی آخری لفظ ”نکرے“ کو پوری طرح اپنی زبان سے ادا بہی نہین کیا تہا کہ جان نے جلدی سے اٹہہ کر اپنے ہاتہہ سے ہنوریا کا مُنہ بند کر دیا - اس موقع پر ہنوریا نے بہت ادہر اُدہر سر کیا مگر جان نے دوسرا ہاتہہ اسکی گردن سنبہالنے کیلئے سر کے پیچہے لگا دیا - اور جب دیکہا کہ اب کچہہ ادہر ادہر جانیوالے سر کو قرار ہوا ہے تو اُسنے اپنے ہاتہہ کے خاص اُس حصّہ کو جو ہنوریا کا منہ چہپائے ہوئے تہا اسقدر ہٹا کر کہ اُسکا منہ کہلجائے اسطرح کہا ” تمہارے سر کی قسم مجکو تمہارے معاملہ مین ذرا شک نہین - تم عفّت اور عصمت کی جان ہو

تمہاری سچی محبت تمہارے دل مین میرے سوا اور کسیکو بھی جگہہ دیسکتی ہے! توبہ - مین تو ہنستا تھا - ہائے مین تو اس پیاری صورت کو چھیڑتا تھا" اور یہ کہکر اسکے لب لعلین سے اسطرح چٹاخ سے بوسے لیا کہ ہنوریا نے شرم سے اپنا سر نیچا کر کے کچھہ عجیب ناز و ادا سے گردن اٹھاکر منہ سیر لیا یکلخت اور دیلی کی آنکھین اور آنکھون کے ساتھہ گردن بھی نیچے جھک گئین امدمزہ لینے کیلئے جان کی آرزون نے خدا جانے کسطرح جان کے دل پر یورش کیا کہ اسکی آنکھون کی پتلیان اوپر چڑھ گئین اور اسنے پھر اپنے اونہین ہونٹون کو دانتون سے اندر دبا کر گرمی لبسے لئے جنکے ابھی نصیب کھل گئے تھے - اپنی کرسی ہنور کے قریب کھینچکر بیٹھہ گیا اور اوسکا پیارا پیارا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیکر بہت پرجوش لہجے مین اسطرح کہا "خداوندا تیرا لاکھہ لاکھہ شکر ہے کہ تونے جان کی آج سب تمنائین ٹھکانے لگا دین - آج وہ جہانتک اپنے مقدر پر ناز کرے زیبا ہے آج اس سے زیادہ دنیا مین کوئی خوش نصیب نہین - اللہ اکبر کہان مین اور کہان یہ عورش شاہزادی! مگر حق یہ ہے کہ اس عشق کی سخت منزل مین پیاری شاہزادی تمنے بھی میری محبت کا بہت ساتھہ دیا اور بہت سخت سخت مصیبتین اوٹھائین "

ہنوریا - (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اُنہہ مصیبت اوٹھانے کیلئے تو انسان پیدا ہی کیا گیا ہے مگر ہان آپکی محبت البتہ قدر کے قابل ہے کہ آپنے میرے لئے ملک مال - عزت اور آبرو سب کو خیرباد کہہ دیا ت ہار دی اور میرے لئے ملک ملک کی خاک چھانتے پھرے "

جان " اگر مین نے ایسا کیا تو کس کے لئے؟ اسی حسن کی دیوی کے لئے جسکا حسن دنیا مین فرد تھا - جسکی دل فریب صورت اپنی کہربائی قوت سے دیکھنے والون کے دلکو آنکھ کی راہ سے نکال لیتی تھی - وہ کون؟ جو آج میری پیاری بیوی بنی ہے - تمہارا حسن و جمال تو اوہو دیکھیے - یہ صورت یہ شکل - یہ ہاتھہ - یہ پاؤن - ہائے کہین پیدا ہو سکتے ہین - پاکیزہ محبت یہ ہمارے پاک عشق کا نتیجہ تھا - کہ آج ہم اسطرح پہلو بہ پہلو بیٹھے ہین " اس جملہ پر ہیوگا اسکی زبان لڑکھڑا کر ایسا مزا لاکہ اسکی آنکھین نیم وا ہو کر رہ گئین اور ہنوریا نے شرم سے اپنا سر جھکا لیا -

اب شام ہو رہی ہے اور ان کے دلی شوق اور ارمانون کو پردہ داری کے ساتھہ نکلنے کا موقع دینے کیلئے رات کی سیاہی مشرق کیطرف سے بڑہتی چلی آتی ہے جسطرح ارمان و تمنائین جوانی کا نشہ بنکر دل سے اٹھتی ہوی اسکی دماغی گذرگاہون مین پھیلتی جاتی ہین - اور وہ پرانی آرزوئین جنکو اسکا دل کئی بار رد و پیٹ چکا تھا اسوقت اپنا بناؤ سنگار کئے مسکراتی ہوئی چلی آتی ہین - گویا خوشی سے

بھرے دل کے تقاضے سے انگڑائیان اور انگڑائیون پر جمائیان لے لیکر شرم سے اپنی گردن جھکائے لیتا ہے اور کوئی اپنی للچائی ہوئی نظرون سے کچھ سطرح بیٹھا کسیکو گھور رہا ہے کہ عیاذاً باللہ دیدۂ آتش شوق تیز ہوتی ہے - اور اسکی گرمیان دیکھکر ساری کوٹھی کے لیمپ اور گلاس دل کے کنول کیطرح روشن ہوئے جاتے ہین - دل مین اور تقاضے پیدا ہوتے ہین - طبیعت اختیار سے اسطرح نکلی جاتی ہے جسطرح کوئی کسیکے آغوش سے - چھیڑ چھاڑ شروع ہوتی ہے اور ہاتھا پائی پر ختم ہوکر کچھ عجیب کیفیت کے ساتھ دست گرفتہ انکو برآمدے سے اٹھا کر کوٹھی کے اندر لیجاتی ہے اور ناز و انداز کی باتین شروع ہوجاتی ہین - شمع شرم سے فانوس کے اندر پانی پانی ہوئی جاتی ہے اور انکی بے تکلفی دیکھکر شمع کی جلتی ہوئی گویا دھوئین دھوئین مین حیا سے منہ چھپائے لیتی ہے میز پر رکھے ہوئے پھولون کے گلدستے خود بخود عرق ندامت مین نہائے جاتے ہین -
پھول خود بخود پتون مین چھپے رہتے ہین - گلدستون مین سے نرگس کے پھول بڑی ڈھٹائی کے ساتھ گھور رہے ہین مگر سوسن بھی بیتاب ہوکر اب کچھ نہ کچھ کہا ہی چاہتی ہے - انکی بدمستیان دیکھ دیکھ کر چلمنین کسی مست الست کی پلکون کی طرح نیچے گرتی ہین اور انکے ہوائے شوق کا بڑھا ہوا دور دیکھکر دروازے خود بخود بند ہوئے جاتے ہین ہمارے دوست کو یہ مبارک گھڑی چونکہ بہت جانکاہی اور مدتون کے بعد نصیب ہوئی ہے یہ معلوم نہین کہ اب یہ کب برآمد ہون اور کب ملاقات کی نوبت آئے اسوجہ سے ہم خود ہی ان سے اسیوقت رخصت ہوئے جاتے ہین اور رخصت بھی ہمیشہ کیلئے - مگر پھر چلتے چلتے بھی ہم یہ کہے جاتے ہین - ہان ؎

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا
مجھسے وہ ملتے ہین ایک مدت کے

باختتام بخیر